عمران سیریز
سلاسکا
PDFBOOKSFREE.PK
مظہر کلیم ایم اے

# چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''سلاسکا'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ایکریمیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی جان لیوا جدوجہد اس حصے میں اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھنے کے لئے بے چین ہوں گے لیکن اس سے پہلے آپ اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں تو یقیناً اس سے ناول کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔

کراچی سے شفیق انجم لکھتے ہیں۔ میں اور میرے سب دوست آپ کے ناولوں کے شیدائی ہیں۔ آپ کے ناولوں سے ہمیں بیحد مفید معلومات ملتی ہیں جس سے ہمارے کردار کی بھی تربیت ہوتی رہتی ہے۔ آپ کے ناولوں نے واقعی پاکستان کی نوجوان نسل کو اعلیٰ کردار اور پاکیزگی کی خوبیوں سے ہم آہنگ کر دیا ہے۔ امید ہے آپ ہمیشہ ہماری اسی طرح تربیت کرتے رہیں گے اور ہمارا مورال بھی عمران کی طرح ایک روز اس سے بھی زیادہ بلند ہو جائے گا۔

محترم شفیق انجم صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا مشکور ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میرے ناول آپ جیسے جدید دور کے نوجوانوں

کی تربیت اور ذہنی نکھار کا کام کر رہے ہیں۔ میری ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ میں اپنے ملک کی نوجوان نسل کو ایسی تربیت دوں کہ وہ ملک وقوم کے لئے ایک ہو جائیں اور ملک وقوم کی بقاء کے لئے اپنے سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی نہ ہچکچائیں۔ پاکستان کا مستقبل آپ جیسے نوجوانوں کے سر پر ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ واقعی وقت آنے پر عمران سے کہیں زیادہ بھرپور انداز میں اور دل و جان سے پاکستان کی خدمت کریں گے اور مجھے آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے



کمرے میں داخل ہونے والے مسلح افراد کی تعداد دس تھی اور انہوں نے اندر آتے ہی کراسکو اور سائم کو اپنے نرغے میں لے لیا تھا۔ مسلح افراد کو دیکھ کر راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے راڈنی نے جس انداز میں قہقہے لگانے شروع کئے تھے اس سے کراسکو اور سائم کو یقین ہو گیا تھا کہ مسلح افراد کا تعلق اسی سے ہے اور وہ یقیناً راڈنی کے بوٹ کی ایڑی میں چھپی ہوئی ٹریکر مشین کے ذریعے وہاں تک پہنچے تھے۔ مسلح افراد نے کمرے کا دروازہ بم سے اُڑایا تھا اور وہ تیزی سے اندر آ گئے تھے۔ ان کے اندر آنے کی دیر تھی کہ تباہ ہونے والے دروازے کی ایک دیوار میں سے تیزی سے فولاد کی ایک شیٹ نکلی اور اس شیٹ نے کمرے کے دروازے کی جگہ لے لی اور دیوار برابر ہوتی چلی گئی۔ ان سب کی توجہ چونکہ کراسکو اور سائم کی طرف تھی اس لئے انہوں نے دروازے کی جگہ فولادی شیٹ پھیلتے نہیں دیکھی تھی۔

کراسکو اور سائم جس کمرے میں راڈنی سے پوچھ گچھ کر رہے تھے وہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا یہی وجہ تھی کہ ان دونوں کو مسلح افراد کی آمد کا علم نہیں ہو سکا تھا اور باہر موجود ان کے ساتھیوں کو شاید اتنا موقع بھی نہیں ملا تھا کہ وہ کراسکو کو رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کی اطلاع دے سکتے۔

''اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ......'' ایک مسلح آدمی نے کراسکو اور سائم کو حکم دیتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ سائم کے ہاتھ میں ابھی تک وہ جوتا موجود تھا جو اس نے راڈنی کے پیر سے اتارا تھا اور جس میں ٹریکر مشین لگی ہوئی تھی۔

''ڈینی۔ تم باس کو راڈز والی کرسی سے آزاد کرو''...... مسلح آدمی نے اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کا ایک ساتھی تیزی سے راڈنی کی طرف بڑھا اور وہ کرسی کو غور سے دیکھتے ہوئے اس کے عقب میں لگے ہوئے بٹنوں کو پریس کرنے لگا۔ ایک بٹن پریس ہوتے ہی کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ کرسی کے راڈز کھلتے چلے گئے اور راڈنی آزاد ہو گیا۔ آزاد ہوتے ہی راڈنی نے اپنی تھوڑی کے نیچے بندھے ہوئے تسمے کھولے اور سر پر موجود ہیلمٹ نما کنٹوپ اتار کر ایک طرف پھینک دیا اور وہ کرسی سے اٹھ کر تیزی سے کراسکو اور سائم کی طرف بڑھا۔

''دیکھا۔ میں نے کہا تھا کہ مجھے اغوا کرنا تم دونوں کے لئے



کس قدر مہنگا پڑ سکتا ہے۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ راڈنی ایک عام اور گھٹیا سی تنظیم کا ممبر ہو گا جسے تم اغوا کر کے یہاں لے آؤ گے اور اس پر تشدد کر کے اس کا آسانی سے منہ کھلوا لو گے''...... راڈنی نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ کراسکو اور سائم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''تم دونوں نے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ برا سلوک میں تم دونوں کے ساتھ کروں گا۔ میں تم دونوں کی بوٹیاں اُڑا دوں گا''...... راڈنی نے گرجتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر کراسکو بے اختیار ہنس پڑا۔ سائم کے ہونٹوں پر بھی ہنسی آ گئی۔ ان دونوں کو ہنستا دیکھ کر نہ صرف راڈنی بلکہ اس کے مسلح ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے موت کو دیکھ کر تم دونوں کے ہوش گم ہو گئے ہیں اسی لئے پاگلوں کی طرح ہنس رہے ہو''...... راڈنی نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہاری حماقت پر ہنسیں نہ تو اور کیا کریں''...... کراسکو نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

''حماقت۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ کون سی حماقت کی ہے میں نے۔ بولو''...... راڈنی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارے ساتھی یہاں تک پہنچنے میں تو ضرور کامیاب ہو گئے

ہیں راڈنی لیکن تمہاری طرح یہ بھی ایک ایسے بند پنجرے میں قید ہو گئے ہیں جہاں سے نکلنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ تم نے ہماری بوٹیاں اُڑانے کی بات کی ہے جبکہ تم اب بھی ہمارے قیدی ہو۔..... کراسکو نے کہا تو راڈنی بری طرح سے اچھل پڑا۔

''قیدی۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں آزاد ہو چکا ہوں۔ میرے ساتھیوں نے مجھے راڈز والی کرسی سے آزاد کر دیا ہے اور یہ یہاں کمرے کا دروازہ اُڑا کر.....'' راڈنی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظر جیسے ہی تباہ شدہ دروازے والی دیوار پر پڑیں تو اس کا منہ یوں بند ہو گیا جیسے کسی نے اسے بولنے سے روکنے کے لئے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔

''یہ شیٹ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ شیٹ یہاں کیسے آ گئی۔ ابھی تو یہاں ایک بڑا خلاء موجود تھا''..... راڈنی نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دیوار کی طرف بڑھا۔ فولادی شیٹ ایک دیوار سے نکل کر دوسری دیوار تک پھیلی ہوئی تھی اور اس شیٹ نے تباہ ہونے والے دروازے کے خلاء کو مکمل طور پر بند کر دیا تھا۔ راڈنی کے دو ساتھی بھی آگے بڑھے اور انہوں نے فولادی شیٹ پر مشین گنوں کے دستے زور زور سے مارنے شروع کر دیئے۔

''یہ فولادی شیٹ ہے راڈنی۔ اسے نہ تو تم توڑ سکتے ہو اور نہ ہی اس دیوار کو بم سے اُڑایا جا سکتا ہے۔ یہ شیٹ ایک خاص میکنیزم سے کھلتی اور بند ہوتی ہے جس کا کنٹرول عمارت کے دوسرے حصے



میں ہے۔ میں نے یہاں خصوصی طور پر ایسے انتظامات کر رکھے ہیں تاکہ ایسی کسی صورتحال میں ہم خود کو دشمنوں کی زد میں آنے سے بچا سکیں لیکن اب اس دیوار کا ہمیں دوہرا فائدہ ہوا ہے۔ ایک تو یہ کہ ہمارے ساتھ تم اور تمہارے دس ساتھی بھی یہاں قید ہو گئے ہیں اور دوسرا یہ کہ اگر باہر تمہارے ساتھی موجود ہیں تو وہ بھی اس فولادی شیٹ کو توڑ کر اندر نہیں آ سکیں گے''..... کراسکو نے کہا تو راڈنی غراتا ہوا انتہائی غضبناک انداز میں اس کی طرف بڑھا۔

''تم اس وقت میرے ساتھیوں کے نرغے میں ہو اس لئے یہی بہتر ہو گا کہ اس دیوار کو یہاں سے ہٹا دو۔ ورنہ میرے آدمی تمہاری بوٹیاں اُڑا دیں گے''..... راڈنی نے کراسکو کے سامنے آتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس سے پہلے کہ تمہارے ساتھی ہمیں ہاتھ لگائیں یہ مت بھولو کہ تمہاری ٹریکر مشین اب بھی میرے ہاتھ میں ہے اور میں نے اس کے سرخ بٹن پر انگلی رکھی ہوئی ہے۔ جس کے بارے میں تم نے کہا تھا کہ اگر یہ بٹن پریس ہو گیا تو پاور بلاسٹر بلاسٹ ہو جائے گا''..... سائم نے کہا تو راڈنی کے ساتھ کراسکو بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر سائم کے ہاتھوں میں ٹریکر مشین اور اس کے سرخ رنگ کے بٹن پر اس کی انگلی دیکھ کر اس کے چہرے پر بشاشت سی پھیل گئی۔ جبکہ یہ سب دیکھ کر راڈنی کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

"ویل ڈن سائم۔ ویل ڈن۔ میں اس مشین کو تو بھول ہی گیا تھا۔ واقعی راڈنی اور اس کے ساتھی اب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ہمارے ساتھ یہ سب بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ کیوں راڈنی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"...... کراسکو نے پہلے سائم سے اور پھر راڈنی سے مخاطب ہو کر انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ مشین تمہارے ہاتھ میں کیسے رہ گئی۔ پھینک دو اسے۔ جلدی پھینک دو۔ اگر اس کا بٹن پریس ہو گیا تو ہم سب کے ٹکڑے اُڑ جائیں گے۔ پھینک دو اسے"...... راڈنی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کر وہاں موجود اس کے مسلح ساتھیوں کے چہروں پر بھی سراسیمگی پھیل گئی اور وہ انتہائی خوف بھری نظروں سے سائم کے ہاتھ میں جوتا اور اس میں لگی ہوئی مشین کی طرف دیکھنے لگے۔

"نہیں۔ اب یا تو تم اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ اپنا اسلحہ پھینک دیں یا پھر تم سب ہمارے ساتھ ہلاک ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... سائم نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ہمیں ہلاک کرنے کے لئے خود کو بھی اُڑا لو گے"...... راڈنی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم جیسے مجرموں کا خاتمہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی جانوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے"...... سائم نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم اتنا بڑا رسک کیسے لے سکتے



ہو"...... راڈنی نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاتھوں اذیت ناک موت مرنے سے بہتر ہے کہ ہم آسان موت قبول کر لیں اور مرتے ہوئے تم سب کو بھی اپنے ساتھ لے مریں"...... سائم نے کہا۔

"میرا دوست ٹھیک کہہ رہا ہے راڈنی۔ سوچ لو۔ ہمارے ساتھ مرنا چاہتے ہو یا یہاں سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان بچا کر نکلنا چاہتے ہو"...... کراسکو نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا چاہتے ہو تم بولو"...... راڈنی نے غرا کر کہا۔

"سب سے پہلے اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ اپنا اسلحہ نیچے ڈال دیں۔ اس کے بعد ہم یہ راستہ کھول دیں گے اور تم اپنے ساتھیوں کو بغیر اسلحہ کے لے کر یہاں سے نکل جانا۔ جیسے ہی تم سب باہر جاؤ گے ہم راستہ پھر بند کر دیں گے۔ پھر تم اور تمہارے ساتھی لاکھ دیواروں اور دروازوں پر بم مارو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ کمرے سے باہر جا کر تم محفوظ ہو جاؤ گے اور کمرے میں ہم محفوظ رہیں گے"...... کراسکو نے کہا تو راڈنی غصے اور پریشانی کے عالم میں دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگا وہ ان دونوں کی جانب کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا لیکن بازی اس کے ہاتھ میں آنے کے باوجود پلٹ کر واپس ان دونوں کے ہاتھ میں چلی گئی تھی۔ وہ اپنے ساتھیوں کو ان پر فائرنگ کرنے کا بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ اگر اس

کے ساتھی ان پر فائرنگ کرتے تو مرتے مرتے بھی وہ آدمی بلاسٹر مشین کا بٹن پریس کرسکتا تھا جس کے نتیجے میں وہ اور اس کے تمام ساتھی مارے جاتے اس لئے راڈنی سوائے تلملانے اور غرانے کے کچھ نہیں کرسکتا تھا۔

"اسلحہ ہمارے پاس ہی رہنے دو اور تم دروازہ کھول دو۔ ہم خاموشی سے باہر چلے جائیں گے"...... راڈنی نے کہا۔

"نہیں۔ اسلحہ تمہارے ساتھ باہر نہیں جائے گا۔ یہ بعد میں ہمارے کام آئے گا"...... سائم نے کہا تو راڈنی اسے گھور کر رہ گیا۔

"جو فیصلہ کرنا ہے جلدی کرو راڈنی۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... کراسکو نے کہا۔

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ میرے ساتھیوں نے اسلحہ ڈال دیا تو تم ہم سب کو یہاں سے زندہ واپس جانے دو گے"...... راڈنی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت ہم سے کوئی گارنٹی لینے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔ تمہیں ہم پر بھروسہ کرنا ہو گا ورنہ......" سائم نے کہا تو راڈنی نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے۔ پھینک دو اسلحہ"...... راڈنی نے چند لمحے سوچنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن سر......" اس کے ایک ساتھی نے کہنا چاہا۔

"جو کہہ رہا ہوں وہی کرو نانسنس۔ ان کے ہاتھ میں ایک



طاقتور بم ہے۔ اگر اس نے بٹن پریس کر دیا تو ہم سب کے پرخچے اُڑ جائیں گے"...... راڈنی نے گرج کر کہا تو اس کے ساتھی کے چہرے پر خوف کے تاثرات مزید بڑھ گئے۔ اس نے فوراً ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن نیچے پھینک دیا۔ جیسے ہی اس نے مشین گن نیچے پھینکی اس کے باقی ساتھی بھی مشین گنیں نیچے گرانے لگے۔

"گڈ شو۔ اب تم سب دروازے کے پاس جا کر کھڑے ہو جاؤ"...... کراسکو نے کہا تو بولنے والا شخص راڈنی کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے وہ پوچھ رہا ہو کہ اب ہم کیا کریں۔

"میری طرف کیا دیکھ رہے ہو نانسنس۔ جو کہہ رہا ہے وہی کرو"...... راڈنی نے غرا کر کہا تو وہ شخص اور اس کے ساتھی تیز تیز چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"اپنے منہ دروازے کی طرف کرو"...... کراسکو نے کہا تو ان سب نے اپنے رخ دروازے کی جانب کر لئے۔ کراسکو آگے بڑھا اور اس نے تین مشین گنیں اٹھا لیں۔ ایک مشین گن اس نے لا کر سائم کو دی اور ساتھ ہی اسے مخصوص انداز میں اشارہ کر دیا۔ سائم اس کا اشارہ سمجھ گیا اور وہ آگے بڑھا اور اس نے مشین گن کی نال راڈنی کے سر سے لگا دی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ پیچھے ہٹاؤ گن"...... راڈنی نے غرا کر کہا۔

"خاموش رہو"...... سائم غرایا۔ اسے سائم کی گن پوائنٹ پر دیکھ

کر کراسکو آگے بڑھا اور اس نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی دونوں مشین گنوں کے رخ دروازے کے پاس کھڑے افراد کی طرف کئے اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گنوں کی تیز تڑتڑاہٹ اور تیز انسانی چیخوں کی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ چند ہی لمحوں میں دس کے دس افراد خون میں لت پت زمین پر پڑے تڑپتے دکھائی دیئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے نانسنس۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم ہمیں یہاں سے زندہ جانے دو گے"...... راڈنی نے اپنے ساتھیوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ ایک بار پھر متغیر ہو گیا تھا۔

"میں نے وہی کیا ہے جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ باہر میرے کئی ساتھی تھے جنہیں یقیناً تمہارے ان ساتھیوں نے ہلاک کر دیا ہو گا۔ اپنے ساتھیوں کے قاتلوں کو میں بھلا زندہ کیسے چھوڑ سکتا تھا"۔ کراسکو نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے مجھ سے دھوکہ کیا ہے۔ اسلحہ گرانے کا کہہ کر تم نے چکر چلایا تھا"...... راڈنی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ڈاج دینے کے لئے ہمارے پاس ایک یہی طریقہ تھا ورنہ بلا وجہ تمہارے ساتھ ہمیں بھی مرنا پڑتا"...... کراسکو نے مسکرا کر کہا تو راڈنی غصے سے بل کھا کر رہ



گیا۔ اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ خود کو ایک بار پھر ان کے رحم و کرم پر دیکھ کر اس کی تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ اس کے اعصاب ڈھیلے ہوتے دیکھ کر سائم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور اس نے مشین گن اس کے سر سے ہٹا لی۔ جیسے ہی اس نے مشین گن راڈنی کے سر سے ہٹائی اسی لمحے راڈنی سانپ کی طرح پلٹا اور دوسرے لمحے کمرہ یکلخت سائم کی زور دار چیخ سے گونج اٹھا اور وہ اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا۔

راڈنی نے پلٹتے ہی اس پر حملہ کر دیا تھا۔ اس نے جھپٹا مار کر سائم کے ہاتھ سے ٹریگر مشین والا جوتا چھینا تھا اور پھر زور دار ٹانگ اس کے سینے پر مار کر اسے دور اچھال دیا تھا۔ مشین والا جوتا اس کے ہاتھ میں جاتے دیکھ کر کراسکو بوکھلا گیا۔ اس نے مشین گن کا رخ راڈنی کی طرف کیا اور کمرہ ایک بار پھر مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ راڈنی کا جسم ایک لمحے میں شہد کی مکھیوں کا چھتہ بن گیا تھا۔ وہ حلق کے بل چیختا ہوا گرا اور ساکت ہوتا چلا گیا۔ کراسکو نے اس کے سینے اور سر پر فائرنگ کی تھی تاکہ اسے مشین کا بٹن پریس کرنے کا موقع نہ مل سکے۔

اسے گولیوں سے چھلنی ہوتے دیکھ کر سائم تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر راڈنی اور کراسکو کی جانب دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا۔ اگر میں اسے ہلاک نہ کرتا تو یہ مشین کا بٹن پریس

کر دیتا اور اس کے ساتھ ہم دونوں بھی ہلاک ہو جاتے“..... کراسکو نے اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

”لیکن باس۔ یہ تو کام کا آدمی تھا۔ اس سے ابھی ہم نے اہم معلومات حاصل کرنی تھیں“...... سائم نے کہا۔

”یہ انتہائی سخت جان تھا۔ انتہائی طاقتور شاکس لگنے کے باوجود اس نے زبان نہیں کھولی تھی۔ آگے چل کر بھی یہ ہمیں کچھ بتانے والا نہیں تھا اس لئے اس کا ہلاک ہو جانا ہی بہتر تھا“...... کراسکو نے کہا۔

”اس کے مزید ساتھی باہر ہوں گے۔ ان کا کیا کرنا ہے“۔ سائم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم نیچے مشین روم میں جاؤ اور وہاں سے چیک کرو۔ عمارت کی دیواروں میں خفیہ مشین گنیں موجود ہیں۔ انہیں اوپن کر کے عمارت میں موجود اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دو“...... سائم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... سائم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے کی ایک دیوار کے پاس آ گیا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں مخصوص جگہ پر ٹھوکر ماری تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کا ایک حصہ دروازے کی طرح کھل کر سائیڈ میں ہو گیا۔ نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ سائم سیڑھیاں اترنے لگا۔

”سنو“...... اچانک کراسکو نے چیختے ہوئے کہا تو سائم وہیں



رک گیا اور پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”راڈنی کی لاش اٹھاؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ نیچے چلتا ہوں۔ میرے ذہن میں ایک اور ترکیب آئی ہے۔ اگر میں نے اس ترکیب پر عمل کیا اور ترکیب کامیاب ہو گی تو ہم گرینڈ ماسٹر تک پہنچ سکتے ہیں“...... کراسکو نے کہا۔

”کون سی ترکیب باس“...... سائم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسے اٹھا کر نیچے چلو پھر بتاتا ہوں“...... کراسکو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سائم نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر راڈنی کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈالی اور اسے لے کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کراسکو بھی اس کے پیچھے بڑھ گیا۔

سیاہ رنگ کے دو ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے کرانچ کے جنگل کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں میں بلیک اور اس کے مسلح ساتھی سوار تھے۔

بلیک ایک ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی نے ان کا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا ہے جس میں اس کا اہم ساتھی مارگ بھی ہلاک ہو گیا تھا۔ ہلاک ہونے سے پہلے مارگ نے جیگر کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اطلاع دی تھی کہ وہ جن دو افراد کو تلاش کر رہے تھے انہیں اس نے ایک اور آدمی کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر میں دیکھا ہے اور وہ اسی ہیلی کاپٹر کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جس پر جیگر نے بلیک کے حکم سے مارگ سے کہا تھا کہ وہ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی مار گرائے۔

کچھ دیر تک تو جیگر کا مارگ سے رابطہ رہا تھا لیکن اس کے بعد



رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ جیگر نے فوراً ایک سرچنگ مشین آن کی تو اسے معلوم ہو گیا کہ مارگ کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے۔ سرچنگ مشین سے اسے دوسرے ہیلی کاپٹر کے تباہ ہونے کا بھی علم ہو گیا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ جیگر جب دوسرے ہیلی کاپٹر کو زمین پر گرتے دیکھ رہا تھا تو اس نے گرتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے دو افراد کو نیچے جنگل میں کودتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ دونوں بغیر پیرا شوٹ پہنے جس انداز میں ہوا میں پیرا ٹروپنگ کرتے ہوئے نیچے جا رہے تھے اس سے جیگر کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ بغیر پیرا شوٹس کے بھی آسانی سے زمین پر اتر سکتے ہیں اور یہ دونوں افراد ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی کے سوا کون ہو سکتے تھے۔ جیگر نے یہ ساری رپورٹ بلیک کو دی تو بلیک جیسے غصے سے پاگل ہو گیا۔ وہ فوراً ہیڈ کوارٹر سے مسلح افراد کا گروپ لے کر دو ہیلی کاپٹروں پر نکل آیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جنگل میں تلاش کرے گا اور خود انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارے گا۔ وہ اپنے ساتھ بڑے ٹرانسپورٹر ہیلی کاپٹر لایا تھا جن میں پچاس افراد اور دس اعلیٰ نسل کے شکاری کتے بھی موجود تھے۔ یہ کتے انتہائی طاقتور اور خوفناک تھے جو شکار کی بو پاتے ہی اس کی تلاش میں دوڑ پڑتے تھے اور ٹھیک اس مقام پر پہنچ جاتے تھے جہاں شکار چھپا ہوا ہوتا تھا اور پھر شکار ملتے ہی یہ اس پر جھپٹ کر اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتے تھے۔

بلیک کو جیگر نے عمران اور اس کے ساتھی کے زندہ ہونے کا بتایا تھا اور ان دونوں نے جنگل میں چھلانگیں لگائی تھیں اس لئے بلیک خصوصی طور پر ان کتوں کو ساتھ لایا تھا تاکہ وہ ان کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھی کو تلاش کر سکے۔ وہ ہر حال میں عمران اور اس کے ساتھی ٹائیگر کو ہلاک کرنا چاہتا تھا تاکہ گرینڈ ماسٹر سے وہ اپنا معاوضہ حاصل کر سکتا۔

بلیک نے جیگر کو بھی کال کر کے مسلح افراد کے ساتھ جیپوں میں وہاں پہنچنے کا حکم دیا تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ افراد اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا تاکہ جنگل اور اس کے اردگرد کا علاقہ گھیرا جا سکے اور عمران اور ٹائیگر کو وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ مل سکے۔

بلیک کا تعلق ایکریمیا کی ٹاپ مجرم تنظیم سے تھا جو کسی بھی لحاظ سے گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ سے کم طاقتور نہیں تھی۔ ایکریمیا میں چونکہ بے شمار پرائیویٹ ایجنسیاں تھیں جہاں سے ہیلی کاپٹر اور چھوٹے طیارے رینٹ پر مل جاتے تھے اس لئے گرینڈ ماسٹر اور بلیک کے لئے ہیلی کاپٹر حاصل کرنا مشکل نہ تھا اور انہوں نے بعض ہیلی کاپٹرز تو مستقل طور پر اپنے لئے بک کرا رکھے تھے جن پر وہ سامان اور اپنے آدمیوں کو ایک ریاست سے دوسری ریاست میں لے جانے کا کام کرتے تھے۔ ہیلی کاپٹر کمپنیاں چونکہ رجسٹرڈ ہوتی تھیں اس لئے انہیں ہیلی کاپٹروں اور رینٹ پر دیئے جانے والے طیاروں پر مخصوص آر کا نشان لگانا پڑتا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ ہیلی کاپٹر



یا طیارہ رینٹ پر لیا گیا ہے اس لئے ان ہیلی کاپٹروں اور طیاروں کی ایک ریاست سے دوسری ریاست تک آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہوتی تھی۔

بلیک جلد ہی اس جنگل تک پہنچ گیا تھا جہاں مارگ کا ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تھا۔ جنگل کے باہر ہی اسے دو مختلف مقامات پر دو ہیلی کاپٹروں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے دکھائی دے گئے۔ اس نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر جنگل کے باہر ہی اتارنے کا حکم دیا تھا۔ اس کے حکم پر پائلٹ نے ایک قدرے صاف جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار لیا۔ اس کے ساتھ ہی دوسرا ہیلی کاپٹر بھی نیچے آ گیا اور پھر بلیک کے ہیلی کاپٹر سے باہر آتے ہی اس کے مسلح ساتھی بھی پٹوں سے بندھے ہوئے طاقتور اور خوفناک سیاہ رنگ کے کتوں سمیت باہر نکل آئے۔ کتوں کی آنکھیں سرخ تھیں اور ان کی زبانیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ وہ بھونک نہیں رہے تھے لیکن ان کے منہ سے مسلسل خوفناک غراہٹوں کی آوازیں نکلنے کے ساتھ رالیں بھی ٹپک رہی تھیں۔

”جنگل میں پھیل جاؤ اور ان دونوں کو ہر طرف تلاش کرو تب تک جیگر بھی جیپیں لے کر یہاں پہنچ جائے گا“...... بلیک نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ تو اس کے ساتھی تیزی سے جنگل کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ انہوں نے ابھی تک کتوں کے پٹے نہیں کھولے تھے۔ وہ کتوں کو ساتھ لے کر دوڑ رہے تھے۔ انہیں جنگل میں جاتے دیکھ کر بلیک اس سڑک کی طرف دیکھنے لگا

جس طرف سے جیگر اپنے ساتھیوں کو لے کر آنے والا تھا۔

''ہونہہ۔ نانسنس۔ یہ جیگر کہاں رہ گیا ہے۔ اسے تو اب تک پہنچ جانا چاہئے تھا''...... بلیک نے غراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے چار ہیوی جیپیں سڑک پر تیزی سے دوڑ کر اس طرف آتی دکھائی دیں تو اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ کچھ ہی دیر میں چاروں جیپیں اس کے قریب پہنچ کر رک گئیں۔ جیپیں رکتے ہی ان میں سے پانچ پانچ مسلح افراد اچھل اچھل کر باہر آ گئے۔ ان میں سے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان جیگر اچھل کر باہر آیا اور تیز تیز چلتا ہوا بلیک کی طرف بڑھا۔ اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں بلیک کو سلام کیا۔

''جنگل کا وہ حصہ کون سا ہے جیگر جہاں تم نے عمران اور اس کے ساتھی کو نیچے گرتے دیکھا تھا''...... بلیک نے جیگر کے قریب آنے پر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا تو جیگر اسے اس جگہ کے بارے میں تفصیل بتانے لگا جہاں سے اس نے عمران اور ٹائیگر کو گرتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے نیچے کودتے دیکھا تھا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ اتنی بلندی سے بغیر پیرا شوٹ کے چھلانگیں لگانے کے باوجود وہ زندہ بچ گئے ہوں گے''...... بلیک نے پوچھا۔

''یس باس۔ انہوں نے ہیلی کاپٹر سے نکلتے ہی پیرا ٹروپنگ کا مخصوص انداز اپنانا شروع کر دیا تھا۔ وہ پیرا ٹروپنگ میں انتہائی



مہارت رکھتے ہیں۔ اگر وہ اسی طرح جمپ لگاتے اور قلابازیاں کھاتے ہوئے درختوں کی طرف آئے ہوں گے تو ان کا بچنا یقینی ہے وہ درختوں کی شاخوں پر مخصوص انداز میں گرتے ہوئے اور انہیں پکڑ پکڑ کر یا ان پر بندروں کے انداز میں چھلانگیں لگا کر بچ سکتے ہیں''...... جیگر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ میں اپنے ساتھ بلیگر نسل کے کتے لایا ہوں۔ اگر وہ زندہ ہوئے اور کہیں بھی چھپے ہوئے تو بلیگرز انہیں آسانی سے تلاش کر لیں گے''...... بلیک نے کہا۔

''یس باس۔ بلیگرز تو زمین میں چھپی ہوئی پرانی سے پرانی لاشوں کا بھی کھوج نکال لاتے ہیں ان سے واقعی عمران اور اس کا ساتھی نہیں چھپ سکیں گے''...... جیگر نے کہا۔

''آؤ۔ جنگل میں چل کر دیکھتے ہیں''...... بلیک نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اپنے ان ساتھیوں سے کہو کہ وہ تیار رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں جنگل کی دوسری طرف موجود میدانی علاقے کی طرف جانا پڑے۔ آگے پہاڑی سلسلہ ہے۔ جس کی دوسری طرف مختلف علاقوں میں جانے والی سڑکیں ہیں۔ اگر عمران اور اس کا ساتھی جنگل میں نہ ملے تو وہ یقیناً اسی طرف گئے ہوں گے کیونکہ یہاں سے نکلنے کے لئے ان کا کسی سڑک تک پہنچنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ ساری زندگی یہیں بھٹکتے رہ جائیں گے ہم بھی آگے جیپ سے ہی

جائیں گے۔ میں ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ وہ چند مسلح افراد کو لے کر جنگل پر پرواز کریں اور پھر ہم جس طرف جائیں یہ ہمارے پیچھے آ جائیں“...... بلیک نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ چیخ چیخ کر اپنے ساتھ آئے ہوئے مسلح افراد کو بلیک کا حکم سنانے لگا۔ بلیک نے آگے بڑھ کر ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو بھی ہدایات دینی شروع کر دی۔ بلیک کے کہنے پر جیگر نے دس افراد ہیلی کاپٹروں میں سوار کرا دیئے۔ ان افراد کے سوار ہوتے ہی ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہونے لگے۔ جیگر نے ایک جیب سے ڈرائیور کو اتار کر دوسری جیپ میں جانے کے لئے کہا اور اس جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر خود بیٹھ گیا جبکہ بلیک سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی جیگر نے جیپ آگے بڑھا دی اور پھر وہ جیپ تیزی سے جنگل کی طرف بڑھاتا لے گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی جیپیں جنگل کی طرف دوڑانے لگے۔ ہیلی کاپٹر بلند ہو کر جنگل کے اوپر پہنچ گئے تھے۔

جنگل گھنا ضرور تھا لیکن زیادہ بڑا نہیں تھا اور وہاں ایسے بہت سے راستے موجود تھے جہاں جیپیں آسانی سے دوڑائی جا سکتی تھی۔ بلیک کے ساتھ آنے والے مسلح افراد کتوں کو لئے ہر طرف گھومتے پھر رہے تھے لیکن ابھی تک انہیں عمران اور ٹائیگر کی تلاش میں کامیابی نہیں ملی تھی۔ ایک جگہ انہیں چند کتے درختوں کے پاس کھڑے دکھائی دیئے۔ وہاں بے شمار پتے اور شاخیں ٹوٹ کر گری



ہوئی تھیں۔ کتے اس جگہ کو خصوصی طور پر سونگھ رہے تھے۔

”لگتا ہے وہ دونوں پیرا ٹروپنگ کرتے ہوئے ان درختوں پر گرے تھے۔ یہاں سے کتوں کو ان کی بو مل گئی ہے۔ اب یہ یقیناً ان دونوں کو تلاش کر لیں گے“...... بلیک نے کہا۔

”یس باس۔ کتوں کو ان کی بو مل گئی تو پھر وہ ان دونوں تک آسانی سے پہنچ جائیں گے“...... جیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ کتے چند لمحے درختوں کے گرد چکراتے ہوئے سونگھتے رہے پھر انہوں نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا اور وہ ان افراد کو اپنے ساتھ پوری قوت سے ایک طرف کھینچنے لگے جنہوں نے ان کے پٹے پکڑے ہوئے تھے۔

”گڈ شو۔ لگتا ہے کتوں کو ان دونوں کی بو مل گئی ہے“...... بلیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... جیگر نے کہا۔ مسلح افراد نے کتوں کی گردنوں سے ان کے پٹے کھول دیئے۔ جیسے ہی کتوں کے پٹے کھلے وہ زور زور سے بھونکتے ہوئے ایک طرف بھاگنے لگے۔

”چلو ان کے پیچھے“...... بلیک نے کہا تو جیگر جیپ تیزی سے کتوں کے پیچھے دوڑانے لگا۔ کتے چھلانگیں لگاتے ہوئے بھاگے جا رہے تھے اور ان کے پیچھے مسلح افراد بھی دوڑنے لگے تھے۔ جیگر کے اشارے پر تینوں جیپیں بھی ان کے پیچھے آ رہی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں کتے جنگل کے عقب میں موجود کھلے میدان میں پہنچ گئے

اور تیزی سے سامنے موجود پہاڑیوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ جیپیں جیسے ہی میدان کی طرف بڑھیں جنگل کے اوپر معلق ہیلی کاپٹر بھی حرکت میں آئے اور تیزی سے جیپوں کے اوپر پرواز کرتے ہوئے پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگے۔

"ہونہہ۔ تو میرا اندازہ درست تھا۔ وہ جنگل سے نکل کر پہاڑیوں کی طرف گئے ہیں تا کہ ان پہاڑیوں کے پیچھے موجود سڑک کی طرف جا سکیں"...... بلیک نے کہا۔ جنگل میں موجود باقی افراد نے بھی کتوں کو کھول دیا تھا۔ اب دس کتے تیزی سے چھلانگیں لگاتے ہوئے پہاڑیوں کی طرف بڑھ رہے تھے اور چار جیپیں ان کے پیچھے لگی ہوئی تھیں۔ سپاٹ میدان میں جیپیں تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

تھوڑی ہی دیر میں کتے ایک پہاڑی کے پاس پہنچ گئے اور پھر وہ چھلانگیں لگاتے ہوئے مختلف چٹانوں پر چڑھنے لگے اور پھر ایک جگہ جمع ہو کر نیچے دیکھتے ہوئے زور زور سے بھونکنے لگے۔ کتے جیپوں سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے بھاگتے ہوئے پہاڑی تک پہنچ گئے تھے اور ابھی تک ان کی جیپیں پہاڑی سے کافی فاصلے پر تھیں۔

"گڈ شو۔ کتوں نے ان دونوں کو ڈھونڈ لیا ہے۔ جلدی چلو۔ اگر ان کے پاس اسلحہ ہوا تو وہ کتوں کو ہلاک کر دیں گے"..... بلیک نے چیختے ہوئے کہا تو جیگر نے جیپ کی رفتار اور بڑھا دی۔ کتے



پہاڑی پر چڑھے ایک طرف دیکھتے ہوئے مسلسل بھونک رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں جیپیں اس پہاڑی کے قریب پہنچ گئیں۔ جیپیں رکیں اور پھر ان سے مسلح افراد اچھل اچھل کر نیچے آ گئے۔ ان سے پہلے ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے اوپر پہنچ گئے تھے جہاں کتے بھونک رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر اس پہاڑی کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ پہاڑی کو چاروں طرف سے گھیر لیں۔ وہ دونوں اسی پہاڑی میں چھپے ہوئے ہیں"...... بلیک نے چیختے ہوئے کہا تو جیگر نے بھی چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو حکم دینا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں پہاڑی کو چاروں جانب سے گھیر لیا گیا اور پھر مسلح افراد تیزی سے اس پہاڑی کے اس حصے کی طرف بڑھنے لگے جس طرف منہ کئے کتے بھونک رہے تھے۔ بلیک نے جیب سے بھاری دستے والا ریوالور نکال لیا اور وہ بھی تیزی سے پہاڑی کی طرف بڑھا۔ جہاں کھڑے کتے بھونک رہے تھے وہاں ایک بڑا سا کریک بنا ہوا تھا۔ مسلح افراد نے اس کریک کو گھیر رکھا تھا۔ بلیک اس کریک کے پاس جا کر رک گیا۔

"عمران۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے ساتھی کے ساتھ اس کریک میں موجود ہو۔ میرے آدمیوں نے کریک کو گھیر رکھا ہے۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم اپنے ساتھی کے ساتھ خود ہی باہر آ جاؤ ورنہ میں اس کریک میں بم پھینک دوں گا"...... بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن کریک سے نہ تو کوئی باہر آیا اور نہ ہی اندر

سے کوئی جواب ملا۔

"میں تمہیں ایک منٹ دیتا ہوں۔ ایک منٹ تک اگر تم کریک سے باہر نہ آئے تو پھر میں تمہاری اور تمہارے ساتھی کی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں دوں گا"...... بلیک نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا لیکن عمران کا اب بھی کوئی جواب نہ آیا۔ بلیک نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے اپنی ریسٹ واچ پر نظریں جما دیں۔

"پندرہ سیکنڈ گزر چکے ہیں"...... بلیک نے اعلان کرنے والے انداز میں کہا لیکن کریک میں خاموشی چھائی رہی۔

"اگر آپ کہیں تو میں کتوں کو کریک کے اندر بھیج دوں"۔ جیگر نے کہا جو اس کے قریب ہی کھڑا تھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے"...... بلیک نے غرا کر کہا تو جیگر اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"اب تمہارے پاس پندرہ سیکنڈ باقی بچے ہیں"...... بلیک نے چیختے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے پہاڑی پر موجود اپنے ساتھیوں کو کتے لے کر پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا تو وہ کتوں کو پکڑ کر تیزی سے پہاڑی سے نیچے اترنے لگے۔

"اب بھی وہ باہر نہ آئے تو اس کریک میں بم برسا دینا۔ انہیں کسی بھی حالت میں زندہ نہیں بچنا چاہئے"...... بلیک نے غرا کر کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔ اس کے ساتھیوں نے فوراً ہینڈ گرنیڈ نکال لئے۔



"پھینکو بم"...... بلیک نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے ہینڈ گرنیڈ کی فوراً سیفٹی پنیں کھینچیں اور بم کریک میں پھینک دیئے۔ یکے دیگرے بعد کئی دھماکے ہوئے اور کریک کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

''ہوش میں آؤ ٹائیگر۔ ہم خطرے میں ہیں''...... عمران نے کتوں اور جیپوں کے ساتھ دو ہیلی کاپٹروں کو اس طرف آتے دیکھ کر پلٹ کر بے ہوش پڑے ہوئے ٹائیگر پر جھپٹ کر اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ اس بار جیسے ہی اس نے ٹائیگر کو جھنجھوڑا ٹائیگر نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔

''گڈ شو۔ اٹھو ہمیں یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر کہا۔ ہوش میں آتے ہی ٹائیگر کا منہ بگڑ گیا تھا۔

''یہ میری زبان اس قدر کڑوی کیوں ہو رہی ہے اور یہ یہاں اس قدر بو کیوں پھیلی ہوئی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں نے تمہارے منہ میں کاسوب گراس کا رس ٹپکایا تھا۔ اس گراس کی وجہ سے تمہارا منہ کڑوا ہو رہا ہے اور یہ بو بھی اسی گراس کی وجہ سے ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے کاسوب گراس کے



خواص کے بارے میں اسے بتا دیا۔ ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے عمران کے ساتھ کریک کے کنارے پر آ کر دور سے آتی ہوئی چار جیپیں اور کتوں کو دیکھا تو وہ بھی پریشان ہو گیا۔

''ان کتوں سے بچنے کا اب ایک ہی طریقہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہم اپنی قمیضیں اتار کر یہیں ڈال دیتے ہیں اور اس کھائی میں چلے جاتے ہیں جہاں سے میں کاسوب گراس لایا تھا۔ وہاں اور بھی گھاس موجود ہے۔ اس کا رس نکال کر ہم اگر اپنے جسموں پر لگا لیں تو کتوں کو ہماری بو نہیں ملے گی۔ کاسوب گراس کی بو سے قوت شامہ کے حامل کتوں کی حس بھی ختم ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ہمیں قمیضیں اتارنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہم نے قمیضیں اتار کر یہیں چھوڑ دیں تو کتوں کے ساتھ آنے والے افراد کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ ہم یہیں کہیں موجود ہیں۔ ہماری بو یہاں کی فضا میں رچی ہوئی ہے کتے یہاں آ کر بھونکیں گے تو ان کے ساتھ آنے والے افراد یہی سمجھیں گے کہ ہم اسی کریک میں موجود ہیں۔ وہ اس کریک میں یا تو فائرنگ کریں گے یا پھر بم برسائیں گے۔ اگر انہوں نے بم برسا کر کریک تباہ کیا تو پھر وہ اس بات کا پتہ نہیں لگا سکیں گے کہ کریک میں موجود ہم

دونوں ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس طرح وہ مطمئن ہو کر یہاں سے واپس چلے جائیں گے کہ ہم اس پہاڑی کے ملبے تلے دب چکے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ شو۔ ہوش میں آتے ہی تمہارے دماغ نے تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے یہ شاید کاسوب گراس کا اثر ہے جس کا میں نے تمہارے حلق میں زیادہ رس ٹپکایا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی مسکرا دیا۔

''اسی لئے میرا منہ اتنا کڑوا ہے اور حلق میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کچھ ہی دیر کی بات ہے پھر خود ہی تمہارے منہ کا ذائقہ ٹھیک ہو جائے گا۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ کریک سے نکل کر چٹانوں کے پیچھے سے ہوتا ہوا تیزی سے اسی کھائی کی طرف دوڑتا چلا گیا جہاں سے اس نے گھاس حاصل کی تھی۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں چونکہ چٹانوں کی آڑ لیتے ہوئے جا رہے تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ جیپوں اور ہیلی کاپٹروں میں آنے والے افراد اگر انہیں دور بین سے بھی چیک کر رہے ہوں گے تو وہ انہیں نہیں دیکھ سکیں گے کیونکہ چٹانیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ کھائی کے پاس پہنچ گئے اور پھر وہ کھائی کے کناروں پر ابھری ہوئی چٹانوں کو پکڑ کر تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے۔



عمران نے سائیڈوں میں لگی ہوئی گھاس توڑنی شروع کر دی تھی۔ ٹائیگر نے بھی گھاس توڑی اور پھر وہ دونوں کھائی کی گہرائی میں پہنچ گئے۔ کھائی زیادہ گہری تو نہیں تھی لیکن کھائی کے نچلے حصے میں سائیڈوں پر بڑی بڑی چٹانیں باہر کی طرف نکلی ہوئی تھیں۔ ان چٹانوں کے نیچے اتنی جگہ تھی کہ وہ ان کے نیچے چھپ سکتے تھے۔ جب تک کوئی کھائی کے اندر اتر کر نہ چیک کرتا انہیں اوپر سے نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ دونوں گھاس کا رس نچوڑ کر اپنے چہروں، ہاتھوں اور جسم کے مختلف حصوں پر لگانے لگے۔ رس سے عجیب تیز اور قدرے ناگوار بو پھوٹ رہی تھی لیکن یہ بو انہیں بھیانک موت سے بچا سکتی تھی۔ رس جسموں پر لگاتے ہی وہ سائیڈوں میں ابھری ہوئی چٹانوں کے نیچے رینگ گئے۔

''اب رات کا اندھیرا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے ہمیں کھائی میں چیک نہیں کر سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اگر کوئی کھائی کے اندر آ گیا تو وہ ہمیں آسانی سے چیک کر سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے امید ہے کہ کوئی کھائی میں نہیں اترے گا۔ ان کی ساری توجہ انہی اطراف میں رہے گی جہاں کتے رکیں گے اور بھونک کر انہیں ہماری موجودگی کا احساس دلائیں گے''...... عمران نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں کتوں کے زور زور سے بھونکنے کی آوازوں

کے ساتھ ہیلی کاپٹروں کی تیز گڑگڑاہٹ اور جیپوں کے انجنوں کا شور سنائی دینے لگا۔ وہ پہاڑی تک پہنچ چکے تھے۔ ہیلی کاپٹر پہاڑی کے اوپر چکرا رہے تھے۔ اس کے بعد انہیں ہر طرف سے انسانی قدموں کے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جہاں کتے بھونک رہے تھے شاید مسلح افراد نے وہاں گھیرا ڈالنا شروع کر دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد انہیں بلیک نامی شخص کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی جو انہیں بتا رہا تھا کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اس کریک کو گھیر لیا ہے جہاں وہ چھپے ہوئے ہیں۔ بلیک نے انہیں ایک منٹ کا وقت دیا تھا کہ ایک منٹ تک وہ کریک سے باہر نہ نکلے تو وہ کریک کو بموں سے اُڑا دے گا۔ اس کی باتیں سن کر عمران اور ٹائیگر کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں ابھر آئی تھیں۔ ایک منٹ گزرتے ہی انہیں زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی۔ بلیک نے ایک منٹ پورا ہوتے ہی کریک میں بم برسا دیئے تھے۔

''یہ اچھا ہوا ہے کہ انہوں نے کریک کو چیک کئے بغیر بموں سے اُڑا دیا ہے۔ وہ کتوں کی وجہ سے مطمئن ہوں گے کہ ہم اسی کریک میں موجود تھے''...... عمران نے آہستہ آواز میں کہا۔

''تو کیا اب یہ مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''دیکھو کیا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔ ہیلی کاپٹر بدستور اوپر



چکراتے پھر رہے تھے اور ہر طرف سے انہیں انسانی قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ رات کا اندھیرا تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا جس سے کھائی میں خاصی تاریکی ہو گئی تھی۔ اچانک عمران کو چند افراد کی کھائی کے کناروں سے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک پڑا۔

''تمہارا کیا خیال ہے ہارجر۔ کیا وہ دونوں اسی کریک میں موجود تھے جسے باس کے حکم پر بم برسا کر تباہ کیا گیا ہے''۔ ایک آدمی کہہ رہا تھا۔

''ہاں۔ کتے اسی کریک کے پاس کھڑے ہو کر زور زور سے بھونک رہے تھے۔ ان کے بھونکنے کا صاف مطلب تھا کہ وہ دونوں اسی کریک میں موجود ہیں''...... دوسرے آدمی نے جواب دیا۔

''باس اس کریک کو صاف کرا رہے ہیں تاکہ اندر موجود ان کی کٹی پھٹی لاشیں نکالی جا سکیں۔ جب انہیں یقین ہو چکا ہے کہ وہ دونوں ہلاک ہو گئے ہیں تو پھر انہیں ہم سے اتنی محنت کرانے کی کیا ضرورت ہے''...... پہلے شخص نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جب تک باس ان کی لاشوں کے ٹکڑے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتا اس وقت تک اسے ان دونوں کی ہلاکت کا یقین نہیں آئے گا''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ جب کتوں نے ان دونوں کی موجودگی کی تصدیق کر دی تھی تو یہ کافی نہیں تھا۔ اگر وہ دونوں کریک کی جگہ

کہیں اور ہوتے تو بلیگرز پھر سے بھونکنے لگتے لیکن وہ تو خاموش کھڑے ہیں“...... پہلے شخص کی آواز آئی۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں اور پھر ہمیں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ باس نے ہمیں تو کریک کے پتھر اٹھانے کا نہیں کہا۔ یہ کام دوسرے کر رہے ہیں۔ ہمیں تو اردگرد کی چیکنگ کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے اور ہم ادھر ادھر چیک کر کے واپس چلے جائیں گے“...... دوسرے شخص نے کہا۔

”تو کیا ہمیں اس کھائی کو بھی چیک کرنا پڑے گا“...... پہلے شخص نے کہا۔

”ہاں کروسن۔ باس نے سختی سے کہا ہے کہ پہاڑیوں کے اردگرد جتنی کھائیاں یا گڑھے ہیں انہیں خصوصی طور پر چیک کیا جائے اس لئے ہمیں یہ کھائی چیک کرنی پڑے گی“...... دوسرے شخص نے کہا جس کا نام ہارجر تھا۔

”میرے پاس ٹارچ ہے۔ میں دیکھتا ہوں“...... کروسن نے کہا اور پھر اچانک کھائی میں تیز روشنی پھیل گئی۔ روشنی دیکھ کر عمران اور ٹائیگر چٹانوں کے نیچے مزید سکڑ گئے تھے۔

”نیچے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے“...... کروسن کی آواز سنائی دی جو ٹارچ کی روشنی نیچے ڈال رہا تھا۔

”کھائی زیادہ گہری نہیں ہے۔ نیچے اتر کر چیک کرو“...... ہارجر نے کہا۔



”کیا ضرورت ہے۔ کھائی میں گھاس کی عجیب سی بو پھیلی ہوئی ہے۔ میری تو ناک جلنے لگی ہے اس بو سے“...... کروسن نے کہا۔

”تو پھر ٹارچ مجھے دو۔ میں نیچے جا کر چیک کر لیتا ہوں“۔ ہارجر نے کہا۔

”کیا ضرورت ہے۔ تم بھی باس کی طرح بلاوجہ شکی مزاج بن رہے ہو“...... کروسن کی آواز سنائی دی۔

”نیچے کچھ چٹانیں باہر کی طرف ابھری ہوئی ہیں۔ اوپر سے ان چٹانوں کا نچلا حصہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ ایک بار چیک کرنے میں کیا حرج ہے“...... ہارجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جاؤ نیچے۔ میں یہیں کھڑا ہوں“...... کروسن نے کہا تو عمران اور ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ مسلح آدمی نیچے آ رہا تھا۔ اس کے پاس ٹارچ تھی۔ کھائی میں اتر کر وہ روشنی میں انہیں آسانی سے چیک کر سکتا تھا۔

”اوکے۔ تم اوپر دھیان رکھنا اور مجھے کور کرتے رہنا۔ اگر چٹانوں کے نیچے کوئی ہوا تو وہ یقیناً مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اس لئے جیسے ہی تم کسی کو دیکھو اس پر فوراً گولی چلا دینا“۔ ہارجر نے کہا۔

”اوکے“...... کروسن کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں کے بعد انہیں کھائی میں کسی آدمی کے اترتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ پتھروں اور چٹانوں پر ہاتھ پاؤں رکھتا ہوا

آہستہ آہستہ نیچے آ رہا تھا۔ اس آدمی کو نیچے آتا دیکھ کر عمران اور ٹائیگر کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی تھیں کیونکہ اگر اس آدمی کے ذریعے بلیک کو ان کی یہاں موجودگی کا علم ہو جاتا تو وہ اس کھائی میں بھی بم برسا سکتا تھا اور اس کھائی میں بموں سے بچنے کے لئے ان کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔



گرینڈ ماسٹر اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل تھی جسے اس نے منہ سے لگایا ہوا تھا اور وہ بوتل سے یوں غٹاغٹ شراب پی رہا تھا جیسے منرل واٹر پی رہا ہو۔

جب شراب کا ایک ایک قطرہ جب اس کے حلق میں اتر گیا تو اس نے بوتل منہ سے ہٹائی اور اسے میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر گرینڈ ماسٹر کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

”آؤ ڈاکٹر راسٹن۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا“...... گرینڈ ماسٹر نے اس شخص کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں مخصوص سردمہری اور کرختگی تھی۔ نوجوان آگے بڑھا اور میز کے پاس مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھو“...... گرینڈ ماسٹر نے کہا تو نوجوان شکریہ کہہ کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مائیکروفلم چیک کی تم نے جو میں نے راڈنی کے ہاتھ تمہیں بھیجی تھی''...... گرینڈ ماسٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''لیس باس۔ میں نے چیک کر لی ہے''...... نوجوان نے کہا جس کا نام ڈاکٹر راسٹن تھا۔

''چیک کر لیا ہے کہ اس میں سلاسکا فارمولا موجود ہے یا نہیں''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''لیس باس۔ وہ سلاسکا کا ہی فارمولا ہے۔ میں نے اسے مکمل طور پر ریڈ کر لیا ہے''...... ڈاکٹر راسٹن نے کہا۔

''اگر تم نے اسے ریڈ کر لیا ہے تو پھر تم نے فون پر مجھ سے ملنے اور فارمولے کے بارے میں حیرت انگیز بات بتانے کے لئے کیوں کہا تھا''...... گرینڈ ماسٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''فارمولا ادھورا ہے باس''...... ڈاکٹر راسٹن نے کہا تو چند لمحوں تک تو گرینڈ ماسٹر حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہا پھر یکلخت وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ فارمولا ادھورا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے فارمولے کو ریڈ کیا ہے۔ فارمولا مکمل نہیں ہے۔ آدھے فارمولے کی فلم بنائی گئی ہے



جبکہ آدھا فارمولا غائب ہے''...... ڈاکٹر راسٹن نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہوگیا۔ اس لڑکی نے تو کہا تھا کہ فارمولا اسی مائیکروفلم میں ہے اور مکمل ہے۔ پھر آدھا فارمولا کہاں گیا''۔ گرینڈ ماسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں کیا بتا سکتا ہوں باس۔ مجھے تو آپ نے جو فارمولا بھیجا تھا میں نے اسے چیک کیا تھا''...... ڈاکٹر راسٹن نے دھیمی آواز میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو اس لڑکی نے جھوٹ بولا تھا۔ اس قدر اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود اس نے سچ نہیں بتایا تھا۔ اس نے آدھا فارمولا ہی مائیکروفلم میں ریکارڈ کیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو پھر فارمولے کا آدھا حصہ کہاں گیا''...... گرینڈ ماسٹر نے انتہائی غصیلے اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''فارمولا طویل ہے باس اور لڑکی نے جس مائیکروفلم میں فارمولا ریکارڈ کیا تھا اس کی میموری کم تھی اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس نے فارمولے کے لئے دو مائیکروفلمیں تیار کی ہوں''...... ڈاکٹر راسٹن نے کہا۔

''دو فلمیں''...... گرینڈ ماسٹر نے چونک کر کہا۔

''لیس باس۔ کچھ فارمولے طویل ہوتے ہیں جو چھوٹے سائز کی مائیکروفلموں میں ٹرانسفر نہیں ہو سکتے تھے اس لئے انہیں دو

مائیکروفلموں میں ٹرانسفر کرنا پڑتا ہے۔ اس فارمولے کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا ہے۔ فارمولے کا آدھا حصہ ایک مائیکروفلم میں ٹرانسفر کیا گیا ہو گا اور باقی آدھا فارمولا دوسری مائیکروفلم میں''۔ ڈاکٹر راسٹن نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ لیکن اس لڑکی نے پاکیشیائی سیکرٹری خارجہ کو جو پیکٹ بھیجا تھا اس میں تو یہی ایک مائیکروفلم موجود تھی۔ اگر وہ سلاسکا فارمولا سیکرٹری خارجہ کے ذریعے پاکیشیا کے حوالے کرنا چاہتی تھی تو پھر اسے سیکرٹری خارجہ کو ادھورا فارمولا بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس ادھورے فارمولے سے پاکیشیا کیا فائدہ اٹھا سکتا تھا''...... گرینڈ ماسٹر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''اس سوال کا جواب تو آپ کو وہی لڑکی دے سکتی ہے باس جس سے آپ نے فارمولا حاصل کیا ہے''...... ڈاکٹر راسٹن نے کہا۔

''وہ ہلاک ہو چکی ہے نانسنس۔ اس کی لاش بھی جل کر راکھ بن چکی ہے اب میں اس سے کیسے پوچھ سکتا ہوں''...... گرینڈ ماسٹر نے غرا کر کہا اور اس کی غراہٹ سن کر ڈاکٹر راسٹن سہم کر رہ گیا۔

''سس۔ سس۔ سوری باس۔ آئی ایم رئیلی سوری''...... ڈاکٹر راسٹن نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ میں تو سمجھا تھا کہ سلاسکا فارمولا مکمل طور پر میرے قبضے میں آچکا ہے اور اب میں اس فارمولے کو تم سے تصدیق



کرانے کے بعد عالمی منڈی میں لے جا کر فروخت کروں گا اور کروڑوں ڈالرز کماؤں گا لیکن تم نے بری خبر سنا کر میری ساری خوشی غارت کر دی ہے۔ نانسنس''...... گرینڈ ماسٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہو گیا تھا۔

''سس سس۔ سوری باس''...... ڈاکٹر راسٹن نے اسی طرح لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔ جاؤ''...... گرینڈ ماسٹر نے چیختے ہوئے کہا اور ڈاکٹر راسٹن انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور سہمی ہوئی نظروں سے گرینڈ ماسٹر کی طرف دیکھنے لگا۔

''میری طرف کیا دیکھ رہے ہو نانسنس۔ میں نے کہا ہے نا دفع ہو جاؤ اپنی منحوس صورت لے کر یہاں سے''...... گرینڈ ماسٹر نے گرجتے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس باس''...... ڈاکٹر راسٹن نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور دروازہ کھول کر فوراً باہر نکل گیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اس نے گرینڈ ماسٹر کے آفس سے نکلنے میں ایک لمحے کی بھی دیر کی تو گرینڈ ماسٹر اسے شوٹ کر دے گا۔

''یہ کیسے ہو گیا۔ اس لڑکی نے پاکیشیائی سیکرٹری خارجہ کو مکمل فارمولا فراہم کیوں نہیں کیا۔ باقی فارمولے کا کیا ہوا ہے اور وہ

کہاں ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے شراب کی جو بوتل پی تھی اس کا اثر ڈاکٹر راسٹن کی بات سنتے ہی ختم ہو گیا تھا۔

''میں نے فیلے اور فیلیا کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ کی رہائش گاہ سے جو پیکٹ حاصل کیا تھا اس پیکٹ سے انہیں دو مائیکرو فلمیں ملی ہوں اور انہوں نے جان بوجھ کر مجھے ایک فلم دی ہو تاکہ بعد میں دوسری فلم کے لئے وہ مجھے بلیک میل کر سکیں''...... گرینڈ ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک بٹن پریس کیا تو اس کے سامنے دیوار کا ایک حصہ سرکتا چلا گیا اور دیوار کے پیچھے سے ایک سکرین نکل کر باہر آ گئی۔ سکرین بلینک تھی۔ گرینڈ ماسٹر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نکال لیا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول کا رخ سکرین کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین روشن ہو گئی اور دوسرے لمحے سکرین پر ایک تہہ خانے کا منظر ابھر آیا۔ یہ وہی تہہ خانہ تھا جو اس کے دفتر کے نیچے بنا ہوا تھا اور جس میں اس نے فیلے اور فیلیا کو پھینکا تھا اور انہیں زہریلی گیس سے ہلاک کیا تھا۔ دونوں کی لاشیں بدستور وہاں پڑی تھیں اور گل سڑ رہی تھیں۔

''مجھے ان کی تلاشی لینی چاہئے۔ ہوسکتا ہے دوسری مائیکرو فلم ان



میں سے کسی کے لباس میں ہو''...... گرینڈ ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے ریموٹ کنٹرول سے سکرین آف کر دی۔ سکرین آف ہوتے ہی پیچھے چلی گئی اور دیوار برابر ہوتی چلی گئی۔ اس نے ریموٹ کنٹرول واپس دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ ڈالم بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''گرینڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... گرینڈ ماسٹر نے اس سے زیادہ کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ حکم''...... گرینڈ ماسٹر کی آواز سن کر ڈالم یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو ڈالم۔ تم فوری طور پر میرے آفس کے نیچے موجود تہہ خانے میں جاؤ۔ میں نے چند روز قبل فیلے اور فیلیا کو وہاں پھینک کر انہیں زہریلی گیس سے ہلاک کر دیا تھا۔ دونوں پاکیشیا سے دو اہم مائیکرو فلمیں لے کر آئے تھے جن میں سے انہوں نے ایک مائیکرو فلم میرے حوالے کر دی تھی اور دوسری فلم شاید ان کے پاس ہی تھی۔ تم تہہ خانے میں جا کر ان کے لباسوں کی تلاشی لو اور اگر ان سے مائیکرو فلم مل جائے تو وہ فوراً لا کر مجھے دو''...... گرینڈ ماسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی جاتا ہوں"...... ڈالم نے جواب دیا تو گرینڈ ماسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے کچھ سوچ کر ایک بار پھر میز کے نیچے ہاتھ ڈال کر بٹن پریس کیا تو دیوار سے بلینک سکرین نکل کر باہر آ گئی۔ اس نے دراز سے ریموٹ کنٹرول نکالا اور سکرین آن کر دی۔ وہ غور سے نیچے پڑی ہوئی فیلیا اور فیلے کی لاشوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ تہہ خانے کی ایک دیوار میں خلاء نمودار ہوا اور وہاں سے ایک آدمی اندر آ گیا۔ اس آدمی نے گیس ماسک لگا رکھا تھا۔ تہہ خانے میں چونکہ انتہائی تیز اور ناقابل برداشت بو تھی اور وہاں زہریلی گیس کا اثر بھی ہو سکتا تھا اس لئے وہ آدمی گیس ماسک پہن کر تہہ خانے میں داخل ہوا تھا۔ وہ آدمی چند لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا فیلے اور فیلیا کی لاشوں کی طرف بڑھا اور پھر وہ فیلے کی لاش پر جھکا اور اس کے لباس کی تلاشی لینے لگا۔

"ان کے لباسوں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب نکال کر میرے پاس لے آنا"...... گرینڈ ماسٹر نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو ماسک والا آدمی چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ حیران ہو رہا ہو کہ گرینڈ ماسٹر کی آواز اسے کہاں سے سنائی دے رہی ہے۔ گرینڈ ماسٹر نے اس کے انداز پر کوئی توجہ نہ دی اور سکرین آف کر دی۔ بیس منٹ کے بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے تہہ خانے میں فیلیا اور فیلے کی لاشوں



کی تلاشی لی تھی۔ اب اس کے چہرے پر گیس ماسک نہیں تھا۔ اس کے ہاتھوں میں کچھ سامان تھا۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر گرینڈ ماسٹر کو سلام کیا۔

"لاؤ۔ کیا لائے ہو"...... گرینڈ ماسٹر نے کہا تو نوجوان آگے بڑھا اور اس نے سارا سامان گرینڈ ماسٹر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس سامان میں ایک لیڈیز ہینڈ بیگ، ایک مردانہ وائلٹ، دو سیل فون اور ضرورت کی چند ایسی ہی چیزیں دکھائی دے رہی تھیں۔ گرینڈ ماسٹر ان سب چیزوں کو غور سے دیکھنے لگا اس نے لیڈیز ہینڈ بیگ سے ایک ایک چیز نکال کر باہر رکھی اور پھر وہ ہینڈ بیگ کو پریس کر کے اسے چیک کرنے لگا۔

"بس۔ یہی سب تھا ان کے پاس"...... گرینڈ ماسٹر نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ان کے پاس جو کچھ تھا میں سب لے آیا ہوں"۔ نوجوان نے کہا جو ڈالم تھا۔

"ان کے جوتے چیک کئے تھے تم نے"...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

"یس باس۔ ان کے جوتے اور ان کی جرابیں بھی چیک کی تھیں لیکن ان میں سے کچھ نہیں ملا"...... ڈالم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو گرینڈ ماسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"فیلے اور فیلیا کہاں رہتے تھے ان کے پتے جانتے ہو تم"۔

چند لمحے توقف کے بعد گرینڈ ماسٹر نے پوچھا۔

"یس باس۔ یہ دونوں اکٹھے ہی رہتے تھے۔ ان کا ایک کمرشل پلازہ میں فلیٹ ہے"...... ڈالم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کے فلیٹ میں جاؤ اور ان کے فلیٹ کی چیکنگ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے مائیکروفلم اپنے فلیٹ میں ہی کہیں چھپائی ہو۔ اپنے ساتھ سائنسی آلات لے جانا۔ سائنسی آلات کی مدد سے تمہیں ہر قسم کی مائیکروفلم آسانی سے مل جائے گی اورسنو۔ اگر کوئی مائیکروفلم ملے تو احتیاط سے اور فوری طور پر مجھے لا کر دینی ہے۔ اس کے بارے میں کسی سے ذکر تک نہ کرنا۔ سمجھے تم"...... گرینڈ ماسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنے ساتھ چند افراد لے جاؤں تاکہ میں فلیٹ کے ہر حصے کی چیکنگ کرسکوں"...... ڈالم نے کہا۔

"میں نے تمہیں سائنسی آلات ساتھ لے جانے کا کہا ہے نانسنس۔ آدمی لے جانے کے لئے نہیں۔ سائنسی آلات آدمیوں سے زیادہ بہتر کام کرتے ہیں۔ تم اکیلے جاؤ وہاں اور جلد سے جلد مجھے رپورٹ کرو"...... گرینڈ ماسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... گرینڈ ماسٹر کو غصے میں دیکھ کر ڈالم نے بری طرح سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس بات کا دھیان رکھنا کہ اس بارے میں کسی کو علم نہیں ہونا



چاہئے کہ تم فیلیا اور فیلے کے فلیٹ میں گئے تھے"...... گرینڈ ماسٹر نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں خفیہ طور پر وہاں جاؤں گا اور اسی طرح مائیکرو فلم تلاش کر کے واپس آ جاؤں گا"...... ڈالم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو گرینڈ ماسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کر دیا۔ ڈالم نے ایک بار پھر اسے سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"نجانے مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ فارمولے کی دوسری فلم فیلیا اور فیلے نے ہی چھپائی ہے۔ لیکن انہوں نے فلم چھپانے کی حماقت کیوں کی تھی۔ کیا یہ میرے غضب سے واقف نہیں تھے۔ کیا یہ نہیں جانتے تھے کہ جب مجھے دوسری فلم کا علم ہو گا اور وہ فلم ان سے برآمد ہو گی تو میں ان پر کیسا قہر ڈھا سکتا ہوں"...... گرینڈ ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گرینڈ ماسٹر خیالوں کی دنیا سے نکل آیا۔ فون کی گھنٹی سفید رنگ کے فون سیٹ کی ہی بج رہی تھی کیونکہ اس پر لگا ہوا ایک بلب بھی اسپارک کر رہا تھا۔

"یس"...... گرینڈ ماسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر اپنے کان سے لگاتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"راڈنی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راڈنی کی آواز سنائی دی۔

''یس راڈنی۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے راڈنی کی آواز سن کر منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اس وقت راڈنی کا کال کرنا اسے ناگوار گزرا ہو۔

''میں نے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے باس''...... راڈنی نے کہا تو گرینڈ ماسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

''تم نے۔ کیا مطلب۔ اس کام کے لئے تو میں نے بلیک کو ہائر کیا تھا۔ تمہیں عمران اور اس کے ساتھی کہاں سے مل گئے اور کیسے ہلاک کیا ہے تم نے انہیں''...... گرینڈ ماسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب باتیں میں آپ کے سامنے آ کر بتانا چاہتا ہوں باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس ابھی آ جاتا ہوں''...... راڈنی نے کہا۔

''ٹھیک ہے آ جاؤ''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''میں اس وقت کافی دور ہوں باس۔ مجھے آنے میں پانچ چھ گھنٹے لگ سکتے ہیں''...... راڈنی نے کہا۔

''پانچ چھ گھنٹے۔ یہ تو کافی وقت ہے۔ پھر تم آج مت آؤ۔ کل صبح آ جانا۔ مجھے چند اہم کام ہیں۔ تھوڑی دیر بعد میں آفس سے نکل جاؤں گا اور پھر میری واپسی نہیں ہو گی''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ پھر میں کل صبح آفس میں پہنچ کر آپ سے



مل لوں گا''...... راڈنی نے کہا۔

''اوکے۔ فون کر کے آ جانا''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''حیرت ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی راڈنی کو کہاں مل گئے۔ اسے تو میں نے انڈر گراؤنڈ کر رکھا تھا اور یہ ہے کہاں اس وقت جو کہہ رہا ہے کہ اسے آنے میں پانچ چھ گھنٹے لگ جائیں گے''۔ گرینڈ ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر جب اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور گہرے خیالوں میں کھو گیا۔ اس کی سوچ کا محور سلاسکا فارمولے کی دوسری فلم تھی۔ دوسری فلم کے خیالوں میں راڈنی کی باتیں وہ یکسر نظر انداز کر چکا تھا۔

رات کا اندھیرا بڑھتے دیکھ کر بلیک کے چہرے پر سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو رہے تھے۔ اس نے جس کریک پر بمباری کرائی تھی وہ کریک مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا۔ پہاڑی چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر اس کریک میں بھر گئی تھیں۔

کریک کی تباہی کے بعد بلیک کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کا وہاں قیمہ بن چکا ہو گا لیکن اس کریک کو تباہ کرنے کے باوجود نجانے کیوں بلیک کو اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ عمران اور اس کا ساتھی ٹائیگر ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہی حال جیگر کا تھا وہ انتہائی بے چین اور پریشان دکھائی دے رہا تھا اور وہ پہاڑی کے اردگرد ہر طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کتے کریک کی تباہی کے بعد خاموش ہو چکے تھے جو اس بات کا ثبوت تھا کہ اب انہیں ان دو افراد کی بو کہیں اور نہیں مل رہی ہے۔



بلیک نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ کریک سے پتھر ہٹائیں۔ جب تک وہ ان دونوں کی لاشوں کے ٹکڑے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لے گا اس وقت تک اسے ان کی ہلاکت کا یقین نہیں آئے گا۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے باقی ساتھیوں کو پہاڑیوں کے اردگرد سرچ کرنے کا حکم دیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ وہ پہاڑیوں کی غاروں اور دوسرے کریکس کو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ کھائیوں کو بھی چیک کریں۔ اس کا حکم سنتے ہی اس کے ساتھی تیزی سے بکھر گئے تھے۔

”رات کا اندھیرا بڑھتا جا رہا ہے اور نجانے کیوں میرا یہ احساس گہرا ہوتا جا رہا ہے کہ عمران اور اس کا ساتھی اس کریک میں موجود نہیں تھے۔ ہمیں اس کریک کو تباہ کر کے مطمئن ہو کر واپس نہیں چلے جانا چاہئے کہ ہم نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میری چھٹی حس اب بھی مجھے بے چین کر رہی ہے اور یہی احساس ہو رہا ہے کہ وہ دونوں ابھی زندہ ہیں اور ہمارے اردگرد ہی کہیں موجود ہیں۔ لیکن کہاں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے اور یہ کتے بھی خاموش ہو گئے ہیں۔ ان کی خاموشی سے تو یہی پتہ چل رہا ہے کہ ہمارے اردگرد کوئی دشمن موجود نہیں ہے“...... بلیک نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”یس باس۔ میرا دل بھی اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں

ہے کہ کریک کو تباہ کر کے ہم نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ مجھے بھی کچھ ایسا ہی احساس ہو رہا ہے جیسے وہ اب بھی زندہ ہیں اور ہمارے نزدیک ہی موجود ہیں''...... جیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر یہ کتے خاموش کیوں ہیں۔ یہ تو دشمن کی بو پا کر اس وقت تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک یہ ان کے ٹکڑے نہ اُڑا دیں''...... بلیک نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ ان کتوں کی خاموشی بھی حیرت انگیز ہے بلکہ مجھے تو اس بات پر بھی حیرت ہو رہی تھی کہ کتے کریک کے قریب کھڑے صرف بھونک رہے تھے۔ یہ کریک کے اندر کیوں نہیں گئے تھے۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ دشمن کریک کے اندر موجود ہیں تو انہیں رکے بغیر کریک میں چلے جانا چاہئے تھا اور اندر جاتے ہی یہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑتے اور ان کے ٹکڑے اُڑا دیتے جبکہ ایسا نہیں ہوا تھا۔ یہ باہر ہی کھڑے بھونکتے رہے تھے''...... جیگر نے کہا تو بلیک بری طرح سے چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ اس پر تو میں نے بھی دھیان نہیں دیا تھا۔ واقعی یہ کتے رک کر صرف بھونکنے والے کتے نہیں ہیں۔ ان کی تو ایسی تربیت کی گئی کہ ہے کہ دشمنوں کے ٹکڑے اُڑا دیں جبکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا''...... بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ نے شاید ایک اور بات نوٹ نہیں کی''...... جیگر نے کہا۔



''کون سی بات''...... بلیک نے چونک کر کہا۔

''کریک میں جب بم پھینکے گئے تھے تو اندر سے کسی کی ہلکی سی چیخ بھی سنائی نہیں دی تھی۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ بم ڈائریکٹ عمران اور اس کے ساتھی کے پاس جا کر پھٹے ہوں اور فوراً ان کے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ کریک کی چٹانیں کچھ اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں اور کچھ باہر کی طرف نکلی ہوئی تھیں جن میں آسانی سے چھپا جا سکتا تھا۔ ہم نے کریک میں ہینڈ گرنیڈ پھینکے تھے جن سے پہلے چٹانوں کو تباہ ہونا چاہئے تھا اور پھر وہ بموں کی زد میں آتے لیکن میں نے کریک سے کسی کی ہلکی سی بھی چیخ کی آواز نہیں سنی تھی''...... جیگر نے کہا تو بلیک نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''تو پھر مطلب صاف ہے کہ وہ دونوں اس کریک میں موجود نہیں تھے''...... بلیک نے غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا۔

''لیس باس''...... جیگر نے کہا۔

''لیکن اگر وہ کریک میں موجود نہیں تھے تو پھر کتوں کا اس طرح بھونکنے کا کیا مطلب تھا''...... بلیک نے کہا۔

''بلیگر نسل کے کتوں میں ڈر اور خوف نہیں ہوتا یہ ہر جگہ آسانی سے پہنچ جاتے ہیں۔ انہیں صرف ایسی جگہوں پر جانے سے ڈر آتا ہے جہاں سیاہ رنگ کے بچھو موجود ہوں۔ جس طرح کتے کریک میں گھسنے سے کترا رہے تھے اس سے تو مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے کہ اس کریک میں کوئی سیاہ بچھو موجود تھا جس کے خوف سے وہ باہر ہی

رک گئے تھے اور ان میں اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی''۔ جیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ بات ہے''...... بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ اور ان کے باہر بھونکنے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عمران اور اس کا ساتھی کچھ دیر پہلے تک اسی کریک میں موجود رہے ہوں۔ کسی ایک جگہ زیادہ دیر رکے رہنے سے انسانی بو اس جگہ رس بس جاتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کتے ان کی بو کی وجہ سے یہاں رک گئے ہوں۔ جبکہ وہ دونوں یہاں سے نکل کر کسی اور جگہ چھپ گئے ہوں''...... جیگر نے کہا۔

''اگر وہ یہاں سے نکل کر کسی اور جگہ چھپ گئے ہوتے تو کتے ان کی بو پا کر اس طرف نہ پہنچ جاتے نانسنس۔ جبکہ کتے خاموش اور مطمئن دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیک نے منہ بنا کر کہا۔

''باس یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان دونوں نے کتوں کو ڈاج دینے کا کوئی طریقہ اختیار کر لیا ہو''...... جیگر نے مسلسل سوچتے ہوئے کہا۔

''کتوں کو ڈاج دینے کا طریقہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیسی انوکھی اور احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو جیگر''...... بلیک نے منہ بنا کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو باس۔ میں احمقوں جیسی باتیں نہیں کر رہا ہوں۔ کتوں کے



سونگھنے کی حس بے حد تیز ہوتی ہے خاص طور پر بلیگر کتے تو سونگھنے کے معاملے میں دنیا کے تمام کتوں سے تیز ہیں۔ یہ زمین کے نیچے کئی فٹ گہرے دفن شدہ خزانوں کو بھی ڈھونڈ نکالنے میں ماہر ہیں۔ انہیں کسی بو سے ڈاج نہیں دیا جا سکتا لیکن ایک ایسی خاص جڑی بوٹی ہے جس کی تیز بو کی وجہ سے اس کے حصار میں چھپی ہوئی چیز کا بلیگر کتے بھی پتہ نہیں لگا سکتے ہیں اور یہیں آ کر یہ ناکام ہو جاتے ہیں''...... جیگر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''کون سی جڑی بوٹی ہے''...... بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے جیگر کی بتائی ہوئی باتیں اس کے لئے بالکل نئی اور حیرت انگیز ہوں۔

''کاسوب گراس''...... جیگر نے جواب دیا۔

''کاسوب گراس۔ تمہارا مطلب ہے گول پتوں والی گھاس جس میں تیز بو ہوتی ہے اور جس میں گاڑھا دودھ جیسا رس بھرا ہوا ہوتا ہے''...... بلیک نے چونک کر کہا۔

''یس باس۔ اس رس کو پینے سے کڑواہٹ اور حلق میں کانٹے چبھنے کا احساس ضرور ہوتا ہے لیکن اگر کوئی بھوکا پیاسا انسان اس رس کے چند قطرے اپنے حلق میں ٹپکا لے تو اس کی بھوک پیاس ختم ہو جاتی ہے اور سب سے اہم بات کہ اگر اس بوٹی کا رس اپنے جسم اور لباس پر لگا لیا جائے تو اس سے تمام حشرات الارض اور بلیگر کتے دور رہتے ہیں۔ بلیگر کتے اس بو سے سخت نفرت کرتے ہیں''۔ جیگر

نے کہا تو بلیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی نے اپنے جسموں پر کاسوب گراس کا رس لگا رکھا ہے۔ اس لئے وہ اب تک بلیگروں سے بچے ہوئے ہیں"...... بلیک نے کہا۔

"یس باس۔ ڈی سان کا یہ چٹیل اور خشک علاقہ ہے۔ آپ خود چیک کر لیں یہاں کھائیاں اور بے شمار گڑھے موجود ہیں۔ ان گڑھوں اور کھائیوں کے اندر اور کناروں پر ایسی گھاس آسانی سے مل جائے گی"...... جیگر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری بات میں وزن معلوم ہو رہا ہے جیگر۔ اب مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نے یقیناً کاسوب گراس کا رس ہی استعمال کیا ہے۔ اس لئے وہ بلیگروں سے بچے ہوئے ہیں اور کاسوب گراس کا رس لگا کر وہ کسی کھائی یا گڑھے میں چھپ گئے ہوں گے تو کتے بھلا انہیں کیسے تلاش کریں گے۔ ہمیں یہاں موجود تمام گڑھوں اور کھائیوں کو چیک کرنا پڑے گا۔ خاص طور پر ان گڑھوں اور کھائیوں کو جن میں کاسوب گراس موجود ہو"...... بلیک نے کہا۔

"میں نے اپنے آدمیوں کو پہلے ہی تمام گڑھوں اور کھائیوں کو چیک کرنے کا حکم دیا ہے باس لیکن اب میں ان سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ کھائیوں میں اتر کر انہیں چیک کریں چاہے وہ کتنی ہی گہری اور خطرناک کیوں نہ ہوں"...... جیگر نے کہا۔



"یہاں تو سینکڑوں کھائیاں اور گڑھے موجود ہیں نانسنس۔ ہم کن کن کھائیوں اور گڑھوں کو چیک کرتے پھریں گے۔ ایک ایک کھائی کو گہرائی میں اتر کر چیک کرنے میں ہمیں بہت وقت لگ جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک کھائی سے دوسری کھائی میں جانے کا راستہ نکلتا ہو۔ ہم ایک کھائی چیک کریں تو وہ ہم سے بچنے کے لئے دوسری کھائی میں چلے جائیں۔ اس طرح تو انہیں ہم سے بچنے کا راستہ ملتا رہے گا"...... بلیک نے کہا۔

"یس باس۔ پھر کیا کیا جائے کہ انہیں یہاں سے بچنے کا کوئی راستہ نہ مل سکے"...... جیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک کام کرو"...... بلیک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ یہاں موجود تمام گڑھوں اور کھائیوں کو مارک کریں اور پھر ان کھائیوں میں وہ فائر بم پھینک دیں۔ ہر کھائی میں دو دو، تین تین بم پھینکے جائیں تاکہ ان کی بلاسٹنگ سے کھائی میں کچھ دیر تک آگ بھڑکتی رہے۔ اگر وہ کسی کھائی میں چھپے ہوئے ہوں گے تو مارک ہو جائیں گے"...... بلیک نے کہا تو جیگر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"یس باس۔ یہ واقعی شاندار ترکیب ہے۔ اس ترکیب پر عمل کرنے سے ہمیں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ ہمارے پاس ریڈ فائر بم کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ایک ریڈ فائر بم سے پوری کھائی

میں آگ بھر جائے گی اور اس آگ سے کھائی کی تمام چٹانیں جل کر سیاہ ہو جائیں گی۔ اگر عمران اور اس کا ساتھی چٹانوں کے اندر بھی چھپے ہوئے ہوں گے تب بھی وہ اس آگ سے نہیں بچ سکیں گے۔ ویری گڈ۔ میں ابھی تمام ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں۔ وہ دور نزدیک تمام کھائیوں اور گڑھوں میں ریڈ فائر بم پھینکیں گے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کی ہلاکت یقینی ہو سکے“...... جیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا اور چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔

تھوڑی دیر بعد ماحول ایک بار پھر زور دار دھماکوں سے گونجنے لگا۔ اس بار دھماکوں کے ساتھ ہر طرف سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ مسلح افراد کھائیوں اور گڑھوں میں ریڈ فائر بم پھینک رہے تھے جن کی آگ کے شعلے کھائیوں کو گڑھوں کو دہکا کر تنور بنا دیتے تھے۔ اچانک ماحول دو انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ یہ چیخیں پہاڑی کی سائیڈ میں موجود ایک کھائی سے آ رہی تھیں۔ چیخوں کی آوازیں سن کر بلیک بری طرح سے چونک پڑا اور تیزی سے بھاگتا ہوا اس کھائی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کھائی کے پاس چند مسلح افراد جمع تھے اور جیگر بھی دوڑتا ہوا اس طرف آ گیا۔ جیگر اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی مسرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ کھائی میں تیز آگ بھڑک رہی تھی اور دردناک چیخوں کی آوازیں اسی



کھائی سے آ رہی تھیں۔ چند لمحوں تک چیخوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر خاموشی چھا گئی۔ کھائی میں موجود افراد کو آگ نے جلا کر بھسم کر دیا تھا۔

”وکٹری باس وکٹری۔ وہ دونوں اسی کھائی میں چھپے ہوئے تھے۔ ریڈ فائر بم سے کھائی میں لگنے والی آگ نے ان دونوں کو جلا کر بھسم کر دیا ہے“...... جیگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کس نے پھینکا تھا اس کھائی میں ریڈ فائر بم“...... بلیک نے پوچھا۔

”میں نے“...... ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”کیا بم پھینکنے سے پہلے تم نے کھائی میں جھانک کر دیکھا تھا“...... بلیک نے پوچھا۔

”نو باس۔ کھائی میں کافی اندھیرا تھا۔ باس جیگر نے حکم دیا تھا کہ یہاں موجود ہر کھائی اور گڑھے میں ریڈ فائر بم پھینکنے ہیں تو میں نے اس کھائی میں بم پھینک دیا۔ بم بلاسٹ ہوتے ہی کھائی میں آگ بھڑک اٹھی اور نیچے سے دو افراد کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں“...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار وہ دونوں حقیقی طور پر اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے یقینی طور پر اپنے جسموں پر کاسوب گراس کا رس لگا رکھا تھا تاکہ وہ بلیگر کتوں کو ڈاج دے

سکیں لیکن ریڈ فائر بم کو ڈاج دینا ان کے لئے ممکن نہ تھا اس لئے وہ اس کا شکار ہو گئے۔ اب اس کھائی میں ہی ان کی لاشیں جل کر بھسم ہو جائیں گی''...... بلیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ آپ نے انہیں ہلاک کرنے کا آسان اور سہل طریقہ ڈھونڈا تھا ورنہ ان کھائیوں میں اتر کر انہیں تلاش کرنے میں ہمیں کافی وقت لگ جاتا''...... جیگر نے کہا۔

''اب یہ آگ کب تک بجھے گی''...... بلیک نے کہا۔

''بم سے مسلسل فائر گیس خارج ہوتی ہے جس کا دورانیہ دد سے تین منٹ کا ہوتا ہے۔ تین منٹ تک آگ مکمل طور پر غائب ہو جائے گی لیکن اس آگ سے کھائی کی چٹانیں بہت گرم ہو جائیں گی اور ان کا رنگ بھی سیاہ ہو جائے گا''...... جیگر نے کہا تو بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تین منٹ بعد کھائی میں واقعی آگ یوں بجھ گئی جیسے لگی ہی نہ ہو۔ آگ کے بجھتے ہی کھائی میں اندھیرا پھیل گیا تھا۔

''ٹارچیں روشن کرو''...... بلیک نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے فوراً ٹارچیں روشن کیں اور روشنی کھائی میں ڈالنے لگے۔ کھائی کی دیواریں جل کر سیاہ ہو چکی تھیں۔ بلیک نے سر آگے کرتے ہوئے کھائی میں جھانکا تو اس کی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ چمک ابھر آئی۔ کھائی میں دو جلی ہوئی انسانی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ دونوں لاشیں اس قدر بری طرح سے جلی ہوئی تھیں کہ ان



کی پہچان ناممکن ہو گئی تھی۔ ان کی کھال کے نیچے سے جلی ہوئی ہڈیاں ابھر آئی تھیں۔

''گڈ شو۔ یہ وہی دونوں ہیں۔ اب مجھے ان کی ہلاکت کا یقین آیا ہے''...... بلیک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جیگر کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یس باس۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ بالآخر عمران ہمارے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے''...... جیگر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ تھا اور اس کے ساتھ اس کا ساتھی ٹائیگر بھی انتہائی خطرناک تھا۔ مجھے اس کے بارے میں بھی کافی اطلاعات مل چکی ہیں کہ یہ کسی بھی طرح عمران سے کم نہیں تھا''...... بلیک نے کہا۔

''ان دونوں کی ہلاکت ہماری بہت بڑی کامیابی ہے۔ جو مدتوں یاد رکھی جائے گی''...... جیگر نے کہا۔

''تم ان دونوں کی لاشیں کھائی سے نکلواؤ۔ میں گرینڈ ماسٹر کو یہ دونوں لاشیں تحفے میں بھیجنا چاہتا ہوں''...... بلیک نے کہا۔

''یس باس''...... جیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں ہیلی کاپٹر میں واپس ہیڈ کوارٹر جا رہا ہوں۔ تم ان کی لاشیں جیپوں میں رکھ کر اپنے ٹھکانے پر لے جانا۔ میں گرینڈ ماسٹر سے بات کروں گا وہ جہاں کہے گا تم یہ لاشیں اس تک پہنچا دینا''...... بلیک نے کہا۔

''یس باس جیسا آپ کا حکم''...... جیگر نے اسی انداز میں کہا۔
''بلکہ ایک کام کرو۔ ان لاشوں کو میرے ساتھ ہیلی کاپٹر میں رکھوا دو۔ میں یہ لاشیں خود گرینڈ ماسٹر کے پاس لے جاؤں گا''۔
بلیک نے کچھ سوچ کر کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک کچھ دیر اسے ہدایات دیتا رہا پھر اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور ہوا میں پرواز کرتے ہوئے دونوں ہیلی کاپٹروں کے پائلٹس کو ہیلی کاپٹر نیچے لانے کی ہدایات دینے لگا۔ کچھ ہی دیر میں دونوں ہیلی کاپٹر نیچے آ گئے۔ بلیک کے حکم سے اس کے ساتھ آئے ہوئے تمام افراد ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو گئے اور جیگر نے کھائی میں جلی ہوئی لاشیں احتیاط سے نکلوا کر ایک ہیلی کاپٹر میں رکھوا دیں۔ بلیک اپنے ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی دونوں ہیلی کاپٹر ہوا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ اس نے کتوں کو ساتھ لے جانے کی بجائے جیگر کے حوالے کر دیا تھا تاکہ وہ انہیں اپنے ساتھ اپنے ٹھکانے پر لے جائے۔ کچھ ہی دیر میں جیگر بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جیپ میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بھی انتہائی اطمینان کے تاثرات تھے۔



سیاہ رنگ کی جیپ انتہائی تیز رفتاری سے ونگٹن کی سڑکوں پر دوڑی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر راڈنی بیٹھا ہوا تھا۔ راڈنی کے چہرے پر گہرے تفکر کے تاثرات نمایاں تھے۔
یہ کراسکو اور اس کا ساتھی سائم تھا۔ دونوں نے میک اپ کر رکھے تھے۔ راڈنی کے میک اپ میں کراسکو تھا۔ راڈنی کو ہلاک کرنے کے بعد کراسکو کے دماغ میں یہی ترکیب آئی تھی کہ اگر وہ راڈنی کا میک اپ کر کے اس کی جگہ لے لے تو وہ گرینڈ ماسٹر تک پہنچ سکتا ہے۔ اسے راڈنی کی جیب سے اس کا سیل فون ملا تھا جس کی فون بک سے اسے گرینڈ ماسٹر کا مخصوص نمبر مل گیا تھا۔ اس نمبر پر جی ایم لکھا ہوا تھا جس کا مطلب گرینڈ ماسٹر ہی ہو سکتا تھا۔ کراسکو چونکہ عمران کی طرح دوسروں کی آوازوں کی نقل کر سکتا تھا اس لئے اس نے جی ایم کا نمبر پریس کیا اور اس نمبر پر جب اس

کی گرینڈ ماسٹر سے بات ہوئی تو اسے اطمینان ہو گیا۔ گرینڈ ماسٹر سے بات کرنے سے اسے دو فائدے ہوئے تھے۔ ایک تو اسے یہ اطمینان ہو گیا تھا کہ گرینڈ ماسٹر نے اس کی آواز میں کوئی فرق محسوس نہیں کیا تھا اور اسے راڈنی ہی سمجھا تھا جبکہ اس نمبر پر گرینڈ ماسٹر سے بات ہونے پر کراسکو کو رجسٹریشن کمپنی سے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ یہ نمبر راڈرک کے نام پر جاری کیا گیا ہے۔ جو ڈی سان کا پولیس کمشنر ہے۔ یہ معلوم ہونے پر راڈنی اور سائم حیران رہ گئے تھے۔ وہ شاید تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا سربراہ پولیس کمشنر راڈرک بھی ہو سکتا ہے۔ کراسکو نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں ایک سپیشل سرچر مشین لگائی ہوئی تھی۔ اس مشین کی مدد سے اس نے گرینڈ ماسٹر کے نمبر کی مکمل معلومات حاصل کر لی تھیں اور گرینڈ ماسٹر کا اصلی چہرہ اس کے سامنے آ گیا تھا اور اب وہ سائم کے ساتھ گرینڈ ماسٹر سے ہی ملنے جا رہا تھا۔

''کیا بات ہے باس۔ آپ کافی الجھے ہوئے اور پریشان دکھائی دے رہے ہیں''...... ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے سائم نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں عمران صاحب اور اس کے ساتھی ٹائیگر کے بارے میں فکر مند ہوں۔ ان کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ نجانے وہ کہاں اور کس حال میں ہیں''...... کراسکو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔



''تو کیا آپ کو ابھی تک اس بات کا یقین نہیں ہے کہ عمران صاحب اور ٹائیگر ہیلی کاپٹر سمیت گر کر ہلاک ہو چکے ہیں''...... سائم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر سے گر کر ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ انہوں نے پیرا شوٹ نہیں باندھے تھے لیکن اس کے باوجود میں عمران صاحب کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ انتہائی ذہین اور باصلاحیت انسان ہیں۔ بغیر پیرا شوٹ کے بھی وہ بلندی سے کود سکتے ہیں اور پیراٹروپنگ کرتے ہوئے زمین پر خیریت سے آ سکتے ہیں۔ ٹائیگر ان کا شاگرد ہے وہ بھی ان جیسی صلاحیتوں کا مالک ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ہلاک نہیں ہو سکتے''...... کراسکو نے کہا۔

''آپ نے فرانزو کو اس علاقے کی سرچنگ کا حکم دیا تھا۔ کیا اس نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی ہے آپ کو''...... سائم نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہیلی کاپٹر کافی دور گرا تھا ہو سکتا ہے کہ فرانزو کو وہاں پہنچنے اور سرچ کرنے میں وقت لگ رہا ہو''...... کراسکو نے کہا تو سائم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کراسکو نے چونک کر جیب سے اپنا سیل فون نکال لیا۔

''فرانزو کی ہی کال ہے۔ دعا کرو کہ اچھی خبر ہو''...... کراسکو نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس"...... اس نے سیل فون کا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے بڑے بے تابانہ لہجے میں کہا۔

"فرانزو بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے فرانزو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"معلوم ہے۔ یہ بتاؤ کہ پرنس اور اس کے ساتھی کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں"...... کراسکو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس پتہ چل گیا ہے"...... فرانزو نے کہا۔

"گڈ شو۔ کہاں ہیں وہ اور بخیریت تو ہیں"...... کراسکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ آپ کے لئے ایک بار پھر بری خبر ہے"...... فرانزو نے کہا تو کراسکو کا کھلا ہوا چہرہ ایک بار پھر اتر گیا۔

"اب کیا ہوا ہے"...... کراسکو نے ڈوبتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"پرنس اور ان کا ساتھی ہیلی کاپٹر سے تو زندہ بچ گئے تھے۔ شاید انہوں نے بغیر پیرا شوٹ کے پیرا ٹروپنگ کی تھی۔ وہ جنگل میں پہنچ گئے تھے اور پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ کرانچ کی پہاڑیوں کی طرف چلے گئے تھے جن کے عقب میں مختلف اطراف میں سڑکیں جاتی ہیں"...... فرانزو نے کہا۔

"تمہید مت باندھو نانسنس۔ مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے جو تم کہہ رہے ہو کہ میرے لئے بری خبر ہے"...... کراسکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ بری خبر یہ ہے کہ پرنس اور اس کے ساتھی کو ڈی



سان کے مشہور کرمنل بلیک اور اس کے ساتھیوں نے ایک کھائی میں زندہ جلا کر ہلاک کر دیا ہے"...... فرانزو نے کہا تو کراسکو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر زور دار دھماکے سے بم پھٹا ہو۔ اسے اپنے دماغ میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"پرنس اور اس کے ساتھی کو بلیک نے جلا کر ہلاک کیا ہے۔ لیکن کیوں اور انہیں زندہ کیسے جلایا گیا ہے"...... کراسکو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ کا حکم ملتے ہی میں اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اس جنگل میں پہنچ گیا تھا باس۔ جنگل سے کچھ فاصلے پر ہیلی کاپٹر کا ملبہ بکھرا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں صرف ایک آدمی کی لاش ملی تھی جو ہوپر کی تھی۔ پرنس اور اس کے ساتھی کی لاشیں وہاں موجود نہیں تھیں۔ ہم جنگل میں انہیں ڈھونڈ رہے تھے کہ وہاں دو ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پہنچ گئے۔ یہ ہیلی کاپٹر ونگٹن کا معروف کرمنل بلیک لایا تھا۔ اس کے ساتھ مسلح افراد اور بلیگر کتے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ جنگل میں ان کتوں کی مدد سے کسی کا شکار کرنے آئے ہوں۔ بلیک اور اس کے ساتھ آنے والے بلیگر کتوں کو دیکھ کر ہم پریشان ہو گئے تھے۔ کتے ہماری بو پا کر ہم تک پہنچ سکتے تھے اس لئے میں اور میرا ساتھی جنگل میں موجود ایک جوہڑ میں اتر گئے۔ جوہڑ میں چھپنے سے بلیگر ہماری بو نہیں پا سکتے تھے۔ کچھ دیر تک بلیک کے مزید ساتھی جیپوں میں وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے جنگل کے ساتھ ساتھ ارد گرد کے

علاقے میں بھی چیکنگ کرنی شروع کر دی۔ ان کے جانے کے بعد ہم جوہڑ سے نکل آئے تھے۔ میرے پاس ایک ہیوی ٹیلی اسکوپ تھی جس سے میں ان پر دور سے بھی نظر رکھ سکتا تھا۔ میں ٹیلی اسکوپ لے کر جنگل کے ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا اور میں نے ان پر نظر رکھنی شروع کر دی''...... فرانزو نے کہا اور پھر وہ کراسکو کو مزید تفصیل بتانے لگا کہ بلیک اپنے ساتھیوں کے ساتھ کس طرح جیپ میں بیٹھ کر کتوں کے پیچھے پہاڑیوں کی طرف گیا تھا اور کتوں نے ایک پہاڑی میں موجود کریک کے گرد اکٹھے ہو کر بھونکنا شروع کر دیا تھا۔ بلیک کے ساتھیوں نے اس کریک میں بم برسائے تھے اس کے بعد انہوں نے کھائیوں میں بھی ریڈ فائر بم برسائے تھے۔ اس کے بعد جب فرانزو نے کراسکو کو بتایا کہ انہوں نے کھائی سے دو افراد کی جلی ہوئی لاشیں نکالی تھیں تو کراسکو کے دل کی دھڑکن جیسے رک سی گئی۔

''اب کہاں ہیں ان کی لاشیں''...... کراسکو نے افسردہ اور انتہائی تھکے تھکے لہجے میں پوچھا۔

''بلیک دونوں لاشیں ہیلی کاپٹر میں رکھوا کر اپنے ساتھ لے گیا ہے''...... فرانزو نے جواب دیا۔

''بلیک کے ٹھکانے کے بارے میں تم کیا جانتے ہو''...... کراسکو نے پوچھا۔

''اس کے بہت سے ٹھکانے ہیں باس لیکن وہ زیادہ تر اپنے



بلیک کلب میں ہی ہوتا ہے''...... فرانزو نے کہا۔

''تو کیا وہ دونوں لاشیں اپنے کلب میں لے گیا ہے''...... کراسکو نے پوچھا۔

''اس کا مجھے ابھی علم نہیں ہے۔ بلیک کلب میں میرا ایک آدمی ہے اگر آپ کہیں تو میں اس سے پوچھ کر تصدیق کرا سکتا ہوں کہ بلیک، پرنس اور اس کے ساتھی کی لاشیں وہاں لایا ہے یا نہیں''۔ فرانزو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم پتہ کراؤ اور پھر مجھے بتاؤ۔ اور سنو۔ اب تم مجھ سے رابطہ نہ کرنا۔ میں سائم کے ساتھ ایک اہم مشن پر جا رہا ہوں۔ اس مشن کے مکمل ہونے تک مجھے اپنا سیل فون آف رکھنا پڑے گا۔ جب مشن پورا ہو جائے گا تو میں خود ہی تم سے رابطہ کر لوں گا''...... کراسکو نے کہا۔

''یس باس۔ جیسا آپ کا حکم''...... فرانزو نے کہا اور کراسکو نے اسے چند مزید ہدایات دے کر رابطہ ختم کر دیا۔

''کیا واقعی عمران صاحب اور ٹائیگر جل کر ہلاک ہو چکے ہیں''۔ اسے رابطہ منقطع کرتے دیکھ کر سائم نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ عمران صاحب اور ٹائیگر نے یقیناً بلیک کے ساتھ بلیگر کتوں کو دیکھ لیا ہو گا۔ کتوں اور بے شمار مسلح افراد کے ساتھ لڑنے کے لئے ان کے پاس اسلحہ نہیں ہو گا اس لئے

وہ وقتی طور پر خود کو محفوظ رکھنے کے کھائی میں چھپ گئے ہوں گے اور بلیک نے وہاں موجود کھائیوں اور گڑھوں میں ریڈ فائر بم پھینکے ہوں گے تاکہ کھائی میں چھپے ہوئے افراد جل کر بھسم ہو جائیں۔ ریڈ فائر بم ہی ایسے بم ہیں جن کے بلاسٹ ہونے سے تیز اور خوفناک آگ بھڑکتی ہے جو ہر چیز کو لمحوں میں جلا کر بھسم کر دیتی ہے''...... کراسکو نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا عمران صاحب اور ٹائیگر نے اس بھیانک موت سے بچنے کی کوشش نہیں کی ہو گی''...... سائم نے کہا۔

''وہ کھائی میں تھے اور ریڈ فائر بم پھینک کر کھائی کو آگ سے بھر دیا گیا تھا۔ ایسی صورت میں وہ بھلا اپنا بچاؤ کیسے کر سکتے تھے''...... کراسکو نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس پر یہ جھنجلاہٹ ظاہر ہے عمران اور ٹائیگر کی ناگہانی موت کی خبر سن کر طاری ہوئی تھی۔ اسے غصے میں اور جھنجلایا ہوا دیکھ کر سائم خاموش ہو گیا۔

''کچھ بھی ہو۔ میں گرینڈ ماسٹر اور بلیک کو کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ بلیک نے جس طرح سے عمران صاحب اور ٹائیگر کو ہلاک کیا ہے اس کا میں بلیک سے بدلہ ضرور لوں گا اور اسے بھی ایسی بھیانک اور اذیت موت سے ہمکنار کروں گا۔ اسے ہر حال میں عمران صاحب اور ٹائیگر کی موت کا حساب دینا ہو گا''...... کراسکو نے غراتے ہوئے کہا۔



''یس باس۔ بلیک نے یہ کام گرینڈ ماسٹر کے کہنے پر کیا ہے اس لئے بلیک کی طرح گرینڈ ماسٹر کی موت بھی انتہائی عبرتناک ہونی چاہئے''...... سائم نے کہا۔

''گرینڈ ماسٹر سے مجھے پہلے وہ مائیکرو فلم حاصل کرنی ہے جس کے لئے عمران صاحب اور ٹائیگر یہاں آئے تھے اب ان کا مشن ہم پورا کریں گے''...... کراسکو نے کہا۔

''مجھے تو ابھی تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ گرینڈ ماسٹر اس شہر کا پولیس کمشنر ہو سکتا ہے۔ پولیس کمشنر ہو کر وہ اتنی بڑے سنڈیکیٹ کا سربراہ ہے یہ واقعی انتہائی انہونی اور حیرت انگیز بات ہے''...... سائم نے کہا۔

''اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے سائم۔ آج کے دور میں معصوم اور سادہ چہروں کے پیچھے بھی انتہائی بھیانک اور خونخوار درندے چھپے ہوتے ہیں جن کی پہچان مشکل ہوتی ہے لیکن بہرحال وقت آنے پر ان کے چہروں پر سے معصومیت اور سادگی کا نقاب اتر ہی جاتا ہے۔ ڈی سان کا کمشنر اپنی طاقت اور اپنے مرتبے کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ سرکاری وسائل کے ناجائز استعمال سے ہی اس کا سنڈیکیٹ اس قدر فعال اور باوسائل ہوا ہے اور یہی وجہ ہے دن بدن اس سنڈیکیٹ کی طاقت بڑھتی جا رہی ہے اور یہ بین الاقوامی تنظیم بنتی جا رہی ہے۔ گرینڈ ماسٹر جو کہ ڈی سان کا پولیس کمشنر راڈرک ہے تیزی سے انڈر ورلڈ پر اپنی گرفت مضبوط کرتا جا

رہا ہے اور سرکاری وسائل کی وجہ سے ہی وہ سرکاری ایجنسیوں کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دیتا لیکن آج اس کی اصلیت بھی کھلے گی اور اس سنڈیکیٹ کا تاروپود بھی ہم بکھیر دیں گے آج اس کی فرعونیت کا آخری دن ہے“...... کراسکو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”اس نے گرینڈ ماسٹر کی حیثیت سے ڈی سان میں ہی نہیں بلکہ پورے ایکریمیا اور یورپی ممالک میں بھی اپنی دہشت پھیلا رکھی ہے۔ واقعی اب اس کا خاتمہ ہو جانا چاہئے تاکہ زیر زمین دنیا کے ساتھ عام انسان بھی سکون کا سانس لے سکیں جو اس سنڈیکیٹ کے ظلم اور بربریت کی چکی میں پس رہے ہیں“...... سائم نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ کمشنر راڈرک کے چہرے سے آج اس کی اصلیت کا نقاب اترتے ساری دنیا دیکھے گی میں نے اس کا سارا انتظام کر لیا ہے۔ تم مجھے کمشنر آفس میں ڈراپ کر دینا اور فوری طور پر ورلڈ براڈ کاسٹنگ کے آفس چلے جانا۔ وہاں کے ڈائریکٹر جنرل بلومر سے میری بات ہو چکی ہے۔ اسے تم نے میرا دیا ہوا کراس ریسیور دینا ہے۔ باقی کا سارا کام وہ خود کر لے گا“۔ کراسکو نے کہا۔

”یہ سب میں کر لوں گا لیکن کراس ریسیور ہے کیا اور آپ کرنا کیا چاہتے ہیں اس بارے میں تو آپ نے مجھے تفصیل بتائی ہی نہیں“...... سائم نے کہا۔



”ابھی میرے پاس تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے۔ تم بس بلومر کے ساتھ رہنا۔ اس کے ساتھ رہنے سے تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا کرنا چاہتا ہوں“۔ کراسکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کی باتوں سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ کمشنر کے خلاف کوئی سٹنگ آپریشن کرنے جا رہے ہوں“...... سائم نے کہا۔

”ایسا ہی سمجھ لو“...... کراسکو نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو سائم ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

”سنو۔ بلومر سے کہنا کہ اگر مجھے کاشن دینے میں تھوڑی دیر ہو جائے تو وہ انتظار ضرور کرے۔ میں ہر صورت میں اسے کاشن دوں گا۔ جیسے ہی میں اسے کاشن دوں وہ اپنا کام شروع کر دے“۔ کراسکو نے کہا تو سائم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی جیپ کمشنر آفس کی وسیع و عریض عمارت میں داخل ہو رہی تھی۔ سائم نے کراسکو کو کمشنر آفس میں ڈراپ کیا اور جیپ لے کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

سائم کے جانے کے بعد کراسکو مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ایک راہداری میں آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سامنے موجود ایک آفس کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ دروازے پر ایک نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی جس پر کمشنر راڈرک کا نام لکھا ہوا تھا۔ دروازے کے باہر دو مسلح افراد انتہائی مستعد انداز

میں کھڑے تھے۔

راڈنی جہاں جہاں سے گزر رہا تھا ارد گرد موجود افراد اسے دیکھ کر سلیوٹ کر رہے تھے جس سے کراسکو کو یہ اندازہ لگانا مشکل نہ ہو رہا تھا کہ راڈنی بھی کمشنر آفس کا کوئی اعلیٰ عہدے دار تھا۔ چونکہ وہ راڈنی کی زبان نہیں کھلوا سکا تھا اس لئے وہ یہ نہیں جان سکا تھا کہ راڈنی کا اصل کردار کیا تھا اور وہ کمشنر راڈرک یا گرینڈ ماسٹر کے لئے کس حیثیت سے کام کرتا تھا لیکن اسے اپنی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا کہ وہ کمشنر راڈرک کو آسانی سے ہینڈل کر سکتا ہے اور کمشنر راڈرک اس کے میک اپ اور اس کی آواز کو کسی بھی طرح نہیں پہچان سکے گا اور وہ یہاں جس کام کے لئے آیا ہے اسے ضرور پورا کر لے گا۔

دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا۔ اسے دیکھ کر گارڈز نے اسے مخصوص انداز میں سلام کیا۔ کراسکو نے دھیرے سے سر ہلایا اور آگے بڑھا ہی تھا کہ گارڈ نے اسے روک دیا۔

”سوری سر آپ اندر نہیں جا سکتے“...... گارڈ نے کہا تو کراسکو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیوں۔ میں اندر کیوں نہیں جا سکتا“...... کراسکو نے راڈنی کے لہجے میں انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف آفس میں نہیں ہیں اور چیف کا سختی سے حکم ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں کسی کو ان کے آفس میں نہ جانے دیا جائے“۔



گارڈ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ چیف اندر نہیں ہیں تو کہاں ہیں“...... کراسکو نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”وہ لارڈ میئر ہاؤس گئے ہیں۔ لارڈ میئر نے انہیں کسی اہم میٹنگ کے لئے بلایا ہے“...... دوسرے گارڈ نے جواب دیا اس کا لہجہ بھی حد درجہ مؤدبانہ تھا۔

”کب گئے ہیں وہ“...... کراسکو نے چونک کر پوچھا۔

”انہیں گئے آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے“...... گارڈ نے جواب دیا۔

”واپسی کے بارے میں بتایا تھا انہوں نے کہ وہ کب تک واپس آئیں گے“...... کراسکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نو سر۔ لارڈ میئر سے اگر ان کی میٹنگ لمبی ہو گئی تو انہیں آنے میں وقت لگ سکتا ہے۔ تب تک آپ اپنے آفس میں تشریف رکھیں۔ جب وہ آئیں گے تو ہم آپ کو مطلع کر دیں گے“...... دوسرے گارڈ نے کہا تو کراسکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسے اس طرف آتے ہوئے ایک راہداری میں ایک کمرے کے دروازے پر ایس ایس پی کی نیم پلیٹ دکھائی دی تھی۔ وہ چونکہ جلد سے جلد کمشنر راڈرک کے پاس پہنچنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اس نیم پلیٹ پر توجہ نہیں دی تھی۔ اب اسے یاد آ رہا تھا کہ اس نیم پلیٹ پر ایس ایس پی راڈنی لکھا ہوا تھا۔ وہ سر جھٹک کر مڑا اور تیز

تیز چلتا ہوا اس راہداری کی جانب بڑھتا چلا گیا جس طرف اس نے راڈنی کا آفس دیکھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ راڈنی کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ راڈنی کا آفس بھی انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ کراسکو میز کی طرف بڑھا اور پھر میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے جیب سے سیل فون نکالا جو اس نے آف کر رکھا تھا۔ سیل فون آن کر کے اس نے تیزی سے سائم کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”سائم سپیکنگ“...... رابطہ ملتے ہی سائم کی آواز سنائی دی۔

”کراسکو بول رہا ہوں“...... کراسکو نے قدرے دھیمی آواز میں کہا۔

”یس باس۔ حکم“...... سائم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جی ایم اس وقت اپنے آفس میں موجود نہیں ہے“...... کراسکو نے کہا۔

”اوہ۔ کہاں گیا ہے وہ“...... سائم نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اسے میئر نے کسی میٹنگ کے لئے بلایا ہے۔ ہوسکتا ہے اسے واپسی میں دیر ہو جائے اس لئے تم بلومر سے کہو کہ وہ انتظار کرے۔ جب تک میری کمشنر سے بات چیت شروع نہیں ہوتی اس وقت تک میں اسے مریکارڈنگ کا کوئی کاشن نہیں دے سکتا“...... کراسکو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اسے بتا دیتا ہوں“...... سائم نے کہا۔



”اس سے یہ بھی کہنا کہ جب تک میری کمشنر سے بات چیت مکمل نہ ہو جائے وہ ریکارڈنگ کو براہ راست براڈ کاسٹ نہ کرے۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں اس ریکارڈنگ کی تھوڑی بہت ایڈٹنگ بھی کرنی پڑے“...... کراسکو نے کہا۔

”میں سمجھ گیا باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں بلومر کو ساری باتیں سمجھا دیتا ہوں“...... سائم نے کہا تو کراسکو نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے رابطہ ختم کر کے سیل فون آف کر دیا۔ آدھے گھنٹے کے بعد اسے ایک اردلی نے آ کر بتایا کہ کمشنر راڈرک واپس آ گیا ہے۔ اس کی واپسی کا سن کر کراسکو کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر اپنا سیل فون جیب سے نکال کر آن کیا اور دوبارہ سائم سے رابطہ کرنے لگا۔

”یس باس“...... رابطہ ملتے ہی سائم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”جی ایم اپنے آفس میں پہنچ گیا ہے۔ میں اسی کے پاس جا رہا ہوں۔ بلومر سے کہو کہ وہ میرے کاشن کے لئے تیار ہو جائے“۔ کراسکو نے کہا۔

”یس باس“...... سائم نے کہا اور کراسکو نے رابطہ ختم کر کے سیل فون آف کیا اور اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے سراپے کا جائزہ لیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کمشنر راڈرک کے آفس کے سامنے تھا۔ اس بار گارڈز نے اسے روکنے کی کوشش نہیں

کی تھی۔ کراسکو اطمینان بھرے انداز میں دروازہ کھول کر اندر داخل
ہو گیا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو دفتری انداز میں سجا ہوا تھا۔
سامنے ایک جہازی سائز کی میز تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی
کرسی رکھی ہوئی تھی جس پر چھریرے مگر انتہائی مضبوط جسم کا مالک
ادھیڑ عمر جس کا سر گنجا تھا بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر اس کے نام کی تختی
رکھی ہوئی تھی اس کے علاوہ میز پر کئی رنگ کے فون سیٹ رکھے
ہوئے تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ کراسکو نے
دروازے کے پاس رک کر راڈنی کی آواز میں اندر آنے کی
اجازت لی اور دروازہ بند کر کے آگے بڑھ آیا۔

"بیٹھو"...... کمشنر راڈرک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے
ہوئے کہا تو کراسکو شکریہ ادا کر کے اس کے سامنے ایک کرسی پر
بیٹھ گیا۔ کمشنر کی تیز نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں
میں نجانے کیسی چمک تھی کہ کراسکو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کمشنر
کی نظریں میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اس کے اصل چہرے کو
دیکھ رہی ہوں۔

"میں نے تم سے کتنی بار کہا ہے نانسنس کہ اس طرح منہ
اٹھائے میرے آفس میں مت آیا کرو"...... کمشنر راڈرک نے
غراتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف کل شام میری آپ سے بات ہوئی تھی تو آپ
نے مجھ سے خود ہی کہا تھا کہ میں صبح کسی بھی وقت آپ سے ملنے آ



سکتا ہوں"...... کراسکو نے کہا۔

"میں نے تمہیں فون کر کے آنے کا کہا تھا۔ نانسنس"...... کمشنر
راڈرک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ سوری چیف میں بھول گیا تھا۔ مجھے آنے سے
پہلے واقعی آپ کو فون کر لینا چاہئے تھا"...... کراسکو نے گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"آئندہ خیال رکھنا"...... کمشنر راڈرک نے اسی طرح انتہائی
سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... کراسکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور تم بغیر وردی کے کیوں آئے ہو"...... کمشنر راڈرک نے
غراتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری چیف۔ مجھے جلد سے جلد آپ کے آفس
میں پہنچنا تھا اس لئے وردی پہننے کا وقت نہیں ملا تھا"...... کراسکو
نے کمشنر راڈرک کی غراہٹ سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کے
دونوں ہاتھ میز کے نیچے تھے۔ اس نے ریسٹ واچ پہن رکھی تھی۔
اس نے غیر محسوس انداز میں ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن باہر کھینچا اور پھر
تھوڑا سا گھما کر اندر کی طرف پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن
پریس کیا ریسٹ واچ کے ڈائل پر سرخ رنگ کا ننھا سا بلب جل
اٹھا۔ سرخ بلب جلنے کے چند سیکنڈ بعد بلب کا رنگ تبدیل ہو کر
یکلخت سبز ہو گیا اور بلب کو سبز ہوتے دیکھ کر کراسکو مطمئن ہو گیا۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ بلومر کو کاشن مل چکا ہے اور اب سبز رنگ کے بلب کے جلنے کا مطلب ہے کہ بلومر نے اس کے ریسٹ واچ سے لنک کر لیا ہے۔ اس کی قمیض کے ایک بٹن میں ایک خفیہ مائیکرو کیمرہ لگا ہوا تھا۔ اس کیمرے کی مدد سے اس کمرے میں ہونے والی کارروائی آسانی سے ریکارڈ کی جا سکتی تھی۔

"اب بتاؤ۔ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں اور کیسے ہلاک کیا ہے اور تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں بلکہ اس سے پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ جب میں نے تمہیں فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہونے کا حکم دیا تھا تو پھر تم باہر کیوں آئے ہو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا تمہیں کیسے علم ہوا"...... کمشنر راڈرک نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے حکم سے اپنی رہائش گاہ میں تھا چیف۔ ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم بلیک ہاک کے چیف کی مجھے کال آئی تھی کہ وہ مجھ سے بگ ڈیل کرنا چاہتا ہے۔ بگ ڈیل کا سن کر میں اس سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا کیونکہ بلیک ہاک تنظیم مجھ سے منشیات کے ساتھ ساتھ اسلحے کی بھی ڈیل کرتی رہتی ہے۔ میں چونکہ بلیک ہاک کے اس نمائندے کو جانتا تھا جو مجھ سے ڈیل کرنے آتا تھا اور میں نے اسے اپنا خصوصی نمبر بھی دے رکھا تھا اس لئے میں نے اس سے ملنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا۔ میں نے اسے سپیشل روم میں



بلا لیا۔ سپیشل روم میں اس کے اور میرے سوا کوئی نہیں تھا۔ اس سے پہلے کہ میری اس سے ڈیل کے سلسلے میں کوئی بات ہوتی اس نے جیب سے کوئی چیز نکال کر میرے منہ پر مار دی جو میری ناک کے پاس پھٹی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو یہ دیکھ کر میں پریشان ہو گیا کہ میں اپنی رہائش گاہ کی بجائے کسی زندان میں موجود ہوں۔ اس زندان میں دیواروں پر ایذا رسانی کے آلات لگے ہوئے تھے اور مجھے ایک راڈز والی کرسی پر جکڑا گیا تھا۔ میں ابھی کمرے کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور دو افراد کمرے میں داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر میں چونک پڑا۔ ان میں سے ایک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران تھا۔ اس نے میک اپ نہیں کر رکھا تھا۔ میں دوسرے آدمی کو بھی پہچانتا تھا وہ عمران کا شاگرد ٹائیگر تھا۔ ان دونوں کو اپنے سامنے دیکھ کر میں حیران رہ گیا تھا۔ ان دونوں نے مجھ سے پوچھ گچھ شروع کی تو پتہ چلا کہ مجھے میری رہائش گاہ سے اغوا کرنے والا ایکریمین بلیک ہاک کا آدمی نہیں بلکہ اس کے میک اپ میں عمران تھا۔ اس نے شاید بلیک ہاک کے بارے میں کہیں سے معلومات حاصل کر لی تھیں اور اسے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ بلیک ہاک کا کون سا آدمی مجھ سے آسانی سے مل کر ڈیل کی بات کر سکتا ہے۔ اب یہ سب اسے کیسے پتہ چلا یہ میں نہیں جانتا لیکن ان دونوں کو اپنے سامنے دیکھ کر میں پریشان ہو گیا اور پھر انہوں نے مجھ سے

آپ کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے میری زبان کھلوانے کے لئے مجھے الیکٹرک شاکس بھی لگائے تھے۔ میں نے ہر طرح کی اذیت برداشت کر لی تھی لیکن زبان نہیں کھولی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ رہائش گاہ سے میرے اغوا ہونے کی خبر چھپی نہیں رہے گی۔ میرے پیر کے ایک جوتے میں ہر وقت ٹریکر مشین آن رہتی تھی جس سے لنک کر کے مجھے میرے آدمی آسانی سے تلاش کر سکتے تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ جیسے ہی میرے آدمیوں کو میرے اغوا ہونے کا علم ہو گا وہ ٹریکر مشین کے ذریعے مجھ تک پہنچ جائیں گے اور پھر یہی ہوا۔ میرے دس ساتھی ٹریکنگ مشین کی مدد سے اس رہائش گاہ میں پہنچ گئے جہاں مجھے ایک تہہ خانے میں قید کیا گیا تھا۔ میرے ساتھیوں نے اس رہائش گاہ کے تمام افراد کو ہلاک کیا اور تہہ خانے کے دروازے کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے تہہ خانے کا دروازہ بم سے اُڑا دیا اور مشین گنیں لے کر تہہ خانے میں آ گئے اور اندر آتے ہی انہوں نے میرے قریب موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے اور اچانک ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کو سوچنے سمجھنے کا کوئی موقع ہی نہیں ملا تھا“...... کراسکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تو کیا تمہیں یقین ہے کہ تہہ خانے میں جن دو افراد کو تمہارے ساتھیوں نے گولیاں مار کر ہلاک کیا تھا وہ عمران اور اس کا



ساتھی ٹائیگر ہی تھا“...... کمشنر راڈرک نے غراتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ مجھ سے پوچھ گچھ کرنے جب وہ میرے سامنے آئے تھے تو اپنی اصلی شکلوں میں تھے“...... کراسکو نے کہا۔

”تمہارا دعویٰ ہے کہ عمران اور ٹائیگر کو تم نے ہلاک کیا ہے لیکن بلیک کچھ اور ہی کہہ رہا ہے“...... کمشنر راڈرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”بلیک کیا کہہ رہا ہے“...... کراسکو نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

”اس کا کہنا ہے کہ اس نے بھی عمران اور اس کے ساتھی ٹائیگر کو ہلاک کر دیا ہے“...... کمشنر راڈرک نے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ دو مختلف جگہوں پر دو عمران اور دو ٹائیگر کیسے ہو سکتے ہیں۔ عمران اور ٹائیگر تو میرے سامنے میرے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے تھے پھر بلیک نے کس عمران اور ٹائیگر کو ہلاک کیا ہے“...... کراسکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے عمران اور ٹائیگر کو ایک کھائی میں ریڈ فائر بم پھینک کر آگ میں زندہ جلا دیا ہے اور ان دونوں کی جلی ہوئی لاشیں اس کے پاس محفوظ ہیں جنہیں وہ مجھے کبھی بھی دکھا سکتا ہے“...... پولیس کمشنر راڈرک نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اگر بلیک نے عمران اور ٹائیگر کو زندہ جلا کر ہلاک کیا ہے تو پھر میرے ہاتھوں ہلاک ہونے والے عمران اور ٹائیگر کون تھے"...... کراسکو نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا جواب تم دو نانسنس۔ مجھے کیا معلوم کہ تم سچ بول رہے ہو یا بلیک"...... کمشنر راڈرک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ کراسکو کوئی جواب دیتا اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایک منٹ خاموش رہو"...... پولیس کمشنر نے کہا تو کراسکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس"...... پولیس کمشنر نے انٹرکام کا بٹن پریس کرتے ہوئے مخصوص انداز میں کہا۔

"مسٹر بلیک آئے ہیں سر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی تو بلیک کا سن کر نہ صرف پولیس کمشنر راڈرک بلکہ کراسکو بھی چونک اٹھا۔

"بلیک۔ کون بلیک"...... پولیس کمشنر راڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا کہنا ہے کہ یہ آپ کے دوست ہیں اور آپ سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں"...... پی اے نے کہا۔

"ایک منٹ میری اس سے بات کراؤ"...... پولیس کمشنر



راڈرک نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مسٹر راڈرک۔ میں بلیک ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک کی طنزیہ آواز سنائی دی تو پولیس کمشنر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کون بلیک۔ میں کسی بلیک کو نہیں جانتا۔ کیوں آئے ہو تم یہاں"...... پولیس کمشنر راڈرک نے انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے آپ نے میری آواز نہیں پہچانی ہے جناب۔ ایک بار مجھ سے مل لیں تو آپ مجھے پہچان بھی لیں گے اور آپ کو یہ بھی یاد آ جائے گا کہ میں کہاں سے آیا ہوں"...... بلیک کی اسی طرح طنز بھری آواز سنائی دی۔

"سوری۔ ابھی میرے پاس تم جیسے فالتو افراد سے ملنے کا وقت نہیں ہے۔ میں اہم میٹنگ میں مصروف ہوں۔ تم میرے پی اے کو اپنا کارڈ دے دو۔ میرے پاس جب وقت ہو گا تو میں تم سے خود رابطہ کر لوں گا"...... پولیس کمشنر نے اسی انداز میں کہا۔

"سوچ لیں کمشنر صاحب۔ میں آپ کے لئے ایک اہم اطلاع لایا ہوں"...... بلیک نے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... پولیس کمشنر راڈرک نے چونک کر کہا۔

"اطلاع گرینڈ ماسٹر کے بارے میں ہے جو ایکریمیا میں ایک بڑی اور باوسائل مجرم تنظیم ہے"...... بلیک نے کہا تو پولیس کمشنر

راڈرک کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"کیا اطلاع ہے اس تنظیم کے بارے میں تمہارے پاس"۔ پولیس کمشنر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ گرینڈ ماسٹر کا سربراہ کون ہے اور وہ کہاں مل سکتا ہے"...... بلیک نے ایک بار پھر طنزیہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا تو پولیس کمشنر راڈرک کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ یکلخت انتہائی کرختگی اور سرد مہری کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کون ہے وہ۔ بتاؤ اور کہاں ہے وہ"...... پولیس کمشنر راڈرک نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا یہ سب میں آپ کے پی اے کے سامنے بتا دوں"۔ بلیک نے ہنستے ہوئے کہا تو پولیس کمشنر نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے اور کراسکو کی طرف دیکھنے لگا جو راڈنی کے میک اپ میں تھا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر تمہارے پاس گرینڈ ماسٹر کے بارے میں مصدقہ اطلاع ہے تو میں تم سے ملنے کا وقت نکال لیتا ہوں۔ فیلر"...... پولیس کمشنر نے پہلے بلیک سے اور پھر اپنے پی اے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... پی اے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے میرے آفس میں پہنچا دو"...... پولیس کمشنر نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

"اس نانسنس کو کیسے معلوم ہوا کہ گرینڈ ماسٹر کون ہے اور اس کا



اس طرح یہاں آنے کا مقصد کیا ہے"...... پولیس کمشنر نے راڈنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید تشویش کے سائے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف"...... کراسکو نے کاندھے اُچکاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر بلیک میرے بارے میں جانتا ہے تو پھر اس کا زیادہ دیر زندہ رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے جلد سے جلد اسے ہلاک کرنا پڑے گا تاکہ یہ بات چھپی رہے اور میں محفوظ رہوں"۔ کمشنر راڈرک نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے ابھی ختم کر دوں"۔ کراسکو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے یہاں آنے دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں کیا جانتا ہے اور مجھے اس سے یہ بھی تو پوچھنا ہے کہ اس نے جن افراد کو زندہ جلایا ہے وہ کون تھے"...... پولیس کمشنر راڈرک نے کہا۔

"تو کیا میں اپنے آفس میں چلا جاؤں"...... کراسکو نے کہا۔

"نہیں کیا ضرورت ہے۔ اگر اسے میرے بارے میں معلوم ہو گیا ہے کہ میں گرینڈ ماسٹر کا چیف ہوں تو پھر وہ تمہارے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا ہو گا کیونکہ گرینڈ ماسٹر کے زیادہ تر کام تم نے اسی سے کرائے ہیں"...... پولیس کمشنر نے کہا تو کراسکو نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور بلیک مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

''ہیلو کمشنر صاحب، ہیلو ایس ایس پی صاحب''...... بلیک نے اندر آتے ہی ان دونوں کو ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

''بیٹھو''...... پولیس کمشنر راڈرک نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو بلیک مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور کراسکو کے ساتھ والی کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان اور سکون کے تاثرات تھے۔

''تو تم بلیک ہو۔ بلیک کلب کے مالک''...... پولیس کمشنر نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''تم تو ایسے پوچھ رہے ہو جیسے مجھے تم نے پہلی بار دیکھا ہو اور مجھے جانتے ہی نہ ہو''...... بلیک نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ یہ کمشنر آفس ہے اور تم اس وقت ڈی سان کے کمشنر کے سامنے بیٹھے ہو۔ میرے سامنے اس انداز میں بات کرو گے تو میں تمہیں شوٹ بھی کر سکتا ہوں سمجھے تم''...... کمشنر راڈرک نے چیختے ہوئے کہا۔

''تو کر دو مجھے شوٹ۔ کس نے روکا ہے تمہیں لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ جیسے ہی میری لاش اس آفس سے باہر نکلے گی اسی وقت پوری دنیا کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ڈی سان کے کمشنر راڈرک کے چہرے کے پیچھے گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کے چیف کا چہرہ چھپا ہوا ہے



تو تمہاری کیا اوقات رہ جائے گی''...... بلیک نے کہا تو کمشنر راڈرک اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کی کرسی پر بجلی کی تیز رو دوڑ گئی ہو۔ کراسکو بھی بلیک کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ کون سا گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ اور کیسا چیف''...... کمشنر راڈرک نے اسی طرح چیختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرے پاس تمہارے بارے میں تمام ثبوت موجود ہیں کمشنر راڈرک کہ تم ہی گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کے چیف ہو۔ اگر میں وہ ثبوت دنیا کے سامنے لے آیا تو تم بھیگی بلی بن جاؤ گے۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے تمام ثبوت اپنے ایک آدمی کے سپرد کر دیئے ہیں تا کہ اگر میں ایک گھنٹے تک واپس نہ آؤں تو وہ تمام ثبوت پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے حوالے کر دے۔ اب اگر تم یہ گھنٹہ اسی طرح غصے اور چیختے ہوئے انداز میں ضائع کر دینا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی۔ چاہو تو مجھے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ بعد کی ذمہ داری تمہاری اپنی ہو گی''...... بلیک نے کہا تو کمشنر راڈرک اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''کیا ثبوت ہیں تمہارے پاس کہ میں ہی گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا چیف ہوں۔ بولو''...... کمشنر راڈرک نے غرا کر کہا۔

''میں جانتا تھا کہ تم بغیر ثبوت کے میری کسی بات پر یقین نہیں کرو گے۔ اس لئے میں ایک ثبوت تو تمہیں ابھی دے سکتا

ہوں''...... بلیک نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور اس میں سے ایک ویڈیو کلپ نکال کر اسے پلے کر کے سیل فون راڈرک کی طرف بڑھا دیا۔ راڈرک نے اس سے سیل فون لیا اور کلپ دیکھنے لگا۔ کلپ میں کمشنر راڈرک ایکریمیا اور یورپ کی چند بڑی مجرم تنظیموں کے سربراہوں سے میٹنگ کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور وہ سب ایک دوسرے سے منشیات اور اسلحے کے ساتھ ساتھ انسانی اسمگلنگ کی ڈیلنگ کر رہے تھے۔

''اس منظر میں تمہارا اصلی چہرہ دکھائی دے رہا ہے کمشنر راڈرک حالانکہ تم نے مجرموں کی اس میٹنگ میں میک اپ کر رکھا تھا اور تمہیں کمشنر راڈرک کے طور پر کوئی نہیں جانتا تھا۔ تمہاری طرح اس میٹنگ میں آئے ہوئے تمام مجرم تنظیموں کے سربراہ بھی میک اپ میں ہی تھے لیکن جس ویڈیو کیمرے سے اس میٹنگ کی ریکارڈنگ کی گئی ہے اس کیمرے کے لینز خصوصی طور پر میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصلی چہروں کی تصویریں لینے کے لئے بنائے گئے تھے اس لئے اس منظر میں تم سمیت تمام مجرم تنظیموں کے سربراہوں کے اصلی چہرے نظر آ رہے ہیں۔ ایسے بہت سے کلپس میرے پاس ہیں اور ان میں سے ایک کلپ ایسا بھی ہے جس میں راڈنی کا اصلی چہرہ بھی موجود ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ گرینڈ ماسٹر کا کام کرنے کے لئے راڈنی کس میک اپ میں ہوتا ہے اور ایس ایس پی راڈنی کا



اصلی چہرہ کون سا ہے''...... بلیک نے کہا تو کمشنر راڈرک اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''کہاں سے حاصل کیا ہے تم نے یہ کلپ''...... کمشنر راڈرک نے غرا کر کہا۔

''یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے جو بتایا نہیں جا سکتا''...... بلیک نے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ بزنس سیکرٹ۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہ کلپ مجھے کیوں دکھا رہے ہو کیا اس کلپ کو دکھا کر تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو''...... کمشنر راڈرک نے غراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں گرینڈ ماسٹر جو ڈی سان کا کمشنر بھی ہے کو بھلا بلیک میل کیسے کر سکتا ہوں۔ میں نے تو تمہیں یہ کلپ دوستی کے جذبے اور خیر سگالی کے طور پر دکھایا ہے''...... بلیک نے کہا۔

''دوستی کا جذبہ، خیر سگالی۔ کیا مطلب''...... کمشنر راڈرک نے چونکتے ہوئے کہا۔

''گرینڈ ماسٹر کے بڑے بڑے اور اہم کام مجھ سے لئے جاتے ہیں اور ہر کام کے عیوض گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کی جانب سے میرے اکاؤنٹ میں خطیر رقم جمع کرا دی جاتی ہے۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ میرے ذریعے پاکیشیا سے ایک فارمولا حاصل کرایا گیا جو ایک ڈائری کی شکل میں تھا۔ اس ڈائری کے حصول کے لئے مجھے خطیر رقم خرچ کرنی پڑی تھی اور جب میرے ساتھیوں نے

فارمولے والی ڈائری لا کر مجھے دی تو میں نے وہ ڈائری اسی طرح تمہارے آدمی راڈنی کے ذریعے تم تک پہنچا دی لیکن بعد میں راڈنی نے کہا کہ وہ ڈائری اصلی نہیں ہے۔ اس ڈائری میں سلاسکا فارمولا نہیں ہے اور چونکہ گرینڈ ماسٹر کو سلاسکا فارمولا نہیں ملا ہے اس لئے اس سلسلے میں جو معاوضہ دیا گیا تھا وہ واپس کر دیا جائے۔ میں نے راڈنی کی بات مان لی اور گرینڈ ماسٹر سے سلاسکا کے لئے جو معاوضہ لیا تھا وہ واپس گرینڈ ماسٹر کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیا۔ اس کے بعد گرینڈ ماسٹر نے خود مجھے کال کی اور میرے ذریعے پاکیشیا کے دو خطرناک ترین انسانوں کو آف کرانے کا معاہدہ کیا۔ گرینڈ ماسٹر نے آدھا معاوضہ پیشگی دیا اور آدھا کام ہو جانے کے بعد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے گرینڈ ماسٹر کا کام کر دیا۔ عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر کو میں نے زندہ جلا کر ہلاک کر دیا جن کی جلی ہوئی لاشیں اب بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ اس بات کی اطلاع میں نے گرینڈ ماسٹر کو دے دی تھی لیکن گرینڈ ماسٹر نے وعدے کے مطابق ابھی تک میرے اکاؤنٹ میں باقی رقم نہیں پہنچائی ہے۔ اپنا حق حاصل کرنے کے لئے میں نے گرینڈ ماسٹر سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن گرینڈ ماسٹر میری کال رسیو ہی نہیں کر رہا تھا اس لئے مجھے خود چل کر گرینڈ ماسٹر کے سامنے آنا پڑا۔ گرینڈ ماسٹر چونکہ ڈی سان کا کمشنر راڈرک ہے اس لئے وہ بھلا یہ کیسے مان سکتا تھا کہ وہی گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا چیف ہے



اس لئے اس کا اصلی چہرہ دکھانے کے لئے مجھے یہ کلپ خصوصی طور پر تمہیں دکھانا پڑا ہے۔ میری تم سے کوئی رنجش نہیں ہے اور نہ ہی میرا ایسا کوئی ارادہ ہے کہ میں کسی کے سامنے تمہاری اصلیت ظاہر کروں۔ میں تو بس تم سے اپنا معاوضہ وصول کرنے کے آیا ہوں۔ تم مجھے میرا معاوضہ دے دو تو میں یہاں سے خاموشی کے ساتھ چلا جاؤں گا اور بھول جاؤں گا کہ میں کبھی کسی کمشنر یا گرینڈ ماسٹر سے ملا تھا''...... بلیک نے کہا۔

''جن دو افراد کو تم نے زندہ جلا کر ہلاک کیا ہے ان کے بارے گرینڈ ماسٹر کو یقین نہیں ہے کہ وہ علی عمران اور اس کا شاگرد ٹائیگر تھے۔ اسی لئے گرینڈ ماسٹر نے تمہارا باقی معاوضہ ادا کرنے سے روکا ہوا تھا''...... کمشنر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا کہا۔ میرے ہاتھوں ہلاک ہونے والے افراد عمران اور ٹائیگر نہیں تھے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... بلیک نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ عمران اور ٹائیگر کو تم نے نہیں میرے آدمی راڈنی نے ہلاک کیا ہے۔ پوچھ لو اس سے''...... کمشنر راڈرک نے سرد لہجے میں کہا تو بلیک چونک کر ساتھ بیٹھے ہوئے کراسکو کی طرف دیکھنے لگا۔

''چیف ٹھیک کہہ رہے ہیں بلیک۔ عمران اور ٹائیگر کو میں نے ہلاک کیا ہے تم نے نہیں''...... کراسکو نے انتہائی غراہٹ بھرے

لہجے میں کہا۔

''ایسا کیسے ممکن ہے۔ میرے پاس اس بات کے بھی ثبوت موجود ہیں کہ میں اور میرے ساتھی جن افراد کے پیچھے لگے ہوئے تھے وہ عمران اور اس کا ساتھی ٹائیگر ہی تھا جن پر ہم نے متعدد حملے کرائے تھے۔ آخر کار میں نے اور میرے ساتھیوں نے انہیں کراچی کی پہاڑیوں میں ٹریس کر لیا تھا اور پھر ہم نے ان دونوں کو وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا۔ میں بتا چکا ہوں کہ ان دونوں کی جلی ہوئی لاشیں میرے پاس اب بھی محفوظ ہیں''...... بلیک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس چونکہ ان دونوں کی جلی ہوئی لاشیں ہیں جنہیں دیکھ کر یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ علی عمران اور ٹائیگر کی لاشیں ہیں جبکہ میرے پاس ان دونوں کی ایسی لاشیں ہیں جنہیں دیکھ کر تمہیں بھی یقین آ جائے گا کہ وہ علی عمران اور ٹائیگر کی ہی لاشیں ہیں''۔ کراسکو نے کرخت لہجے میں کہا تو بلیک کے چہرہ پر حد درجہ حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران اور ٹائیگر ایک ساتھ دو جگہ کیسے موجود ہو سکتے ہیں اور ان کی ڈبل لاشیں۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے''...... بلیک نے سر جھٹکتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارے پاس جو لاشیں ہیں کیا تم نے انہیں چیک کرایا ہے کہ وہ واقعی عمران اور ٹائیگر کی ہی لاشیں ہیں''...... کمشنر راڈرک



نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مجھے بھلا چیکنگ کرانے کی کیا ضرورت تھی''۔ بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم کیسے ثابت کرو گے کہ تم نے جن افراد کو ہلاک کیا ہے وہی عمران اور ٹائیگر ہیں''...... کراسکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جلی ہوئی لاشوں کی چیکنگ کرانا ناممکن ہے البتہ اگر ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کئے جائیں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ مرنے والے افراد کون تھے''...... کمشنر راڈرک نے کہا۔

''یہ کام مجھ سے بہتر تم کر سکتے ہو۔ تم مجھ سے ان دونوں کی لاشوں کے نمونے لے لو اور خود ہی ان کا ڈی این اے ٹیسٹ کرا لو پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میں نے جن افراد کو ہلاک کیا تھا وہ علی عمران اور ٹائیگر تھے یا جنہیں تمہارے ساتھی راڈنی نے ہلاک کیا ہے وہ اصلی تھے''...... بلیک نے کہا۔

''راڈنی''...... کمشنر راڈرک نے کہا۔

''یس چیف''...... کراسکو نے راڈنی کے انداز میں مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم بلیک کے ساتھ جاؤ اور اس کے پاس جن افراد کی لاشیں ہیں ان کے نمونے لے کر فرانزک لیبارٹری سے ڈی این اے ٹیسٹ کراؤ اور تم نے جن افراد کو ہلاک کیا ہے ان کے بھی نمونے اپنے ساتھ لے جانا اور ان کے بھی ٹیسٹ کرا لینا۔ ہو سکتا کہ تم نے

بھی جن افراد کو عمران اور ٹائیگر سمجھ کر ہلاک کیا ہو وہ بھی کوئی اور ہوں''...... کمشنر راڈرک نے کہا۔

''یس چیف''...... کراسکو نے کہا۔

''اور بلیک تم اب جاؤ یہاں سے۔ ڈی این اے ٹیسٹ ہونے کے بعد ہی سچ اور جھوٹ کا پتہ چلے گا۔ اگر ٹیسٹ سے یہ ثابت ہو گیا کہ تم نے جن افراد کو ہلاک کیا ہے وہی عمران اور ٹائیگر ہیں تو پھر تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے گا۔ اس کے لئے تمہیں دوبارہ میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں پڑے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں تمہیں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم نے اپنے پاس میرے خلاف جو اسٹف اکٹھا کر رکھا ہے اسے جلد سے جلد میرے حوالے کر دو۔ اس کے بدلے میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ ادا کرنے کو تیار ہوں اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم گرینڈ ماسٹر کو جانتے ہو۔ گرینڈ ماسٹر اپنے انجام کی پرواہ کئے بغیر تمہیں اور تمہارے سارے گروپ کو نیست و نابود کر دے گا۔ مجھے بے نقاب کرنے کا تصور بھی تم اپنے دماغ سے نکال دو کیونکہ ڈی سان پر میری حکومت ہے۔ میری اجازت کے بغیر ڈی سان میں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ تم اسے میری فرسٹ اور لاسٹ وارننگ سمجھو اور اگر تم نے میری بات مان لی تو اس کا تمہیں فائدہ ہو گا ورنہ تمہارے ساتھ اور تمہارے گروپ کے ساتھ کیا ہو گا اس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے''...... کمشنر راڈرک نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی کرخت اور



سخت لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ جس شہر کا کمشنر اور گرینڈ ماسٹر سینڈیکیٹ کا سربراہ ایک ہی ہو اس شہر میں مجھ جیسے مجرموں کی بھلا کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ میرے پاس تمہارے خلاف جتنے بھی ثبوت ہیں وہ میں بغیر کسی معاوضے کے تمہارے حوالے کر دوں گا اور میں یہ بات یکسر بھول جاؤں گا کہ تم ہی گرینڈ ماسٹر ہو البتہ مجھے تم سے یہ امید ضرور ہے کہ تم کمشنر کی حیثیت سے میری اور میرے گروپ کی حفاظت کرو گے اور گرینڈ ماسٹر کی حیثیت سے اپنے تمام کام مجھ سے ہی لیتے رہو گے۔ ہم دونوں ایسے ہی کام کریں گے جیسے پہلے کرتے آئے ہیں''...... بلیک نے کہا۔

''مجھے منظور ہے۔ لیکن اس بات کا مجھے یقین دلانا ہو گا کہ تمہارے پاس میرے خلاف کوئی اسٹف موجود نہیں ہے''۔ کمشنر راڈرک نے کہا۔

''اور میں تم سے اس بات کی گارنٹی لوں گا کہ تمام اسٹف حاصل کرنے یا تلف ہونے کے بعد تم میرے خلاف اور میرے گروپ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرو گے نہ کمشنر کی حیثیت سے اور نہ ہی گرینڈ ماسٹر کے طور پر''...... بلیک نے کہا۔

''ڈن۔ مجھے تمہاری اس بات پر اتفاق ہے اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جائے گی بلکہ اگر تم چاہو تو تمہارے گروپ کو

میں گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ میں ضم کر کے اسے الگ درجہ دے سکتا ہوں۔ ہم مل کر کام کریں گے تو اس میں ہم دونوں کا فائدہ ہے“۔ کمشنر راڈرک نے کہا۔

”اس کے بارے میں تمہیں میں سوچ کر بتاؤں گا“...... بلیک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ہی دانشمندی ہے“...... کمشنر راڈرک نے پہلی بار ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بلیک ہر کام سوچ سمجھ کر ہی کرتا ہے“...... بلیک نے بھی مسکرا کر کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”اب میں چلتا ہوں۔ اگر تم راڈنی کو ابھی میرے ساتھ بھیج دو تو میں اسے جلی ہوئی لاشوں کے نمونے دے دیتا ہوں تاکہ یہ معاملہ جلد سے جلد حل ہو جائے“...... بلیک نے کہا۔

”تم جاؤ۔ میں اسے تھوڑی دیر تک تمہارے پاس بھیج دوں گا“...... کمشنر راڈرک نے کہا تو بلیک نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

”یہ تو بہت غلط ہوا ہے چیف جو اسے آپ کی اصلیت کا پتہ چل گیا ہے“...... بلیک کے جانے کے بعد کراسکو نے جان بوجھ کر پریشانی کے عالم میں کمشنر راڈرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اسے جو غلط فہمی ہے اسے اسی میں مبتلا رہنے دو“...... کمشنر



راڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر کراسکو بری طرح سے چونک پڑا۔

”غلط فہمی۔ کیا مطلب چیف۔ میں کچھ سمجھا نہیں“...... کراسکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ مجھے گرینڈ ماسٹر سمجھ رہا ہے جبکہ تم جانتے ہو کہ میں اور تم گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ سے منسلک ضرور ہیں لیکن اصلی گرینڈ ماسٹر کون ہے اور اس کی پہچان کیا ہے یہ نہ تمہیں معلوم ہے اور نہ مجھے۔ ہم صرف اس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ گرینڈ ماسٹر ڈائریکٹ مجھ سے بات کرتا ہے اور گرینڈ ماسٹر کے طور پر اس کے احکامات پر عمل کرانے کے لئے میں تمہیں آگے رکھتا ہوں۔ ہمارا ٹرائی اینگل کا سیٹ اپ ہے جس میں ہم دونوں ہی نمایاں ہیں“...... کمشنر راڈرک نے کہا تو کراسکو دل ہی دل میں کھول کر رہ گیا۔ وہ اس بات سے مسرور تھا کہ اس نے گرینڈ ماسٹر کا پتہ چلا لیا ہے اور وہ اس کے خلاف کارروائی کرے گا اور اسے بے نقاب کرے گا اور اس سے ڈبل ون فارمولا حاصل کرے گا لیکن یہاں تو بات ہی الٹ ہو گئی تھی۔ وہ جسے گرینڈ ماسٹر سمجھ رہا تھا وہ اس کا ڈمی تھا اور اصل گرینڈ ماسٹر کون تھا اس کے بارے میں وہ بھی نہیں جانتا تھا۔

”میں گرینڈ ماسٹر تک بلیک کی بات پہنچا دوں گا۔ اس کا کیا کرنا ہے یہ گرینڈ ماسٹر خود طے کر لے گا“...... کمشنر راڈرک نے کہا۔

”یس چیف۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ گرینڈ ماسٹر کو کال کر کے
خود ہی یہ ساری باتیں بتا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ بلیک بعد میں ہمار۔
لئے سر درد بن جائے“...... کراسکو نے کچھ سوچ کر کہا۔

”میں گرینڈ ماسٹر کو کیسے کال کر سکتا ہوں نانسنس۔ جب تک
خود مجھ سے رابطہ نہیں کرے گا اس وقت تک میں بھی اس سے کو
بات نہیں کر سکتا“...... کمشنر راڈرک نے کہا تو کراسکو نے بے اختی
ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے یہ سوچ کر بات کی تھی کہ کمشنر راڈرا
سے اگر اسے گرینڈ ماسٹر کا نمبر مل جائے تو وہ اس کے ذریعے اس
پتہ کرا سکتا ہے لیکن کمشنر راڈرک کو یہ اختیار بھی نہیں تھا کہ وہ گر
ماسٹر کو خود کال کر سکتا ہو۔

”اور ہاں۔ میں تمہیں ایک بات بتانا بھول گیا ہوں۔ اس با
نے مجھے انتہائی پریشان کر رکھا ہے“...... کمشنر راڈرک نے کہا۔

”کس بات نے پریشان کر رکھا ہے چیف آپ کو۔ مجھے بتا
شاید میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں“...... کراسکو نے کہا۔

”فیلے اور فیلیا پاکیشیا سے سلاسکا فارمولے کی جو مائیکرو فلم لا
تھے اس مائیکرو فلم میں سلاسکا فارمولا مکمل نہیں ہے“...... کمن
راڈرک نے کہا تو کراسکو چونک کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

”مائیکرو فلم میں فارمولا مکمل نہیں ہے۔ میں کچھ سمجھا نہ
چیف“...... کراسکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مائیکرو فلم کی میموری کم تھی اس لئے ڈاکٹر اسرار عالم کی



نے فارمولا دو مائیکرو فلموں میں ریکارڈ کیا تھا۔ فیلیا اور فیلے نے
پاکیشیا سے سیکرٹری خارجہ کے گھر سے جو پیکٹ حاصل کیا تھا اس
میں ایک ہی مائیکرو فلم موجود تھی جس میں ادھورا فارمولا ہے جبکہ
باقی فارمولے کی دوسری فلم نہیں تھی۔ میرا خیال تھا کہ دوسری فلم فیلیا
اور فیلے کے پاس ہو گی جنہیں میں نے گرینڈ ماسٹر کے حکم سے
ہلاک کر دیا تھا۔ ان دونوں کی لاشیں چونکہ تہہ خانے میں پڑی ہوئی
تھیں اس لئے میں نے تہہ خانے میں ڈالم کو بھیجا تھا تاکہ وہ فیلے
اور فیلیا کی تلاشی لے۔ وہ ان دونوں کا سارا سامان نکال کر لے آیا
تھا لیکن اس سامان میں دوسری مائیکرو فلم موجود نہیں تھی تو میں نے
ڈالم کو فیلے اور فیلیا کے فلیٹ میں بھیج دیا۔ ڈالم نے فلیٹ کو بھی مکمل
طور پر کھنگال لیا ہے لیکن مائیکرو فلم وہاں بھی موجود نہیں ہے۔ ڈاکٹر
اسرار عالم کی بیٹی بھی ہلاک ہو چکی ہے۔ اب سمجھ میں نہیں آ رہا ہے
کہ اگر اس لڑکی نے سلاسکا فارمولے کی دو فلمیں بنائی تھیں تو پھر
دوسری فلم کہاں ہے۔ اس نے سیکرٹری خارجہ کو ادھورا فارمولا کیوں
بھیجا تھا“...... کمشنر راڈرک نے کہا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے مائیکرو فلم میں ادھورا فارمولا ہے“۔
کراسکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے فلم تمہارے ہاتھ ڈاکٹر راسٹن کو بھجوائی تھی تاکہ وہ اس
فلم کو چیک کر سکے کہ اس میں موجود فارمولا ہے بھی یا نہیں۔ اس
نے چیک کرنے کے بعد مجھے بتایا ہے کہ فارمولا مکمل نہیں ہے۔

گرینڈ ماسٹر کو میں نے ساری صورتحال بتا دی ہے۔ اس نے مجھ سے ادھورے فارمولے والی مائیکروفلم منگوا لی ہے لیکن ساتھ ہی اس نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ میں سلاسکا فارمولے کی دوسری مائیکروفلم بھی حاصل کروں۔ اب میرے لئے مسئلہ بنا ہوا ہے کہ میں سلاسکا فارمولے کی دوسری فلم کہاں تلاش کروں‘‘...... کمشنر راڈرک نے کہا تو کراسکو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ یہاں جس مقصد کے لئے آیا تھا وہ مقصد اب اسے پورا ہوتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا کیونکہ کمشنر راڈرک کے پاس جو مائیکروفلم تھی وہ گرینڈ ماسٹر تک پہنچائی جا چکی تھی اور کراسکو کے لئے یہ بات بھی حیران کن تھی کہ پاکیشیا سے حاصل کی ہوئی مائیکروفلم میں بھی فارمولا پورا نہیں تھا۔ فارمولا دو مائیکروفلموں میں ریکارڈ کیا گیا تھا۔ جس میں سے ایک فلم کے بارے میں کمشنر راڈرک بھی نہیں جانتا تھا۔ کراسکو نے گرینڈ ماسٹر کی یہ تمام باتیں ریکارڈنگ کر کے اسے بے نقاب کرنے کی جو پلاننگ کی تھی وہ اسے فلاپ ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں مایوسی اور تشویش کے سائے لہرانے شروع ہو گئے تھے۔

کمشنر راڈرک اس سے جو باتیں کر رہا تھا وہ کراسکو سن تو رہا تھا لیکن اس کا ذہن گرینڈ ماسٹر کی پراسراریت میں الجھ کر رہ گیا تھا جس کا ڈمی تو اس کے سامنے تھا لیکن اصل گرینڈ ماسٹر بدستور پردے کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔



عمران، ہارجر کے کھائی میں اترنے کی آواز سن کر بے چین سا ہو گیا۔ ہارجر اگر نیچے آ جاتا تو ٹارچ کی مدد سے وہ انہیں آسانی سے چیک کر سکتا تھا۔ عمران سوچ رہا تھا کہ کیا کرے کہ اچانک ہارجر جو کھائی کے پتھروں پر ہاتھ پیر ٹکاتا ہوا نیچے اتر رہا تھا اور اس نے ٹارچ اپنے منہ میں دبا رکھی تھی۔ ایک پتھر پر پاؤں پڑتے ہی اسے جھٹکا لگا اور وہ نیچے گرتے گرتے بچا۔ اس نے خود کو تو نیچے گرنے سے بچا لیا تھا لیکن اس جھٹکے سے اس کے منہ میں دبی ہوئی ٹارچ نکل گئی تھی جو نیچے کھائی میں گری اور بجھ گئی۔ ٹارچ کھائی میں گر کر بجھتے دیکھ کر عمران کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔ وہ فوراً چٹان کے نیچے سے کھسکتا ہوا باہر آ گیا۔ ٹارچ منہ سے نیچے گرتے دیکھ کر ہارجر درمیان میں ہی رک گیا تھا۔

’’کیا ہوا۔ یہ ٹارچ کیوں بجھ گئی ہے‘‘...... کھائی کے کنارے پر جھکے ہوئے اس کے ساتھی کروسن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''پتھر پر میرا پیر پھسل گیا تھا، جھٹکا لگا تو میرے منہ سے ٹارچ نکل گئی۔ تم فکر نہ کرو۔ میں نیچے جا کر اسے اٹھا لوں گا''...... ہارجر نے کہا۔

''دھیان رکھنا ۔ اس کھائی میں سانپ اور بچھو بھی ہو سکتے ہیں''...... کروسن نے نہایت تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''میری سکن ہارڈ ہے۔ مجھ پر کسی سانپ، بچھو کے کاٹنے کا کوئی اثر نہیں ہوتا''...... ہارجر نے ہنس کر کہا۔ عمران اور ٹائیگر خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ عمران کافی حد تک چٹان کے نیچے سے نکل کر باہر آ گیا تھا۔ اس نے چٹان کے نیچے سے سر نکالا ہوا تھا۔ اسے اندھیرا ہونے کے باوجود کھائی میں اترنے والا ہارجر اور کھائی کے اوپر کنارے پر موجود کروسن بھی دکھائی دے رہا تھا جو جھک کر نیچے جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب ہارجر کافی نیچے آ گیا تو عمران انتہائی احتیاط سے چٹان کے نیچے سے نکلا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ کھائی کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہارجر جیسے ہی نیچے آیا عمران اس پر کسی تیز رفتار چیتے کی طرح جھپٹا اور اس نے ایک ہاتھ ہارجر کے منہ پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر ڈال دیا۔ اس سے پہلے کہ ہارجر کچھ کرتا عمران کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور کڑک کی آواز کے ساتھ ہارجر کی گردن کی ہڈی ٹوٹتی چلی گئی۔ ہارجر، عمران کے ہاتھوں میں ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت



ہوتا چلا گیا۔

''کیا ہوا۔ یہ کیسی آواز تھی......اوپر سے کروس نے پوچھا۔

''کچھ نہیں میں نے نیچے چھلانگ لگائی ہے...... عمران نے ہارجر کی آواز میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے ہارجر کی لاش زمین پر لٹا دی۔ ہارجر کی لاش زمین پر لٹانے کے بعد عمران زمین پر ہاتھ مارنے لگا۔ جب وہ ٹائیگر کے ساتھ کھائی میں اترا تھا تو اسے کھائی میں جگہ جگہ چھوٹے بڑے پتھر پڑے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔ عمران نے زمین پر ہاتھ مار کر ایک وزنی پتھر اٹھایا اور اسے اپنے ہاتھ میں تولتا ہوا اوپر کھائی پر جھکے ہوئے کروسن کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اچانک اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے پتھر نکل کر گولی کی سی رفتار سے اڑتا ہوا ٹھیک کھائی کے کنارے پر جھک کر کھڑے کروسن کے سر سے ٹکرایا۔ کروسن کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ لہراتا ہوا کھائی میں گرتا چلا گیا۔ اسے نیچے گرتے دیکھ کر عمران فوراً آگے بڑھا اور اس نے نیچے گرتے ہوئے کروسن کو دونوں ہاتھوں میں سنبھال لیا۔ عمران نے چونکہ پتھر پوری قوت سے اس کے سر پر مارا تھا اس لئے کروسن کے منہ چیخ ضرور نکلی تھی لیکن چیخ اتنی کم تھی کہ کھائی کے اندر موجود عمران نے بھی اس کے منہ سے نکلنے والے چیخ نہیں سنی تھی۔ کروسن سر پر لگنے والے پتھر سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے جب اسے اپنے ہاتھوں میں ساکت محسوس کیا تو اس نے کروسن کو بھی زمین پر لٹا

دیا۔ اب وہ ایک بار پھر سر اٹھا کر اوپر دیکھ رہا تھا۔ اس نے جس انداز میں کروسن کو پتھر مار کر گرایا تھا اگر اس کے آس پاس کوئی اور آدمی موجود ہوتا تو وہ کروسن کو اس طرح کھائی میں گرتے دیکھ کر یقیناً چونک پڑتا اور فوراً کھائی کے کنارے پر آ جاتا لیکن خیریت گزری تھی۔ شاید اس طرف اور کوئی موجود نہیں تھا کیونکہ کروسن کے چیخنے اور الٹ کر کھائی میں گرنے کے باوجود نہ تو کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دی تھیں اور نہ ہی کسی نے کھائی میں جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی تھی۔

”ٹائیگر...... عمران نے آہستہ آواز میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس...... ٹائیگر نے کہا جو عمران کو کھائی میں اترنے والے ہارجر کو قابو کرتے دیکھ کر چٹان کے نیچے سے نکل آیا تھا۔

”ہمیں اب ان کے لباس اتار کر پہننے ہیں۔ تم اوپر جا کر نظر رکھو تب تک میں کسی ایک کا لباس پہن لیتا ہوں۔ اس کے بعد تم نیچے آ کر دوسرے کا لباس پہن لینا...... عمران نے کہا۔

”یس باس...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے دیوار پکڑتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر کو اوپر جاتے دیکھ کر عمران نے ایک آدمی کا لباس اتار کر پہنا اور پھر اس نے زمین پر ہاتھ مار کر ہارجر کی گری ہوئی ٹارچ تلاش کی اور اسے آن کر کے اس آدمی کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا جس کا اس نے لباس پہنا تھا۔ ہارجر



کا چہرہ بغور دیکھنے کے بعد اس نے ٹارچ آف کر کے جیب میں ڈالی اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے منہ پر چلنے لگے۔ اس نے چہرے پر ماسک میک اپ کر رکھا تھا جسے تھپتھپاتے ہوئے وہ خدوخال بدل سکتا تھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اس کا چہرہ ٹھیک ہارجر کے چہرے جیسا بن گیا ہے تو وہ تیزی سے دیوار پر چڑھنا شروع ہو گیا۔

”اب تم نیچے جا کر دوسرے آدمی کا لباس بدلو اور ماسک کو ایڈجسٹ کر کے اپنا چہرہ بھی اس جیسا بنا لو...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے ٹارچ نکال کر ٹائیگر کو دے دی۔ ٹائیگر ٹارچ لے کر نیچے اترا اور اس نے دوسرے آدمی کا لباس اتار کر پہننا شروع کر دیا۔

عمران کھائی سے سر نکالے چاروں طرف دیکھ رہا تھا جہاں مسلح افراد ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے تھے۔ کچھ سوچ کر عمران کھائی سے نکل کر باہر آ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹائیگر بھی کروسن کا لباس پہن کر اور ماسک ایڈجسٹ کر کے باہر آ گیا۔ باہر آتے ہوئے وہ ہارجر اور کروسن کی مشین گنیں بھی ساتھ لے آیا تھا۔

”یہ تم نے اچھا کیا ہے۔ اب ہم ان افراد کے ساتھ ہی یہاں سے جائیں گے...... عمران نے ٹائیگر سے ایک مشین گن لیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دونوں اس پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں بلیک اور اس کا ساتھی جیگر موجود تھے۔ وہاں موجود افراد کی

زبانی ہی اسے بلیک اور جیگر کا معلوم ہوا تھا۔ عمران اور ٹائیگر ان کے ساتھیوں میں شامل ہو گئے تھے۔ کچھ دیر کے بعد عمران نے جب سنا کہ بلیک نے کھائیوں میں ریڈ فائر بم پھینکنے کا حکم دیا ہے تو عمران کے چہرے پر سکون آ گیا کہ وہ بروقت کھائی سے باہر آ گئے تھے اگر وہ اسی طرح کھائی میں پڑے رہتے تو واقعی ریڈ فائر بموں سے کھائیوں میں آگ بھڑک اٹھتی جس میں وہ یقینی طور پر جل کر بھسم ہو جاتے۔ چونکہ ان دونوں کے جسموں پر کاسوب کا رس لگا ہوا تھا اس لئے وہاں موجود کتے ان کے قریب نہیں آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ماحول تیز دھماکوں سے گونج اٹھا۔ بلیک اور جیگر کے ساتھی کھائیوں اور گڑھوں میں ریڈ فائر بم پھینک رہے تھے جن سے وہاں تیز اور خوفناک آگ بھڑک اٹھی تھی اور آگ کے شعلے گہری کھائیوں سے بھی باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

آدھے گھنٹے کے بعد چند افراد کو اس کھائی سے دو جلی ہوئی لاشیں مل گئیں جس میں عمران اور ٹائیگر چھپے ہوئے تھے۔ کھائی میں ملنے والی دونوں لاشیں ہارجر اور کروسن کی تھیں جنہیں عمران نے ہلاک کر کے وہیں پھینک دیا تھا۔ چونکہ لاشیں بری طرح سے جل کر مسخ ہو چکی تھیں اس لئے بلیک، جیگر اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھی ٹائیگر کی ہی تھیں۔ بلیک کے حکم سے لاشوں کو کھائی سے نکالا گیا اور پھر بلیک نے ٹرانسمیٹر کال کر کے ہیلی کاپٹر کے پائلٹوں کو ہیلی کاپٹر نیچے لانے کا



حکم دیا۔ عمران اور ٹائیگر بلیک اور جیگر کے زیادہ سے زیادہ نزدیک رہنے کی کوشش کر رہے تھے تاکہ انہیں بلیک اور جیگر کے آئندہ اقدامات کا آسانی سے علم ہو سکے۔

بلیک کے حکم سے جیگر نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر جلی ہوئی لاشوں کو ایک ہیلی کاپٹر میں رکھوا دیا تھا اور بلیک نے اپنے ان ساتھیوں کو واپس ہیلی کاپٹر میں جانے کا کہا تھا جنہیں وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ ہارجر اور کروسن بھی شاید بلیک کے ساتھ ہی آئے تھے کیونکہ عمران اور ٹائیگر بلیک کا حکم سن کر ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھے تو انہیں کسی نے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں عمران اور ٹائیگر ایک ہیلی کاپٹر میں تھے اور پھر دوسرے ہیلی کاپٹر میں بلیک سوار ہوا اور دونوں ہیلی کاپٹر تیزی سے ہوا میں بلند ہوتے چلے گئے۔

جیگر اپنے ساتھیوں اور بلیک کے ساتھ آئے ہوئے بلیگر کتوں کو جیپوں میں اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔

عمران اب خاصا مطمئن تھا۔ اس نے بلیک کے خطرناک کتوں کو ڈاج دے دیا تھا اور اسے اس ویران اور سنسان علاقے سے نکلنے کا ذریعہ بھی مل گیا تھا۔ یہ تو اتفاق تھا یا قدرت کی طرف سے غیبی امداد کہ ہارجر اور کروسن اس کھائی کو چیک کرنے کے لئے آ گئے تھے۔ جس میں عمران اور ٹائیگر چھپے ہوئے تھے۔

بلیک کے ساتھ آنے والے افراد خاموش تھے وہ شاید زیادہ بولنا

پسند نہیں کرتے تھے اور یہ بات عمران اور ٹائیگر کے مفاد میں تھی کیونکہ وہاں موجود افراد اگر ان سے بات چیت کرتے تو کروسن کی آواز میں بات کرنے میں ٹائیگر کو مشکل ہو سکتی تھی۔

ہیلی کاپٹر ایک گھنٹے تک مسلسل پرواز کرتے رہے پھر ان کی رفتار میں نمایاں کمی ہو گئی۔ عمران نے کھڑکی سے نیچے جھانکا تو اسے نیچے ایک وسیع عمارت دکھائی جس کے لان میں اتنی جگہ موجود تھی کہ دو تین ہیلی کاپٹر آسانی سے لینڈ کر سکتے تھے۔ اس عمارت میں بے شمار مسلح افراد دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں سیکورٹی کا بھرپور انتظام کیا گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئی بڑا قلعہ ہو جس کی حفاظت کے لئے نہ صرف اونچی دیواریں اور فصیلیں بنائی گئی تھیں بلکہ ہر طرف مسلح افراد کو بھی تعینات کر دیا گیا تھا جو عمارت کے چاروں اطراف پر نظر رکھ سکتے تھے اور بیرونی خطرات کا آسانی سے مقابلہ بھی کر سکتے تھے۔

قلعے نما عمارت میں بیرکوں جیسے بے شمار کمرے بنے ہوئے تھے جو یقیناً ان بدمعاشوں کے لئے تھے۔ سامنے کی طرف ایک بڑی رہائشی عمارت تھی۔ جس کے سامنے ایک راہداری نما لمبی مگر پتلی سڑک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ دائیں طرف ایک بڑا سا پارکنگ ایریا بنا ہوا تھا جہاں کئی گاڑیاں اور جیپیں موجود تھیں جبکہ عقبی طرف ایک بڑا سا فولادی گیٹ تھا جو بند تھا۔ گیٹ کے اندر اور باہر مسلح افراد موجود تھے۔ ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ لان میں مخصوص



جگہ اتر گئے۔ ہیلی کاپٹروں کے اترتے ہی بلیک اور اس کے ساتھی فوراً باہر آ گئے۔

”ان دونوں کی لاشیں لے جا کر نیچے تہہ خانے میں ڈال دو۔ باقی سب جا کر اپنی بیرکوں میں ریسٹ کریں...... بلیک نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا تو اس کے چند ساتھی ہیلی کاپٹروں سے ہارجر اور کروسن کی جلی ہوئی لاشیں نکالنے لگے اور باقی افراد بیرکوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ہمارے بیرک کون سے ہیں“۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بیرکوں کی طرف چلو۔ ہو سکتا ہے باہر رہائش رکھنے والوں کی نیم پلیٹس لگی ہوں...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں بیرکوں کی طرف بڑھ گئے۔ بیرکوں کے باہر دروازوں پر واقعی نیم پلیٹس لگی ہوئی تھیں۔ ایک بیرک میں چار چار افراد رہتے تھے۔ ایک بیرک کے دروازے پر ہارجر اور کروسن کا نام دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا کہ دونوں کی ایک ہی بیرک تھی ورنہ شاید ان دونوں کا ایک ساتھ ہونا دوسرے افراد کو مشکوک کر سکتا تھا۔ عمران اور ٹائیگر اس بیرک میں آ گئے۔ کمرے میں چار بیڈ پڑے تھے اور ضرورت کا سامان بکھرا ہوا تھا۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ شاید ان کے ساتھ رہنے والے دو افراد ابھی باہر ہی موجود تھے۔

"یہ اچھا ہے کہ ہارجر اور کروسن ایک ہی بیرک میں رہتے تھے ورنہ شاید ہمیں ایک دوسرے کے قریب آنے میں دشواری ہوتی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں قدرت کی طرف سے اس ویران اور سنسنان علاقے سے نکلنے کے لئے مدد ملی تھی۔ اب ہم شہر پہنچ چکے ہیں۔ یہاں سے نکل کر ہمیں کراسکو تک پہنچنا ہے تاکہ اس کی مدد سے ہم گرینڈ ماسٹر تک پہنچ سکیں۔ اگر ہم اسی طرح ادھر ادھر بھاگ کر اپنا وقت برباد کرتے رہے تو گرینڈ ماسٹر ڈبل ون فارمولا نجانے کہاں پہنچا دے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے تو اس بلیک پر حیرت ہو رہی ہے۔ یہ بدمعاش ہے لیکن اس کا طرز زندگی شاہانہ دکھائی دے رہا ہے جیسے یہ بدمعاش نہ ہو بلکہ اس علاقے کا شہنشاہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"قلعے نما اس عمارت کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ایکریمیا کی اس ریاست میں واقعی کرمنلز کا ہی راج ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر بلیک اس قدر دولتمند اور طاقت کا مالک ہے کہ وہ ہماری تلاش کے لئے ہیلی کاپٹرز لا سکتا ہے اور اس قلعے نما عمارت میں اس قدر پہرے میں رہتا ہے تو پھر گرینڈ ماسٹر کا کیا حال ہو گا اس نے تو واقعی یہاں اپنی شہنشاہیت قائم کر رکھی ہو گی۔ اس کے پاس فورس بھی ہو گی اور اس کی طاقت بھی بلیک سے سینکڑوں گنا زیادہ



ہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ یہاں سرکاری ایجنسیوں اور ایجنٹوں سے زیادہ کرمنلز کی تعداد ہے اور ہر طرف انہی کا راج ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں آج رات یہیں قیام کر لینا چاہئے۔ اس وقت اور اس قدر بھاری نفری میں ہمارا یہاں سے نکلنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس وقت ہمارے پاس کراسکو سے رابطہ کرنے کے لئے نہ تو فون ہے اور نہ ہی ٹرانسمیٹر۔ صبح یہاں سے نکل کر میں پہلے اسے کال کروں گا اور پھر ہم آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ اس طرح ہم مزید بھاگ دوڑ سے بچ جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس سے پہلے کہ ہمارے روم میٹ آ کر ہم سے کوئی بات کریں ہمیں سو جانا چاہئے۔ صبح دیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں الگ الگ بیڈز پر لیٹ گئے۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے سوئچ آف کر کے لائٹ بجھا دی تھی۔ عمران نے کافی دیر تک اس کمرے میں رہنے والے دو افراد کا انتظار کیا لیکن کوئی نہیں آیا جس سے عمران کو انداز ہوا کہ شاید اس کمرے کے رہائشی یا تو رات بھر باہر پہرہ دینے میں مصروف ہیں یا پھر وہ اس عمارت میں ہی موجود

نہیں ہے۔ چونکہ وہ دونوں تھکے ہوئے تھے اس لئے کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی عمیق وادیوں میں پہنچ گئے۔

جب عمران کی آنکھ کھلی اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا ہے۔ خود کو کرسی پر جکڑا پا کر عمران یکلخت لاشعوری کیفیت سے نکل کر شعور میں آ گیا۔ اس نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے خود کو ایک بڑے کمرے میں پایا۔ اس کے ساتھ ایک اور کرسی رکھی ہوئی تھی جس پر ٹائیگر جکڑا ہوا تھا۔ کمرے میں ان دونوں کے سوا کوئی موجود نہ تھا اور کمرے میں سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی البتہ دیواروں پر ایذا رسانی کے بے شمار آلات لٹکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

عمران کو بخوبی یاد تھا کہ وہ اور ٹائیگر ہارجر اور کروسن کے میک اپ اور اسی بیرک میں آ کر سوئے تھے جس کے دروازے پر ہارجر اور کروسن کے نام لکھے ہوئے تھے۔ تھکاوٹ کی وجہ سے عمران کو جلدی نیند آ گئی تھی۔ نیند کے عالم میں اسے ایسا کچھ محسوس نہیں ہو تھا کہ اسے کمرے سے اٹھا کر یہاں لا کر کرسی میں جکڑ دیا گیا ہو۔ کسی کے ان پر شک کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی تھی اگر انہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا تھا تو انہیں بے ہوش کرنے کے لئے کیا طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔ ابھی عمران یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ٹائیگر نے بھی کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔



آنکھیں کھلتے ہی اس نے خود کو کرسی پر رسیوں سے جکڑے پایا تو اس کی حالت بھی عمران سے مختلف نہ ہوئی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ ہم تو رات کو آرام سے اس کمرے میں سوئے تھے جو......" ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا عمران نے آئی کوڈ سے اشارہ کر کے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔ اس نے آئی کوڈ میں ٹائیگر کو اشارہ کیا کہ وہ اس انداز میں بات کرے کہ اگر کوئی ان کی باتیں سن بھی لے تو انہیں اس بات کا یقین رہے کہ یہ ہارجر اور کروسن ہی ہیں اور خود کو اس طرح کرسیوں پر بندھے پا کر پریشان ہو رہے ہوں۔ عمران کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اس کے ناخنوں میں بلیڈ موجود تھے اس نے ٹائیگر سے باتیں کرتے ہوئے بلیڈوں سے رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔

"میں بھی حیران ہو رہا ہوں۔ آخر ہمیں اس طرح یہاں کب اور کیوں لایا گیا ہے اور ہم سے ایسا کیا قصور ہوا ہے کہ ہمیں اس طرح یہاں لا کر باندھا گیا ہے"......عمران نے ہارجر کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ہمیں نیند کی حالت میں یہاں لا کر باندھا گیا تھا تو پھر ہمیں اس کا علم کیوں نہیں ہوا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"شاید ہمیں بے ہوش کیا گیا ہو"......عمران نے کہا۔

"بے ہوش۔ لیکن کیسے"...... ٹائیگر نے کہا۔

’’اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو اس بات پر پریشان ہوں کہ آخر ہمیں اس طرح باندھا کیوں گیا ہے‘‘...... عمران نے اپنے لہجے میں پریشانی پیدا کرتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سامنے موجود کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور انہیں بلیک اور اس کے ساتھ چار مسلح افراد اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے۔

’’باس باس۔ یہ سب کیا ہے باس۔ ہمیں اس طرح یہاں لا کر کیوں باندھا گیا ہے‘‘...... بلیک کو دیکھ کر عمران نے ہارجر کے انداز میں اور انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ بلیک ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا اور انہیں خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔ اس کے ساتھی جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں وہ ان دونوں کی کرسیوں کے دائیں اور بائیں کھڑے ہو گئے۔

’’کون ہو تم دونوں‘‘...... بلیک نے باری باری ان دونوں کو دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’ہارجر۔ میں ہارجر ہوں باس‘‘...... عمران نے ہارجر کے انداز میں اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’اور میں کروسن ہوں باس‘‘...... ٹائیگر نے بھی کروسن کے لہجے کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

’’شٹ اپ یو نانسنس۔ تم ہارجر اور کروسن نہیں ہو‘‘...... بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔



’’یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ اگر میں ہارجر اور یہ کروسن نہیں ہے تو پھر کون ہیں ہم‘‘...... عمران نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’تم دونوں میرے ساتھ عمران اور ٹائیگر کے شکار پر گئے تھے واپسی پر جب تم دونوں یہاں آ کر اپنی بیرک میں سونے کے لئے گئے تھے تو تمہیں یاد ہے کہ سونے سے پہلے تم دونوں نے آپس میں کیا باتیں کی تھیں‘‘...... بلیک نے انہیں تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد غراہٹ تھی۔ اس کی بات سن کر عمران کا دماغ سنسنا اٹھا۔ وہ سمجھ گیا کہ انہیں کس وجہ سے یہاں لا کر قید کیا گیا ہے۔ انہوں نے بلیک اور گرینڈ ماسٹر کی شہنشاہیت کے بارے میں باتیں کی تھیں اور اس بات پر حیرت کا اظہار کیا تھا کہ یہاں اگر بلیک کے ایسے ٹھاٹ باٹ ہیں تو پھر گرینڈ ماسٹر کے انداز تو اس سے بھی کہیں زیادہ ہوں گے۔

’’نہیں باس۔ ہم خاصے تھکے ہوئے تھے۔ ہم نے تو کوئی بات نہیں کی تھی۔ ہم بیرک میں جاتے ہی اپنے بیڈز پر چلے گئے تھے اور تھکاوٹ کی وجہ سے ہمیں نیند آ گئی تھی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’بکواس مت کرو۔ تم دونوں نے جو باتیں کی تھیں وہ کنٹرول روم کی وائس ٹرانسمیشن مشین میں ریکارڈ ہیں۔ میرے ساتھ کام کرنے والا ایک ایک فرد جانتا ہے کہ اس ٹھکانے کے ہر کمرے میں خفیہ مائیکروفونز اور کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ میرے حکم سے نہ

صرف یہاں کام کرنے والے تمام افراد پر نظر رکھی جاتی ہے بلکہ ان کی ایک ایک بات کی ریکارڈنگ کی جاتی ہے تاکہ کوئی میرے خلاف بات نہ کر سکے اور ہم میں کوئی کالی بھیڑ شامل نہ ہو سکے۔ تم دونوں نے کمرے میں جا کر جیسے ہی باتیں کیں اسی وقت مائیکرو فون آن ہو گئے اور تمہاری باتیں ریکارڈ ہونا شروع ہو گئیں۔ اس مشین میں یہاں موجود تمام افراد کی آوازوں کی ریکارڈنگ فیڈ کی گئی ہے۔ مشین نے تم دونوں کی آوازیں میچنگ کیں لیکن تمہاری آوازیں ہارجر اور کروسن سے میچ نہیں ہوئی تھیں جس کا مشین نے کنٹرول روم کے آپریٹر کو فوراً کاشن دے دیا تھا۔ آپریٹر فوری طور پر یہ بات میرے علم میں لایا تو میں چونک پڑا اور میرے حکم پر اس نے کمرے میں بائم گیس پھیلا دی جو بے رنگ اور بے بو ہوتی ہے اور ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں انسان کو بے ہوش کر دیتی ہے۔ تم دونوں کو بے ہوشی کی حالت میں یہاں لا کر قید کر دیا گیا۔ میں چونکہ تھکا ہوا تھا اور صبح مجھے ایک ضروری کام سے باہر جانا تھا اس لئے تمہیں یہاں اسی طرح بے ہوش ہی رکھا گیا تھا۔ میری غیر موجودگی میں میرے آدمیوں نے تمہارے چہروں پر سے میک اپ صاف کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ جبکہ یہ طے ہے کہ تم ہارجر اور کروسن نہیں ہو۔ سمجھے تم“...... بلیک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

”ایسا نہیں ہے باس۔ ہو سکتا ہے کہ مشین میں کوئی گڑبڑ ہو گئی



ہو اسی لئے ہماری آوازوں کی میچنگ نہ ہوئی ہو“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ آپریٹر نے متعدد بار تمہاری آوازوں کا ریکارڈ چیک کیا ہے۔ اسے یقین ہے کہ تم ہارجر اور کروسن نہیں ہو۔ اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم اپنی زبانیں کھول دو اور بتا دو کہ تم دونوں کون ہو“...... بلیک نے غراتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ کو ہم پر یقین نہیں ہے تو پھر ہم کیا کہہ سکتے ہیں باس۔ ہم تو آپ کے غلام ہیں“...... عمران نے کہا۔

”واٹسن“...... بلیک نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

”یس باس“...... ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا باتیں کی تھیں انہوں نے۔ بتاؤ انہیں“...... بلیک نے سرد لہجے میں کہا۔

ان میں جس نے کروسن کا میک اپ کیا ہوا ہے اس نے کہا تھا کہ یہ اچھا ہے کہ ہارجر اور کروسن ایک ہی بیرک میں رہتے تھے ورنہ شاید ہمیں ایک دوسرے کے قریب آنے میں دشواری ہوتی۔ پھر واٹسن نے عمران اور ٹائیگر کے درمیان ہونے والی تمام باتیں دوہرا دیں۔

”بولو۔ کیا یہ باتیں تم نے نہیں کی تھیں“...... بلیک نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا تو بلیک نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم دونوں کی باتوں سے مجھے انداز ہو رہا ہے کہ تم عمران اور ٹائیگر ہو اور ہم نے جن دو افراد کو عمران اور ٹائیگر سمجھ کر کھائی میں زندہ جلایا تھا وہ تم دونوں نہیں بلکہ ہمارے ساتھی ہارجر اور کروسن تھے جنہیں شاید تم نے اپنے قابو میں کر لیا تھا اور پھر انہیں بے ہوش کر کے تم نے ان کے لباس پہنے، ان کا میک اپ کیا اور انہیں کھائی میں پھینک کر ہم میں شامل ہو گئے اور جب میرے حکم پر کھائیوں میں ریڈ فائر بم پھینکے گئے تو تمہاری جگہ ہارجر اور کروسن جل کر ہلاک ہو گئے اور تم دونوں ان کی جگہ ہمارے ساتھ یہاں واپس آ گئے۔ بولو یہی سچ نہیں ہے کیا''...... بلیک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ سچ نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اس دوران اس نے ناخنوں کے بلیڈوں سے عقب میں تمام رسیاں کاٹ لی تھیں۔ اب اسے ایک جھٹکا دینے کی ضرورت تھی اور وہ مکمل طور پر رسیوں سے آزاد ہو جاتا۔

''تو کیا ہے سچ۔ بولو''...... بلیک نے غرا کر کہا۔

''وہی جو تمہیں نظر نہیں آ رہا ہے''...... عمران نے اس بار بڑے اطمینان بھرے اور مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... اس کا اطمینان بھرا لہجہ سن کر بلیک نے بری



طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ عمران نے جواب دینے کی بجائے اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کٹی ہوئی رسیاں اس کے جسم سے کھل کر نیچے گر گئیں۔ اسے اس طرح رسیوں سے آزاد ہوتے اور اٹھ کر کھڑا ہوتے دیکھ کر بلیک اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد مشین گنیں اٹھا کر ان کے رخ عمران کی طرف کرتے۔ عمران نے چیتے کی پھرتی سے چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا بلیک کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ اس نے ہوا میں قلابازی کھائی اور عین بلیک کے عقب میں آ گیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک اس کی طرف مڑتا عمران اس پر جھپٹ پڑا۔ دوسرے لمحے بلیک کا ایک ہاتھ عمران کے ہاتھ میں مڑ کر اس کے عقب میں تھا جبکہ عمران کا دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے گرد تھا اور عمران نے اس کی کمر اپنے سینے سے لگا رکھی تھی۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ بلیک اور اس کے مسلح ساتھیوں کو کچھ سوچنے اور سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ عمران نے بلیک کی گردن کے گرد حائل ہاتھ کو مخصوص انداز میں حرکت دی تو بلیک کے حلق سے خرخراتی ہوئی چیخ نکل گئی۔

''خبردار۔ اگر کسی نے گولی چلانے کی کوشش کی تو میں اس کی گردن توڑ دوں گا''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ بلیک کو عمران کی گرفت میں دیکھ کر مسلح افراد کے ہاتھ اٹھے کے اٹھے رہ گئے تھے۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس"...... بلیک نے عمران کے ہاتھوں میں بری طرح سے مچلتے ہوئے خرخراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ اپنی گنیں پھینک دیں۔ ورنہ......" عمران نے اس کی گردن پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا تو دباؤ کی وجہ سے بلیک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی آنکھیں باہر کی طرف ابل پڑیں۔

"بولو۔ ورنہ اگلا جھٹکا تمہاری گردن کی ہڈی توڑ دے گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پھینک دو۔ پھینک دو گنیں"...... بلیک کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی تو اس کے ساتھیوں نے فوراً مشین گنیں نیچے پھینک دیں۔ جیسے ہی انہوں نے مشین گنیں نیچے پھینکیں اسی لمحے ٹائیگر نے بھی اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی بھی رسیاں کٹ چکی تھیں۔ کرسی سے اٹھتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے مسلح افراد کی گری ہوئی ایک مشین گن اٹھا لی۔ مشین گن اس کے ہاتھوں میں جاتے دیکھ کر ایک آدمی نے جھک کر مشین گن اٹھانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے کمرہ مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا اور وہ آدمی بری طرح سے چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گر گیا جو مشین گن اٹھانے کے لئے جھکا تھا۔ ٹائیگر نے اس پر فائرنگ کر دی تھی ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور باقی تین افراد بھی گولیوں کا شکار بن کر چیختے ہوئے اچھل اچھل کر دور جا



گرے اور ساکت ہو گئے۔

"گڈ شو۔ اچھا کیا ہے جو تم نے ان چاروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ورنہ یہ ہمارے لئے دردِ سر بن جاتے"...... عمران نے کہا۔ اپنے ساتھیوں کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر بلیک کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔ عمران نے اس کی ایک مخصوص رگ پر دباؤ ڈالا تو بلیک کا جسم اس کے ہاتھوں میں ڈھیلا ہوتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

"یس باس۔ میں نے چیک کر لیا تھا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ یہاں ہونے والی فائرنگ کی آواز باہر نہیں جا سکتی تھی اور یہ بعد میں ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے اس لئے میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے کرسی پر ان رسیوں سے باندھو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے بے ہوش بلیک کو ایک کرسی پر ڈالا تو ٹائیگر کٹی ہوئی رسیوں کو جوڑ کر بلیک کو مضبوطی سے کرسی پر باندھنے لگا۔

"تم دروازے کے پاس جا کر کھڑے ہو جاؤ اور باہر سے آنے والوں پر نظر رکھو۔ جو اندر آئے اسے اڑا دینا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بلیک کے ساتھ اندر آنے والے مسلح افراد میں سے ایک نے اندر آتے ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔

عمران آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے بے ہوش بلیک کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ پہلے ہی تھپڑ پر بلیک کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اسے ہوش آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم دونوں رسیوں سے آزاد کیسے ہو گئے تھے اور تم نے میرے آدمیوں کو کیوں ہلاک کر دیا"۔ بلیک نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے اس قلعے میں سینکڑوں غنڈے پال رکھے ہیں۔ ان میں دو چار کم ہو جانے سے تمہیں کیا فرق پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"کک کک۔ کیا تم عمران ہی ہو"...... بلیک نے اسی انداز میں کہا۔

"کون عمران"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والا عمران جسے دنیا بھر میں انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... بلیک نے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں تو ایک سیدھا سادا اور شریف سا عمران ہوں اور تم مجھے خواہ مخواہ خطرناک ایجنٹ قرار دے رہے ہو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تم عمران ہو۔ تم عمران ہی ہو۔ مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم وہی



عمران ہو اور یہ تمہارا ساتھی یہ ٹائیگر ہے جو تمہارا شاگرد بھی ہے"۔ بلیک نے یکلخت لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ خوف کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

"گڈ شو۔ تم تو ہم دونوں کے بارے میں سب کچھ جانتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ وہ وہ"...... بلیک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں اور وہ وہ کی زبان مجھے سمجھ میں نہیں آ رہی۔ یہ بتاؤ کہ تم نے ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ سچ بتانا ورنہ تمہارا حشر انتہائی بھیانک ہو گا"...... عمران نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں کہا

"مجھے معاف کر دو عمران۔ میں تمہیں جان بوجھ کر نہیں مارنا چاہتا تھا۔ اس کام کے لئے مجھے گرینڈ ماسٹر نے ہائر کیا تھا"۔ بلیک نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم گرینڈ ماسٹر کے لئے کام کرتے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں باقاعدہ گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ میں شامل نہیں ہوں لیکن گرینڈ ماسٹر اپنے بہت سے کام مجھ سے ہی لیتا ہے"...... بلیک نے جواب دیا۔

"کون کون سے کام۔ تفصیل بتاؤ مجھے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک اسے ان کاموں کی تفصیل بتانے لگا جو گرینڈ ماسٹر

اس سے لیتا تھا۔ اس نے ڈیکوزے سے حاصل کی ہوئی ڈاکٹر اسرار عالم کی نوٹ بک کے بارے میں بھی عمران کو ساری بات بتا دی۔ اس نے کہا کہ وہ نوٹ بک عام سی تھی جس میں ڈاکٹر اسرار عالم کے سائنسی نوٹس تو تھے لیکن اس نوٹ بک میں کوئی فارمولا درج نہیں تھا۔ ڈیکوزے کون تھا اور اسے نوٹ بک کہاں سے ملی تھی اس کی بھی بلیک نے عمران کو ساری تفصیل بتا دی جسے سن کر عمران کو پتہ چل گیا کہ ڈاکٹر اسرار عالم اور اس کے بیٹے کی ہلاکت میں کس کا ہاتھ تھا۔

"تمہاری باتوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ تم گرینڈ ماسٹر کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نن نن۔ نہیں۔ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ بلیک نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ وہ یقینی طور پر گرینڈ ماسٹر کے بارے میں جانتا ہے۔ اس کے ہونٹوں پر یکلخت زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

"تم جس انداز میں مجھے خود ہی سب کچھ بتا رہے تھے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے کوئی جھوٹ نہیں بولو گے لیکن اب تمہاری بوکھلاہٹ بتا رہی ہے کہ تم جھوٹ بولنا بھی جانتے ہو"۔ عمران نے غرا کر کہا۔

"نہیں۔ مم۔ مم۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... بلیک نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔



"دیکھو بلیک۔ میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم نے مجھے اور میرے ساتھی کو ہلاک کرنے کے لئے جو کچھ بھی کیا ہے اس سے بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں ہلاک کرنے کا ٹاسک تمہیں گرینڈ ماسٹر نے دیا تھا اور میری دشمنی گرینڈ ماسٹر سے ہے جس نے پاکیشیا کا ایک اہم سائنسی فارمولا حاصل کیا ہے۔ گرینڈ ماسٹر کون ہے اور کہاں ہے اس کا بھی میں پتہ لگا لوں گا لیکن یہاں سے جانے سے پہلے میں تمہیں بھی ہلاک کر دوں گا تاکہ تم ہمارے بارے میں گرینڈ ماسٹر کو کوئی خبر نہ دے سکو۔ اگر تم مجھے سچ بتا دو گے تو ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب تم مجھے گرینڈ ماسٹر کے بارے میں بتا دو گے"...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں تمہیں گرینڈ ماسٹر کے بارے میں بتا دوں تو تم میری زندگی بخش دو گے"...... بلیک نے اس کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا انحصار تمہارے سچ بولنے پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں سچ بتاؤں گا۔ بالکل سچ"...... بلیک نے کہا۔ وہ شاید عمران سے کچھ زیادہ ہی خائف تھا اور عمران اور ٹائیگر نے جس طرح مضبوط رسیاں توڑ دی تھیں اور اسے قابو کر کے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے چار ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا اس سے بلیک کو عمران اور ٹائیگر کی صلاحیتوں کا بھرپور اندازہ ہو گیا تھا اس

لئے وہ واقعی ان دونوں سے ڈر گیا تھا۔

''ٹھیک ہے سچ بتاؤ گے اور میرے ہر سوال کا بھی ٹھیک ٹھیک جواب دو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گا''...... بلیک نے کہا۔

''تو بتاؤ گرینڈ ماسٹر کے بارے میں کیا جانتے ہو تم''...... عمران نے پوچھا۔

''گرینڈ ماسٹر ڈی سان کا کمشنر ہے''...... بلیک نے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا۔

''کمشنر۔ تمہارا مطلب ہے پولیس کمشنر راڈرک''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ دوہری شخصیت کا مالک ہے۔ اس کی ایک شخصیت ڈی سان کے کمشنر کی ہے اور اس کا دوسرا روپ گرینڈ ماسٹر کا ہے جس کے تحت وہ گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا چیف ہے''...... بلیک نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ کمشنر راڈرک ہی گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا چیف ہے''...... عمران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میرے پاس اس کے خلاف کئی ثبوت ہیں۔ میں نے اس کی کئی میٹنگز ریکارڈ کی تھیں جن میں اس نے گرینڈ ماسٹر کی حیثیت سے شرکت کی تھی۔ وہ میک اپ میں ہوتا تھا لیکن میرے پاس



ایسے کیمرے ہیں جن میں اس کی اصلی شکل واضح ریکارڈ ہو جاتی ہے۔ آج صبح میں اس سے مل کر بھی آیا ہوں اور میں نے اس پر بھی یہ راز آشکار کر دیا ہے کہ میں اس کی گرینڈ ماسٹر کی اصلیت سے واقف ہوں میں نے اس کے گرینڈ ماسٹر ہونے کے ثبوت بھی فراہم کئے تھے جنہیں دیکھ کر اس کے منہ کو تالا لگ گیا تھا اور اس نے قبول کر لیا تھا کہ وہی گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا سربراہ ہے''۔ بلیک نے جواب دیا۔

''تو اس پر کمشنر نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا تم پر''...... عمران نے کہا۔

''گرینڈ ماسٹر انتہائی طاقتور اور فعال ہے اور پولیس کمشنر کی حیثیت سے بھی وہ بہت پاورفل ہے۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ اگر مجھے کوئی نقصان ہوا تو اس کی ساری ذمہ داری اسی پر ہو گی۔ میں نے اس کے خلاف ثبوت ایسی جگہ چھپا رکھے ہیں جو میرے مرتے ہی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا تک پہنچ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ نہ صرف بے نقاب ہو جائے گا بلکہ ایکریمین فورس فوراً اس کے پیچھے لگ جائیں گی اور اسے گرفتار کر لے گی''...... بلیک نے کہا۔

''اور وہ تمہاری اس دھمکی سے ڈر گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ اس کی گردن میرے ہاتھ میں تھی تو وہ مجھ سے کیوں نہ ڈرتا''...... بلیک نے کہا۔

''مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے تم نے اسے یہ بتا کر خود اپنے

پاؤں پر کلہاڑی مار لی ہے کہ تم اس کی اصلیت جانتے ہو۔ کمشنر کی حیثیت سے وہ ڈی سان کی ساری فورس تمہارے پیچھے لگا دے گا پھر تم اس سے کیسے بچو گے اور کب تک''...... عمران نے کہا۔

''جب تک میرے پاس اس کے خلاف ثبوت موجود ہیں وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ مجھے نقصان پہنچا کر وہ مجھ سے زیادہ نقصان میں رہے گا''...... بلیک نے کہا۔

''ٹائیگر''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس کی جیب سے سیل فون نکالو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر بلیک کی جیبوں کی تلاشی لینے لگا اور اس نے بلیک کی ایک جیب سے سیل فون نکال کر عمران کو دے دیا۔

''کسے فون کرنا ہے''...... بلیک نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس''...... دوسری طرف سے کراسکو کی آواز سنائی دی۔

''پرنس بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''کیا ہوا۔ میری آواز سن کر تم خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ میں پرنس ہوں کوئی بھوت نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔



''اوہ اوہ۔ کیا میں سچ مچ پرنس کی آواز سن رہا ہوں یا میرے کان بج رہے ہیں''...... دوسری طرف سے کراسکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کان بجتے نہیں بجائے جاتے ہیں۔ کہو تو میں آ کر تمہارے کان بجانا شروع کر دوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو کراسکو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اوہ اوہ۔ پرنس تم زندہ ہو۔ تمہاری آواز سن کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں ہواؤں میں اُڑنا شروع ہو گیا ہوں۔ میں نجانے کب سے تمہاری آواز سننے کے لئے بے تاب تھا''...... کراسکو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میری آواز دور کہیں صحراؤں میں کھو گئی ہے یا میں قوت گویائی سے محروم ہو گیا ہوں''...... عمران نے کہا تو کراسکو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''نو پرنس۔ ایسی بات نہیں ہے۔ تمہارے بارے میں مجھے عجیب وغریب رپورٹیں مل رہی تھیں۔ ان رپورٹوں پر مجھے یقین تو نہیں تھا لیکن پھر بھی میں تمہارے لئے بے حد پریشان تھا''...... کراسکو نے کہا۔

''کیا رپورٹیں ملی تھیں''...... عمران نے پوچھا۔

''بہت سی رپورٹیں تھیں جن میں سب سے بڑی روح فرسا رپورٹ یہ تھی کہ تمہیں اور ٹائیگر کو آگ میں زندہ جلا دیا گیا ہے''۔

کراسکو نے کہا۔

”بلیک نے کوشش تو کی تھی کہ آگ میں زندہ جلا کر مجھے اور ٹائیگر کو روسٹ کر کے خود بھی کھائے اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائے لیکن کتوں کے نصیب میں ہڈیاں ہی ہوتی ہیں۔ یہی بلیک کے ساتھ ہوا تھا۔ اسے جلی ہوئی ہڈیاں ہی ملی تھیں اور وہ بھی اپنے ساتھیوں کی“...... عمران نے کہا تو بلیک جو خاموشی سے سن رہا تھا بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ پرنس اس قدر تر نوالہ نہیں ہے جسے بلیک جیسا انسان چبا سکے۔ بہرحال کہاں ہو تم۔ میرے پاس تمہارے لئے چند اہم خبریں ہیں“...... کراسکو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یہی کہ جی ایم، ڈی سان کا کمشنر راڈرک ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا“...... کراسکو کی انتہائی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

”تو کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں اور ٹائیگر یہاں صرف سیر سپاٹے کے لئے آئے ہیں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”اوہ اوہ۔ نہیں پرنس۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں تو تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کمشنر راڈرک صرف نام کا ہی جی ایم ہے۔ اصلی جی ایم کوئی اور ہے“...... کراسکو نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر



بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں کمشنر راڈرک سے ملا ہوں پرنس“...... کراسکو نے کہا اور پھر وہ اسے کمشنر راڈرک سے ہونے والی ملاقات کی تفصیل بتانے لگا۔

”ہونہہ۔ تو کمشنر راڈرک کٹھ پتلی ہے جس کی ڈور کسی اور کے ہاتھوں میں ہے“...... عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

”یس پرنس۔ اور میں اب اسی تگ و دو میں لگا ہوا ہوں کہ اصل گرینڈ ماسٹر کون ہے“...... کراسکو نے کہا۔

”کوئی ٹپ ملی ہے اس معاملے میں“...... عمران نے پوچھا۔

”یس پرنس۔ ایک ٹپ ملی تو ہے۔ امید ہے جلد ہی میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا“...... کراسکو نے کہا۔

”سنو۔ میں اور ٹائیگر اس وقت بلیک کے اڈے پر ہیں۔ میں نے بلیک کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ میں ٹائیگر کے ساتھ یہاں سے نکل رہا ہوں۔ تم ہمیں جلد سے جلد ملنے کی کوشش کرو۔ اس معاملے کو اب میں زیادہ طول نہیں دینا چاہتا“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کو ایک پتہ بتاتا ہوں۔ آپ وہاں پہنچ جائیں میں آپ کو وہاں سے پک کر لوں گا“...... کراسکو نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک پتہ بتا دیا۔ عمران نے اس سے چند مزید

باتیں کیں اور پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

"تم کمشنر راڈرک کو گرینڈ ماسٹر سمجھ رہے ہو لیکن وہ اصلی گرینڈ ماسٹر نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک بری طرح چونک پڑا۔

"راڈرک اصلی گرینڈ ماسٹر نہیں ہے۔ کیا مطلب"...... بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ گرینڈ ماسٹر کا ڈمی ہے جو گرینڈ ماسٹر کے احکامات پر عمل کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میرے پاس تو اس کے خلاف مکمل ثبوت ہیں کہ وہی گرینڈ ماسٹر ہے۔ تمہارے ساتھی کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ گرینڈ ماسٹر کمشنر راڈرک ہی ہے"...... بلیک نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں وہ ثبوت"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ ثبوت جب تک میرے پاس محفوظ ہیں اس وقت تک گرینڈ ماسٹر مجھے ہاتھ تک نہیں لگا سکتا۔ اگر میں نے وہ ثبوت کسی کے حوالے کر دیئے اور اس بات کا گرینڈ ماسٹر کو علم ہو گیا تو پھر وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا"...... بلیک نے کہا۔

"گرینڈ ماسٹر کی جگہ یہ کام میں بھی کر سکتا ہوں"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"لل لل۔ لیکن......" بلیک نے عمران کی غراہٹ سن کر بڑے



گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تم سے وہ ثبوت لے کر نہیں جاؤں گا۔ میں بس انہیں ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اس بات کا اندازہ لگا سکوں کہ تم سچ بول رہے ہو یا میرے ساتھی نے جو کچھ سنا ہے وہ درست ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں سارے ثبوت دکھا دیتا ہوں تم مجھے آزاد کر دو۔ تمام ثبوت میرے آفس میں ایک خفیہ سیف میں ہیں"...... بلیک نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے تمہارا آفس"...... عمران نے کہا۔

"یہاں نہیں ہے۔ میرا آفس بلیک کلب میں ہے"...... بلیک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں جا کر خفیہ سیف میں خود تلاش کر لوں گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک چونک پڑا۔

"خود تلاش کر لو گے۔ کیا مطلب"...... بلیک نے چونک کر کہا۔

"ٹائیگر۔ اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے بلیک کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس سے پہلے کہ بلیک کچھ کہتا قریب کھڑے ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور کمرہ یکلخت بلیک کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کی کنپٹی پر زور دار مکا رسید کر دیا تھا۔ مکے کی دوسری ضرب نے بلیک کو دنیا و مافیہا سے بے گانہ کر دیا۔

''یہاں سے نکلنے کے لئے مجھے بلیک کا میک اپ کرنا پڑے گا۔ تم اس کا لباس اتارو۔ تب تک میں اس کا میک اپ کر لیتا ہوں ہوں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور بلیک کی رسیاں کھول کر اس کا لباس اتارنے لگا۔ عمران اپنے چہرے کا ماسک دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بلیک کا ہمشکل دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے بلیک کا لباس پہنا اور ٹائیگر سے کہہ کر اپنا لباس بلیک کو پہنا دیا۔ عمران نے ٹائیگر کے چہرے پر موجود ماسک میک اپ کو تھپتھپا کر اس کا چہرہ بدلا اور پھر وہ دونوں اطمینان بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''باہر جا کر ہم خاموش رہیں گے۔ یہاں خفیہ کیمرے اور مائیکرو فون لگے ہوئے ہیں جن سے ہماری آوازیں ریکارڈ جا سکتی ہیں۔ جب تک ہم خاموش رہیں گے اس وقت تک ہماری وائس چیک نہیں کی جا سکتی۔ ہم اس عمارت کا جائزہ لیں گے۔ بلیک اسلحے اور منشیات کا دھندہ کرتا ہے۔ اس عمارت کے حفاظتی انتظامات دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ یہاں اسلحے اور منشیات کے ذخیرے موجود ہیں جن کی حفاظت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے۔ ہم اسلحے کا ڈپو تلاش کریں گے اور وہاں بم نصب کر کے جائیں گے تاکہ بلیک کا ٹھکانہ ختم ہو جائے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر آتے ہی عمران نے کمرے کے دروازے پر لگا ہوا آٹو میٹک لاک



لگا دیا۔ اسے بلیک کے لباس سے ایک ماسٹر کی بھی ملی تھی۔ اس ماسٹر کی کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا تھا کہ اس عمارت کے تمام دروازوں کے لئے یہی ایک چابی کافی تھی۔ اس چابی کی مدد سے عمارت کے ہر کمرے کے دروازے کے لاک کو آسانی سے کھولا جا سکتا تھا اور اس چابی کی یہ خصوصیت بھی تھی کہ اس چابی سے جس کمرے کے دروازے کو لاک لگایا جاتا اسے صرف اسی ماسٹر کی سے ہی کھولا جا سکتا تھا۔ باہر راہداری خالی تھی۔ وہ تیز تیز چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ٹائیگر کے ہاتھ میں مشین گن تھی وہ عمران کے ساتھ یوں چل رہا تھا جیسے وہ اس کا باڈی گارڈ ہو۔

آگے جا کر راستے میں انہیں کئی افراد دکھائی دیئے جو بلیک کو سلام کر رہے تھے۔ عمران بلیک کے انداز میں سر ہلا کر ان کے سلام کے جواب دے رہا تھا۔ بلیک چونکہ اس عمارت کا کرتا دھرتا تھا اس لئے اسے بھلا کہیں جانے سے کیسے روکا جا سکتا تھا۔ عمران نے پوری عمارت کا جائزہ لیا اور پھر وہ ایک ایسے تہہ خانے میں پہنچ گیا جہاں واقعی اسلحے اور منشیات کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ اس قدر اسلحہ دیکھ کر عمران کی بھی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ بلیک نے اس قدر اسلحہ اکٹھا کر رکھا تھا کہ اگر وہ سارے شہر میں بھی اسلحہ بانٹ دیتا تب بھی اس کے پاس بہت بڑا ذخیرہ بچ جاتا۔

اسلحہ لکڑیوں کی بڑی بڑی پیٹیوں میں تھا۔ عمران اور ٹائیگر نے چند پیٹیوں کو کھولا تو انہیں ان پیٹیوں میں طاقتور ڈائنامائٹس اور

چارجر بم بھی مل گئے جنہیں ریموٹ کنٹرول سے بلاسٹ کیا جاتا تھا۔ عمران اور ٹائیگر نے پیٹیوں سے بم نکالے اور تہہ خانے میں مختلف جگہوں پر نصب کرنے لگے۔ بم فکسڈ کر کے عمران نے ایک چارجر لے کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر وہ دونوں تہہ خانے سے نکل کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہیں گیٹ کی طرف آتے دیکھ کر پارکنگ سے ایک کار نکل کر تیزی سے ان کی طرف آ گئی۔ شاید یہ پہلے سے طے شدہ بات تھی کہ بلیک جب گیٹ کی طرف آئے تو اس کا مخصوص ڈرائیور کار لے کر فوراً اس کے پاس آ جائے۔ سیاہ رنگ کی کار ان کے سامنے رکی اور ڈرائیور نے تیزی سے کار سے باہر نکل کر بلیک کے لئے سائیڈ سیٹ والا دروازہ کھول دیا۔ عمران خاموشی سے اور اطمینان بھرے انداز میں کار میں بیٹھ گیا۔ اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ ان دونوں کے بیٹھتے ہی ڈرائیور، ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ کار کو گیٹ کی طرف آتے دیکھ کر وہاں موجود گارڈز نے فوراً گیٹ کھول دیا اور گیٹ کھلتے ہی کار تیزی سے باہر نکلتی چلی گئی۔ تمام مرحلے آسانی سے طے ہو گئے تھے۔ کسی کو نہ عمران پر شک ہوا تھا اور نہ ہی کسی میں اتنی ہمت ہوئی تھی کہ وہ ٹائیگر کے بارے میں بلیک سے کچھ پوچھتا۔ عمران اور ٹائیگر اس سارے وقت میں خاموش رہے تھے۔ ان کی خاموشی کی وجہ سے عمارت میں لگے



مائیکروفونز میں ان کی آواز کیچ نہیں ہوئی تھی کہ ان کی میچنگ ہوتی اور کنٹرول روم میں بیٹھے ہوئے شخص کو اس بات کا پتہ چلتا کہ بلیک اصلی نہیں ہے بلکہ اس کے میک اپ میں کوئی اور عمارت میں گھومتا پھر رہا تھا۔

بلیک کا یہ ٹھکانہ شہر سے بہت دور اور غیر آباد علاقے میں تھا۔ عمران اور ٹائیگر جب بلیک کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں یہاں آئے تھے تو عمران نے خصوصی طور پر اوپر سے عمارت کے ارد گرد کے علاقے کو چیک کیا تھا۔ چونکہ وہاں آبادی نہیں تھی اس لئے عمران نے تہہ خانے میں طاقتور بم لگائے تھے جن کے بلاسٹ ہوتے ہی تہہ خانے میں موجود اسلحہ پھٹ جاتا اور عمارت کے ساتھ ساتھ دور دور تک کا علاقہ تباہ جاتا۔ بلیک اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور ٹائیگر پر متعدد حملے کئے تھے۔ آئندہ بھی وہ ان کے راستے میں حائل ہو سکتے تھے اس لئے عمران نے ان سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا سوچ لیا تھا۔ اسی لئے اس نے تہہ خانے میں چارجر بم فکسڈ کئے تھے۔ ٹائیگر نے بلیک کو جس انداز میں بے ہوش کیا تھا اسے اگلے کئی گھنٹوں تک ہوش نہیں آ سکتا تھا اس لئے عمران مطمئن تھا کہ بلیک کلب میں پہنچ کر وہ آسانی سے بلیک کے آفس میں موجود خفیہ سیف تلاش کر لے گا اور اس میں موجود تمام سٹف حاصل کر لے۔

کراسکو کمرے میں داخل ہوا اور سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران اور ٹائیگر کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اوہ اوہ۔ پرنس۔ تمہیں اور ٹائیگر کو یہاں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے''...... کراسکو نے آگے بڑھ کر عمران سے پرجوش انداز میں ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''کون ہو تم اور یہ اونٹوں کی طرح منہ اٹھائے کہاں گھسے چلے آ رہے ہو''...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ کراسکو، راڈنی کے میک اپ میں تھا۔

''میں کراسکو ہوں پرنس''...... کراسکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کراسکو تو چارمنگ، وجاہت کا مالک تھا۔ دیکھنے میں وہ انگریزی فلموں کا ہیرو دکھائی دیتا تھا لیکن تم تو انتہائی بدشکل اور پرلے درجے کے لوفر دکھائی دے رہے ہو۔ تمہارے جیسی شکل والے عام طور پر فلموں میں ولن کا کردار کرتے دکھائی دیتے ہیں''۔



عمران نے کہا تو کراسکو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''میں نے راڈنی کا میک اپ کر رکھا ہے اور اس کی شکل ہی ایسی تھی تو میں کیا کرتا''...... کراسکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو بھلے آدمی۔ راڈنی کی شکل اتنی ہی بری تھی تو ہمارے سامنے آنے سے پہلے اپنا چہرہ ہی ڈھانپ لیتے۔ یہ بدہیت چہرہ دیکھ کر کم از کم میرا دل تو نہ دہلتا''...... عمران نے کہا تو کراسکو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تو یہ شکل دیکھ کر آپ کا دل دہل رہا ہے''...... کراسکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ دیکھو میرے چہرے کا رنگ بھی زرد ہو گیا ہے۔ آنکھوں میں خوف اور پیشانی پر پسینہ ابھر آیا ہے''...... عمران نے کہا تو کراسکو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''اب اس بے چارے کی شکل اتنی بھی خوفناک نہیں ہے جسے دیکھ کر آپ کا رنگ زرد پڑ جائے، آنکھوں میں خوف اتر آئے اور آپ کی پیشانی پر پسینہ ابھر آئے''...... کراسکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم نے شاید آئینہ نہیں دیکھا''...... عمران نے کہا۔

''میں نے اس کا میک اپ آئینہ دیکھ کر ہی کیا تھا پرنس''۔ کراسکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کن انکھیوں سے دیکھا ہو گا لیکن یہ سن کر کہ گرینڈ ماسٹر کون ہے تمہارا چہرہ مزید بگڑ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''گرینڈ ماسٹر کون ہے۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ گرینڈ ماسٹر کون ہے''...... کراسکو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کراسکو کو ساری تفصیل بتا دی کہ وہ کس طرح بلیک کے ٹھکانے تک پہنچا تھا اور اس کی بلیک سے کیا بات چیت ہوئی تھی۔

''بلیک کلب میں جا کر میں نے اس کے آفس سے ایک خفیہ سیف ڈھونڈ نکالا تھا۔ اس سیف سے مجھے چند ایسی دستاویزات ملی ہیں جن میں کمشنر راڈرک کے سیل فون اور اس کے آفس کے فونز کا مکمل ڈیٹا بھی موجود ہے۔ بلیک نے کمشنر پر نظر رکھی ہوئی تھی اور وہ اس کے بارے میں مکمل معلومات رکھتا تھا۔ اس کے خفیہ سیف سے مجھے کالز کا جو ڈیٹا ملا ہے اس میں کمشنر راڈرک کی زیادہ تر ایک ہی نمبر پر بات ہوئی ہے۔ دن اور رات میں کسی بھی وقت ان نمبروں پر کالز آتی رہی ہیں۔ اس میں سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان کالوں میں کوئی بھی ایسی کال نہیں ہے جو کمشنر راڈرک نے کی ہو۔ تمام کالیں ان کمنگ ہیں۔ مطلب یہ کہ کمشنر راڈرک نے خود کبھی اس نمبر پر کال نہیں کی۔ ان میں چند کالز مختصر دورانیے کی ہیں اور کچھ طویل ہیں۔ ان فون کالز کے مطابق کمشنر راڈرک کو گرینڈ ماسٹر کالز کرتا ہے جبکہ کمشنر راڈرک بذات خود اسے کال نہیں کر سکتا۔ بلیک کی ساری توجہ چونکہ کمشنر راڈرک پر مبذول تھی اس لئے اس نے اس نمبر پر کوئی توجہ نہیں دی تھی''...... عمران نے جیب



سے پرنٹڈ پیپرز کا پلندہ نکال کر اس پر موجود ایک نمبر پر انگلی رکھ کر کراسکو کو دکھاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں یہ نمبر گرینڈ ماسٹر کا ہے''۔ کراسکو نے کہا۔

''ظاہر ہے اس نمبر سے کمشنر راڈرک کو اتنی کالز کی جاتی رہی ہیں آؤٹ گوئنگ جبکہ کمشنر راڈرک کے ریکارڈ میں اس نمبر پر ایک بھی کال نہیں کی گئی ہے تو پھر یہ نمبر گرینڈ ماسٹر کے سوا کس کا ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ نمبر تو سیٹلائٹ فون کا معلوم ہو رہا ہے''...... کراسکو نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو گرینڈ ماسٹر اس نمبر کا استعمال کر رہا ہے اس کے خیال میں سیٹلائٹ فون نمبر ٹریس کرنے کا ابھی کوئی ذریعہ سامنے نہیں آیا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں۔ واقعی سیٹلائٹ نمبر کا ریکارڈ حاصل کرنا مشکل ہے کہ یہ کس کا نمبر ہے اور کہاں موجود ہے''...... کراسکو نے کہا۔

''اس کا ایک حل ہے میرے پاس''...... عمران نے کہا۔

''کیسا حل''...... کراسکو نے چونک کر پوچھا۔

''میرے پاس ایک ایسا سافٹ ویئر ہے جسے اگر میں عام کمپیوٹر میں انسٹال کر کے اس کے ساتھ سیٹلائٹ فون منسلک کر دوں اور سیٹلائٹ فون سے ہی دوسرے سیٹلائٹ فون پر کال کی جائے تو

میرے بنائے ہوئے سافٹ ویئر سے اس لوکیشن کا پتہ چلایا جا سکتا ہے جہاں کال وصول کی جا رہی ہو لیکن اس کے لئے ضروری ہے کال کا دورانیہ کم از کم ایک منٹ ہو۔ اگر ساٹھ سیکنڈ پورا ہونے سے پہلے رابطہ ڈسکنکٹ ہو جائے تو پھر لوکیشن کا پتہ چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر تم مجھے ایک کمپیوٹر اور ایک سیٹلائٹ فون مہیا کر دو تو میں کمپیوٹر میں سافٹ ویئر انسٹال کر کے اس فون کی لوکیشن کا پتہ لگا سکتا ہوں جہاں یہ ورکنگ پوزیشن میں ہے“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کو دونوں چیزیں ابھی لا کر دے دیتا ہوں۔ آپ ایک بار مجھے لوکیشن بتا دیں تو میں اس جگہ کو خود ٹریس کر لوں گا“...... کراسکو نے کہا۔

”تو پھر جاؤ اور کمپیوٹر اور سیٹلائٹ فون لے آؤ۔ ہم گرینڈ ماسٹر تک آج ہی رسائی حاصل کر لیں گے“...... عمران نے کہا تو کراسکو اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

”ٹائیگر“...... عمران نے کراسکو کے جانے کے بعد ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک سائیڈ پر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر عمران کے پاس آ گیا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تمہیں بھی اب ایک کام کرنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ حکم“...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔



”تمہیں دوبارہ بلیک کے اڈے پر جانا پڑے گا“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

”بلیک کے اڈے پر۔ میں سمجھا نہیں باس“...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ابھی بلیک کو بے ہوش ہوئے صرف ایک گھنٹہ ہوا ہے۔ اسے ہوش میں آنے میں ابھی کافی وقت لگے گا۔ ویسے بھی وہ جس کمرے میں بند ہے اسے ماسٹر کی سے کھولا جا سکتا ہے جو میرے پاس ہے۔ بلیک کو اگر ہوش بھی آ گیا ہو گا تو وہ اسی کمرے میں بند ہو گا۔ تم بلیک کے میک اپ میں جاؤ اور جا کر اس کے اڈے پر قبضہ کر لو۔ ہو سکتا ہے کہ گرینڈ ماسٹر سے مقابلہ کرنے کے لئے مسلح افراد کی ضرورت پڑ جائے۔ مسلح افراد کراسکو بھی مہیا کر سکتا ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ گرینڈ ماسٹر کے مقابلے میں کراسکو کے آدمی ضائع ہوں۔ یہ کرمنلز کی گیم ہے اسے کرمنلز کے ہاتھوں ہی ختم ہونی چاہئے“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

”میں سمجھ گیا باس۔ آپ چاہتے ہیں کہ اگر ہمیں گرینڈ ماسٹر کے آدمیوں کا مقابلہ کرنا پڑے تو اس کے مقابلے میں ہم بلیک کے آدمی آگے کر دیں تا کہ جو بھی نقصان ہو کرمنلز کا ہی ہو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ جس طرح بلیک نے غنڈوں کی فوج پال رکھی ہے ہو سکتا ہے اسی طرح گرینڈ ماسٹر نے بھی غنڈوں کی فورس بنا رکھی ہو۔

بلیک کے پاس نہ آدمیوں کی کمی ہے اور نہ اسلحے کی اس لئے اگر ان کا مقابلہ ہوا تو یہ مقابلہ برابر کا مقابلہ ہو گا۔ ہم ان غنڈوں اور بدمعاشوں کو آپس میں لڑا کر گرینڈ ماسٹر تک پہنچ جائیں گے اور ہمارا مقصد گرینڈ ماسٹر سے ڈبل ون فارمولا حاصل کرنا ہے جسے کوڈ میں وہ سلاسکا فارمولا کہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن باس۔ کراسکو تو بتا رہا تھا کہ کمشنر راڈرک نے کہا ہے کہ اسے جو مائیکرو فلم ملی ہے اس میں آدھا فارمولا ہے۔ اگر اس فلم میں آدھا فارمولا ہے تو باقی آدھا فارمولا کہاں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''پہلے ہم آدھے فارمولے والی فلم تو حاصل کر لیں۔ پھر دیکھیں گے کہ باقی کا آدھا فارمولا کہاں ہے اور اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اور پھر وہ اس کے ماسک کو دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تھپتھپانے لگا۔ کچھ ہی دیر میں ٹائیگر، بلیک کے روپ میں تھا۔

''بلیک سے تو مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن باس میں اپنی آواز کا کیا کروں گا۔ میری آواز عمارت میں چھپے ہوئے مائیکرو فونز کے ذریعے جیسے ہی میچنگ وائس مشین میں پہنچی وہاں موجود آپریٹرز کو فوراً پتہ چل جائے گا کہ میں بلیک نہیں ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہم نے پوری عمارت کا راؤنڈ لگایا تھا اور کنٹرول روم میں بھی



گئے تھے۔ کنٹرول روم میں دو آپریٹر موجود ہیں جن میں ایک وائس کنٹرول اور چیکنگ سسٹم پر کام کرتا ہے جبکہ دوسرا سکرینوں پر عمارت کے مختلف حصوں پر نظر رکھتا ہے۔ تم وہاں جا کر کسی سے کوئی بات نہ کرنا اور سیدھے کنٹرول روم پہنچ جانا۔ کنٹرول روم میں جاتے ہی تم دونوں آپریٹرز کو گولی مار دینا اور وائس کنٹرول مشین میں بلیک کی بجائے اپنی آواز کی فیڈنگ کر دینا۔ اس طرح تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہمیں یہ کام پہلے ہی کر لینا چاہئے تھا لیکن خیر دیر آید درست آید۔ ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس وقت ان دونوں کی موت ہمارے ہاتھوں نہ لکھی ہو اس لئے انہیں ہلاک کرنے کا ہمیں کوئی خیال نہیں آیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ ہر کام کا ایک وقت مخصوص ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بلیک کے اڈے پر بم لگانے کے باوجود ہم نے اس اڈے کو ابھی تک تباہ نہیں کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔ عمران نے اسے جیب سے ماسٹر کی نکال کر دے دی۔ وہ بلیک کا سیل فون بھی اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ اس نے سیل فون بھی ٹائیگر کو دے دیا تا کہ ضرورت پڑنے پر وہ اسے استعمال کر سکے۔ وہ جس عمارت میں موجود تھے اس عمارت کا فون نمبر عمران نے ٹائیگر کو نوٹ کرا دیا۔

''جب بلیک کے اڈے پر قبضہ کر لو تو مجھے اس نمبر پر کال کر لینا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا وہاں سے

نکلتا چلا گیا۔ عمران اور ٹائیگر اسی کار میں یہاں آئے تھے جس میں وہ ڈرائیور کے ساتھ بلیک کے اڈے سے نکلے تھے۔ بلیک کلب سے نکلتے ہوئے عمران نے ڈرائیور کو وہیں رکنے کا کہا تھا اور اس سے کار لے کر خود ڈرائیو کرتا ہوا کراسکو کی بتائی ہوئی نئی رہائش گاہ میں لے آیا تھا۔ اب ٹائیگر اسی کار میں بلیک کے اڈے پر پہنچتا تو اس پر کوئی شک نہیں کر سکتا تھا۔

ایک گھنٹے کے بعد کراسکو واپس آ گیا۔ وہ ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر اور ایک سیٹلائٹ فون لایا تھا۔ عمران نے کمپیوٹر آن کر کے انٹرنیٹ سے اپنے سپیشل نیٹ اکاؤنٹ سے ایک سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ کیا اور پھر اسے کمپیوٹر میں انسٹال کرنے لگا۔ جب سافٹ ویئر انسٹال ہو گیا تو عمران کے کہنے پر کراسکو نے سیٹلائٹ ٹیلی فون کا کنکشن کمپیوٹر سے لنک کر دیا۔ عمران نے سافٹ ویئر آن کیا اور پھر کچھ دیر وہ اس پر کام کرتا رہا۔ تھوڑی ہی دیر میں سکرین پر ایک نقشہ پھیل گیا۔

''کیا یہ ڈی سان کا نقشہ ہے''...... کراسکو نے غور سے نقشہ دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ پورے ایکریمیا کا نقشہ ہے۔ ضروری تو نہیں ہے کہ گرینڈ ماسٹر ڈی سان میں ہی موجود ہو۔ وہ ایکریمیا کی جس ریاست میں بھی ہو گا۔ اگر میری اس سے پندرہ سیکنڈ بات ہو گئی تو ہمیں اس نقشے کی مدد سے ایکریمیا کی اس ریاست کا پتہ چل



جائے گا جہاں فون کال ریسیو کی جا رہی ہو گی۔ مزید پندرہ سیکنڈ گزرنے کے بعد ہمیں اس ریاست کے شہر کا بھی علم ہو جائے گا اور کال پینتالیس سیکنڈ تک جاری رہی تو ہمیں شہر کے اس علاقے تک رسائی ہو جائے گی اور ساٹھ سیکنڈ پورے ہو گئے تو اس نقشے کی مدد سے ہم اس رہائش گاہ یا عمارت تک کا بھی پتہ چلا لیں گے۔ اس طرح گرینڈ ماسٹر کی ایگزیٹ لوکیشن ہمارے سامنے ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تو آپ کا یہ سافٹ ویئر انتہائی کمال کا ہے''۔ کراسکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ سافٹ ویئر کمال کا نہیں میرا ہے۔ علی عمران کا''...... عمران نے کہا تو کراسکو بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو کیا اب آپ اس نمبر پر کال کریں گے''...... کراسکو نے اسے ریسیور اٹھاتے دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ کال کئے بغیر اس کی لوکیشن کا پتہ نہیں چلے گا''۔ عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

''لیکن آپ گرینڈ ماسٹر سے کیا بات کریں گے اور اگر اس نے آپ سے ایک منٹ بات نہ کی تو۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ نیا نمبر دیکھ کر گرینڈ ماسٹر آپ کی کال اٹنڈ ہی نہ کرے''...... کراسکو نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہونے کو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن نتیجہ اس وقت تک سامنے

نہیں آتا جب تک کوشش نہ کی جائے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کمشنر راڈرک کی آواز میں بات کریں۔ گرینڈ ماسٹر یقیناً اس کی بات سنے گا''...... کراسکو نے کہا۔

''کمشنر راڈرک کی آواز سنتے ہی گرینڈ ماسٹر نے فون آف کر دینا ہے کیونکہ اسے گرینڈ ماسٹر کو کال کرنے کا اختیار نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بات تو میرے ذہن سے ہی نکل گئی تھی''۔ کراسکو نے سر جھٹک کر کہا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے انتہائی سرد اور کرخت آواز سنائی دی۔

''ہولڈ کریں۔ سان فرانسسکو سے آپ کے لئے کال ہے''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''کس کی کال ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

''سان فرانسسکو کے لارڈ جیکسن کی کال ہے جناب۔ وہ آپ سے ایک اہم سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں فون ملتے ہی ایک سرخ رنگ کا دائرہ سا سپارک کرنے لگا تھا۔



''لارڈ جیکسن۔ کون لارڈ جیکسن۔ میں کسی لارڈ جیکسن کو نہیں جانتا''...... دوسری طرف سے کرخت لہجے میں کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی سکرین پر سپارک کرنے والا دائرہ ختم ہو گیا۔

''یہ کیا ہوا۔ اس نے تو پندرہ سیکنڈ بھی بات نہیں کی''...... کراسکو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ بہت چالاک ہے۔ مجھے اس تک پہنچنے کے لئے کچھ اور ہی سوچنا پڑے گا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے وہی کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔

''سنو۔ گرینڈ ماسٹر۔ میرا نام لارڈ جیکسن ہے۔ میں سان فرانسسکو سے بول رہا ہوں۔ تمہیں جس سلاسکا فارمولے کے آدھے حصے کی تلاش ہے وہ میرے پاس ہے۔ اگر تمہیں اس فارمولے کی ضرورت ہے تو مجھ سے خرید لو یا پھر تمہارے پاس جو فارمولا ہے وہ مجھے فروخت کر دو جو فیصلہ کرنا ہے سوچ سمجھ لو اور پھر فوراً میرے نمبر پر رابطہ کرو''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ آپ نے کیا کیا۔ فون کیوں بند کر دیا''...... عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر کراسکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں نے اسے جو پیغام پہنچانا تھا پہنچا دیا ہے۔ اب اس فارمولے کے لئے وہ خود مجھ سے رابطہ کرے گا‘‘...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

’’اگر اس نے رابطہ نہ کیا تو‘‘...... کراسکو نے کہا۔

’’تم ہر وقت نیگیٹو انداز میں سوچتے ہو۔ جس فارمولے کے لئے گرینڈ ماسٹر نے اس قدر کھڑاک کیا تھا کیا وہ یہ سن کر خاموش بیٹھا رہے گا کہ فارمولے کا دوسرا حصہ سان فرانسسکو کے لارڈ جیکسن کے پاس ہے اور کچھ نہیں تو ہماری طرح وہ بھی یہ معلوم کرنے کی کوشش کر سکتا ہے کہ اسے فون کہاں سے کیا گیا ہے۔ ایسا کرنے میں اسے بھی ایک منٹ کی کال کی ضرورت ہو گی اور ہمیں ایک منٹ مل گیا تو اس کا پتہ ٹھکانہ ہمیں آسانی سے مل جائے گا‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ اگر اس نے ہماری کال ٹریس کر لی تو‘‘...... کراسکو نے کہا۔

’’تو کیا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اس کال کو فیک سمجھے گا اور ہمارے خلاف کارروائی کرانے کے لئے کمشنر راڈرک کے ذریعے مسلح افراد کی فورس بھیج دے گا اور ہم اتنے پاگل نہیں کہ ہم یہاں اس کی فورس کے آنے کا انتظار کرنے کے لئے بیٹھے رہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ گرینڈ ماسٹر کے آدمیوں کو تمہارے اس ٹھکانے کا علم ہو جائے گا اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس ایک



ٹھکانے کے ختم ہونے سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ یہاں تمہارا ایسا کوئی سامان بھی نہیں ہے جسے یہاں سے شفٹ کرنے میں تمہیں وقت لگے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’جی ہاں۔ یہ عارضی ٹھکانہ ہے جسے میں نے خاص طور پر آپ کے لئے کرائے پر حاصل کیا ہے‘‘...... کراسکو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’تو پھر کیا مسئلہ ہے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے تو بس یونہی ایک بات کی تھی۔ آپ شاید برا مان گئے ہیں‘‘...... کراسکو نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

’’برا تو میں واقعی مان گیا ہوں۔ اب اگر تم میرا موڈ ٹھیک کرنا چاہتے ہو تو تمہیں میرے لئے اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر لانی پڑے گی۔ اگر تمہاری بنائی ہوئی چائے اچھی ہوئی تو میرا موڈ بحال ہو جائے گا ورنہ......‘‘ عمران نے کہا۔

’’ورنہ کیا‘‘...... کراسکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ورنہ مجھے تمہیں اچھی چائے بنانا سکھانی ہو گی اور اس کے لئے میں تمہیں کان بھی پکڑوا سکتا ہوں‘‘...... عمران نے کہا تو کراسکو یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی بجتے دیکھ کر عمران کے ساتھ ساتھ کراسکو کی آنکھوں میں بھی چمک آ گئی۔

"شاید گرینڈ ماسٹر کی کال ہے"...... کراسکو نے کہا۔ عمران نے سر ہلا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس۔ لارڈ جیکسن سپیکنگ"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"گرینڈ ماسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"یس گرینڈ ماسٹر۔ بولو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا ہے اور تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ سلاسکا کا آدھا فارمولا میرے پاس ہے"...... گرینڈ ماسٹر نے اسی طرح کرخت اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ڈی سان میں اگر تمہاری حکومت ہے تو سان فرانسسکو کا ٹائیکون میں ہوں۔ تمہاری طرح میں بھی اس فارمولے کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ میں نے فارمولے کا آدھا حصہ بہت پہلے حاصل کر لیا تھا۔ مجھے اس کے دوسرے حصے کی تلاش تھی جو ڈاکٹر اسرار عالم کی بیٹی رخشندہ عالم کے پاس تھا۔ میں نے شروع سے ہی ایک لڑکی کو رخشندہ عالم کے پیچھے لگا رکھا تھا۔ اس نے رخشندہ عالم سے ہی وہ فلم حاصل کر کے مجھے دی تھی لیکن کوشش کے باوجود وہ رخشندہ عالم سے فلم کا پہلا حصہ حاصل نہیں کر سکی تھی۔ میرے آدمی فلم کے پہلے حصے کی تلاش میں ڈی سان سمیت ونگٹن اور ایکریمیا کی دوسری کئی



ریاستوں میں کام کر رہے تھے اور ان میں سے کئی افراد پاکیشیا میں بھی موجود تھے جن سے مجھے اطلاعات مل رہی تھیں کہ سلاسکا فارمولے کے لئے تمہارے آدمی بھی کام کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے چند آدمیوں کو تمہارے سنڈیکیٹ میں بھی شامل کر دیا تھا جن سے مجھے حتمی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ مجھے فارمولے کے جس دوسرے حصے کی تلاش ہے وہ تم تک پہنچ چکا ہے۔ رہی بات تمہارا فون نمبر معلوم ہونے کی تو یہ جدید دور ہے گرینڈ ماسٹر۔ میں لارڈ ہوں اور میرا سنڈیکیٹ تمہارے سینڈیکیٹ سے زیادہ فعال اور باوسائل ہے۔ جو کام تم نہیں کر سکتے وہ کام میں کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ جان بوجھ کر بات لمبی کر رہا تھا تاکہ وہ گرینڈ ماسٹر کی لوکیشن چیک کر سکے۔ پندرہ سیکنڈ پورے ہوتے ہی کمپیوٹر کی سکرین پر موجود نقشہ پھیل گیا تھا اور اس نقشے پر ڈی سان کا شہر واضح ہو گیا تھا جو اس بات کو ظاہر کر رہا تھا کہ فون کال ڈی سان سے ہی کی جا رہی ہے۔ مزید پندرہ سیکنڈ کے بعد ڈی سان کا ایک علاقہ لائی سک نمایاں ہو گیا جو اس بات کو واضح کر رہا تھا کہ کال ڈی سان کے شہر لائی سک سے کی جا رہی ہے اور پھر مزید پندرہ سیکنڈ گزرتے ہی لائی سک کی ایک کالونی مارگلس کا نام ظاہر ہو گیا جو شہر کے جنوب میں تھی۔ عمران اور کراسکو کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ سلاسکا کا دوسرا

حصہ تمہارے پاس ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے پوری بات سن کر چند
لمحے توقف کے بعد غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس کے لئے تمہیں میرے پاس کسی کو بھیجنا پڑے گا یا پھر میں
بھی تمہارے پاس آ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے سوچنے کا وقت دو میں تمہیں دوبارہ اسی نمبر
پر کال کروں گا''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو
گیا۔ رابطہ منقطع ہوتے ہی عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے
کیونکہ آخری پندرہ سیکنڈ پورے ہونے میں ابھی دو سیکنڈ باقی تھے۔

''ہونہہ۔ عین آخری لحات اس نے رابطہ ختم کر دیا''...... عمران
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ میں سمجھ چکا ہوں کہ گرینڈ ماسٹر کون ہے''۔
کراسکو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا تم اس کالونی کو دیکھ کر سمجھے ہو کہ اس علاقے میں ایسی
کون سی مشہور ہستی ہو سکتی ہے جس پر گرینڈ ماسٹر ہونے کا گمان کیا
جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اس کی آواز سن کر مجھے شک ہوا تھا اور پھر جب نقشے نے
مارگلس کا علاقہ مارک کیا تو میرا شک پختہ ہو گیا تھا''...... کراسکو نے
مسکرا کر کہا۔

''اور یقیناً تمہارا شک یہاں کے لارڈ میئر پر ہے کہ وہ گرینڈ
ماسٹر ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو



کراسکو بری طرح سے چونک پڑا اور حیرت بھری نظروں سے عمران
کی طرف دیکھنے لگا۔

''آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ مجھے لارڈ میئر پر شک ہوا ہے''۔
کراسکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''کیوں۔ کیا میں یہاں کے لارڈ میئر کے بارے میں نہیں جانتا
اور کیا مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ لارڈ میئر اس شہر کے کس
حصے اور کس علاقے میں رہتا ہے''...... عمران نے کہا تو کراسکو ایک
طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہ لارڈ میئر کی ہی آواز تھی اگرچہ
وہ آواز بدل کر بات کر رہا تھا لیکن میں اس سے متعدد بار مل چکا
ہوں اس لئے میں اس کے بولنے کے انداز اور اس کے لب و لہجے
کو بخوبی پہچانتا ہوں''...... کراسکو نے جواب دیا۔

''اب اس فون کو آف کر دو۔ میں کمپیوٹر سے سافٹ ویئر ان
لوڈ کر دیتا ہوں۔ اب لارڈ میئر یا گرینڈ ماسٹر لاکھ کوشش بھی کر لے
تو اسے اس بات کا علم نہیں ہو سکے گا کہ اسے کال سان فرانسسکو
سے کی گئی تھی یا ڈی سان سے''...... عمران نے کہا تو کراسکو نے
اثبات میں سر ہلا کر ٹیلی فون آف کر دیا۔ عمران نے فون کا کنکشن
کمپیوٹر سے علیحدہ کیا اور اس میں لوڈ کیا ہوا سافٹ ویئر ان لوڈ
کرنے لگا۔

''اب تم مجھے لارڈ میئر کا حدوداربعہ بتاؤ اور یہ بتاؤ کہ تم اس

سے کہاں اور کس سلسلے میں ملاقاتیں کرتے رہے ہو تاکہ ہم ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر اس تک پہنچنے کا انتظام کر سکیں اور اسے بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے ڈبل ون کا فارمولا حاصل کر سکیں''...... عمران نے کہا تو کراسکو اسے لارڈ میئر کے بارے میں اور اس سے اپنی ملاقاتوں کے حوالے سے تفصیل بتانے لگا۔

''لارڈ میئر ہاؤس میں اس سے ملاقاتوں پر کوئی پابندی نہیں ہے اور وہ وہیں سے گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کو ہینڈل کرتا ہے لیکن گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر اس نے لارڈ میئر ہاؤس سے ہٹ کر بنایا ہوا ہو گا۔ ہماری چونکہ اس سے لارڈ میئر ہاؤس میں آسانی سے بات ہو سکتی ہے اس لئے ہمیں اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ مائیکروفلم کے ساتھ ساتھ ہم اس سے ہیڈ کوارٹر کا بھی پوچھ لیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو اس کا ہیڈ کوارٹر ختم کر دیں گے ورنہ اس سے مائیکروفلم لے کر چلے آئیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر میں آپ کا اس سے ملنے کا بندوبست کرتا ہوں۔ میری اس سے زیادہ تر ملاقات گرین وائن کے سلسلے میں ہوتی ہے جسے میں ایک فیکٹری میں تیار کرا کر ڈی سان سے باہر بھجواتا ہوں گرین وائن کا سیمپل پاس کرانے اور دوسری ریاستوں سے ملے ہوئے آرڈر کے مطابق گرین وائن ڈی سان سے باہر بھجوانے کے لئے مجھے لارڈ میئر سے خصوصی اجازت نامہ لینا پڑتا ہے۔ اس کے لئے



لارڈ میئر مجھ سے خصوصی میٹنگ کرتا ہے اور پھر وہ مکمل جانچ پڑتال کے بعد مجھے گرین وائن شہر سے باہر بھجوانے کا اجازت نامہ دیتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر میں اپنی کنسائنمنٹ کسی بھی صورت میں ڈی سان سے باہر نہیں نکال سکتا''...... کراسکو نے کہا۔

''تو کیا تمہاری فیکٹری میں اس وقت گرین وائن کا کوئی بڑا آرڈر موجود ہے جسے تم ڈی سان سے باہر بھجوانا چاہتے ہو''۔ عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ مشی گن سے مجھے ایک آرڈر ملا ہے۔ یہ ایک لاکھ کین کا آرڈر ہے جو اگلے چند روز میں مجھے مشی گن بھجوانا ہے۔ ایک دو روز کا کام باقی ہے۔ اس کے لئے مجھے آج کل میں لارڈ میئر سے اجازت نامہ لینے جانا ہی تھا۔ جو کام مجھے کل کرنا تھا وہ آج ہی کر لیتے ہیں مجھے بس فیکٹری سے گرین وائن کے دو چار کین سیمپل اور ضروری دستاویزات لینی ہوں گی اس کے بعد ہم لارڈ میئر ہاؤس پہنچ جائیں گے اور میرا نام سن کر لارڈ میئر مجھ سے ملنے سے انکار نہیں کرے گا کیونکہ اس کنسائنمنٹ میں اس کا بھی حصہ ہوتا ہے''...... کراسکو نے مسکرا کر کہا۔

''کیسا حصہ''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اس حصے کو آپ سپیشل کمیشن کا نام بھی دے سکتے ہیں''۔ کراسکو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سپیشل کمشن سے اس کی مراد ظاہر ہے رشوت ہی تھی۔

''تم نے یہاں کافی پر پھیلا رکھے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جس ملک میں رہ کر اپنے قدم مضبوط کرنے ہوں وہاں کی روایت اپنانی ہی پڑتی ہے۔ اس کے بغیر گزارا بھی تو نہیں ہوتا اور یہ میرا سائیڈ بزنس بھی ہے''...... کراسکو نے مسکرا کر کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ جیسا دیس ویسا بھیس''...... عمران نے کہا تو کراسکو نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب کرو بات تم لارڈ میئر سے اور اس کے پاس چلو تاکہ ہم آج ہی اپنا کام پورا کر کے یہاں سے نکل جائیں''...... عمران نے کہا تو کراسکو اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔



فون کی گھنٹی بجی تو گرینڈ ماسٹر نے بڑے بے تابانہ انداز میں ہاتھ بڑھا کر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ جس پر گھنٹی بجنے کے ساتھ ایک بلب بھی سپارک کر رہا تھا۔

''یس''...... گرینڈ ماسٹر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''مارسل بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مگر سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس مارسل۔ کیا رپورٹ ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں نے کنفرم لیا ہے چیف۔ سان فرانسسکو میں کوئی لارڈ جیکسن نام کا آدمی موجود نہیں ہے اور نہ ہی آپ کو کی جانے والی کال سان فرانسسکو سے آئی تھی''...... مارسل نے کہا تو گرینڈ ماسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو کہاں سے آئی تھی کال نانسنس۔ یہ پتہ کیا ہے تم نے''۔

گرینڈ ماسٹر نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس۔ یس چیف۔ یہ کال آپ کو ڈی سان سے ہی کی گئی تھی۔ ماسٹر کمپیوٹر نے اس کال کو ٹریس کر لیا ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر کے مطابق سیٹلائٹ فون کو ایک کمپیوٹر سے منسلک کر کے اسے ایک خصوصی سافٹ ویئر سے باؤنس کیا جا رہا تھا تاکہ یہ تاثر دیا جا سکے کہ کال سان فرانسسکو سے کی جا رہی ہے"...... مارسل نے اسی طرح سہمی ہوئی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تو کیا ماسٹر کمپیوٹر نے کال کرنے والی جگہ کی سرچنگ کی ہے"...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ کال مارک ٹو کے علاقے لائمب سٹریٹ کی رہائش گاہ نمبر چوبیس سے کی گئی تھی۔ ماسٹر کمپیوٹر نے سیٹلائٹ ٹیلی فون ڈیوائس کو اسی جگہ مارک کیا ہے"...... مارسل نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ کمپیوٹر ڈیٹا سے پتہ کرو کہ یہ رہائش گاہ کس کے نام پر رجسٹرڈ ہے اور وہاں کون رہتا ہے"...... گرینڈ ماسٹر نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یس چیف۔ میں نے کمپیوٹر کو سرچنگ پر لگا دیا ہے۔ پانچ منٹ تک اس رہائش گاہ کی ساری ڈیٹیل میرے سامنے آ جائے گی"...... مارسل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جب تک تم پتہ لگاؤ تب تک میں بلیئر سے کہہ کر وہاں فورس بھجواتا ہوں تاکہ وہ اس رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو



ٹھا کر یہاں لا سکیں"...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

"یس چیف"...... مارسل نے کہا اور گرینڈ ماسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ یہ کال مجھے ٹریس کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس رہائش گاہ میں کوئی یا شخص موجود ہے جسے اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ گرینڈ ماسٹر ں ہوں۔ لیکن وہ کون ہو سکتا ہے"...... گرینڈ ماسٹر نے غصے اور یشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ بلیئر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک کاٹ کھانے والی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"گرینڈ ماسٹر بول رہا ہوں"...... گرینڈ ماسٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ گرینڈ ماسٹر آپ۔ حکم"...... گرینڈ ماسٹر کی آواز سن کر وسری طرف موجود بلیئر نے کہا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو"...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... بلیئر نے کہا تو گرینڈ ماسٹر نے اسے مارسل کا ایا ہوا پتہ نوٹ کرا دیا۔

"اپنے آدمیوں کو لے کر جاؤ اور اس رہائش گاہ میں جتنے بھی راد ہیں یا تو ان سب کو اٹھا کر ہیڈ کوارٹر پہنچا دو یا پھر ان میں

سے ایک آدھ کو زندہ رکھ کر باقی سب کو اُڑا دو۔ یہ بات یاد رکھنا کہ ان میں سے مجھے ایک آدمی زندہ چاہئے''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس ماسٹر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... بلیئر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم لائمب سٹریٹ کے قریب ہی ہو۔ تمہیں وہاں پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں وہاں پہنچنے میں وقت لگ جائے اور وہاں موجود افراد نکل جائیں''...... گرینڈ ماسٹر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں ماسٹر۔ اس رہائش گاہ تک پہنچنے میں مجھے چند منٹ لگیں گے''...... بلیئر نے جواب دیا اور گرینڈ ماسٹر نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پندرہ منٹ کے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بجی تو گرینڈ ماسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... گرینڈ ماسٹر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیئر بول رہا ہوں ماسٹر''...... دوسری طرف سے بلیئر کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے اسی طرح انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''رہائش گاہ خالی ہے ماسٹر۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں موجود افراد نکل گئے تھے''...... بلیئر نے جواب دیا تو گرینڈ ماسٹر



نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''کتنے افراد تھے اور کہاں گئے ہیں''...... گرینڈ ماسٹر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں موجود سامان اور قدموں کے نشانات دیکھ کر لگتا ہے کہ تین افراد تھے۔ وہ کسی فورڈ کار میں گئے ہیں۔ اس طرف چونکہ شہر جانے کے کئی راستے ہیں اس لئے اس بات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ کس طرف گئے ہیں۔ میں اب اسی کار کو تلاش کر رہا ہوں۔ امید ہے جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا''...... بلیئر نے کہا۔

''انہیں ڈھونڈو بلیئر۔ ہر حال میں انہیں ڈھونڈو۔ وہ جو کوئی بھی ہیں۔ انہیں دیکھتے ہی ہلاک کر دو''...... گرینڈ ماسٹر نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس ماسٹر۔ میں پورے شہر میں اس کار کو تلاش کر رہا ہوں۔ جیسے ہی مجھے کار دکھائی دی میں اسے فوراً ہٹ کر دوں گا''...... بلیئر نے جواب دیا۔ گرینڈ ماسٹر نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ سامنے پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس''...... گرینڈ ماسٹر نے اس بار بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

''گرین وائن کے جنرل منیجر مسٹر برجس آپ سے ملنے آئے ہیں جناب''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر برجس۔ یہ کہاں سے آ گیا۔ اس سے تو آج میری کوئی ملاقات طے نہیں تھی''...... گرینڈ ماسٹر نے حیرت سے کہا۔

''میں نے بھی ان سے یہی کہا ہے لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں آپ سے ارجنٹ میٹنگ کرنی ہے جس کے لئے وہ خود خصوصی طور پر تشریف لائے ہیں''...... سیکرٹری نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے سپیشل روم میں پہنچا دو۔ میں تھوڑی دیر تک اس سے مل لوں گا''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''ان کے ساتھ ایک اور صاحب بھی ہیں جناب''...... سیکرٹری نے کہا۔

''ایک اور صاحب۔ کیا مطلب۔ کون ہے اس کے ساتھ''۔ گرینڈ ماسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ان کا تعلق مشی گن سے ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ ڈی سان میں آپ کی اجازت سے ایک نئی قسم کی شراب کی فیکٹری لگانے کے لئے بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر برجس ان کے گارنٹر ہیں''...... سیکرٹری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے بھی سپیشل روم میں بھیج دو''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... سیکرٹری نے کہا تو گرینڈ ماسٹر نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن آف کر دیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ اچانک سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔



''یس''...... گرینڈ ماسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''بلیئر بول رہا ہوں ماسٹر''...... دوسری طرف سے بلیئر نے تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں بولو۔ اب کیوں فون کیا ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس سیاہ فورڈ کار کا پتہ چل گیا ہے ماسٹر''...... بلیئر نے کہا۔

''گڈ شو۔ کہاں ہے کار''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''وہ سیاہ رنگ کی فورڈ کار ہے جس کا نمبر ون تھری ڈبل ون ہے۔ اس فورڈ کار کی فرنٹ ونڈ سکرین پر چھلانگ لگاتے ہوئے شیر کا سرخ اسٹیکر لگا ہوا ہے جبکہ پچھلی ونڈ سکرین پر ایسا ہی ایک اسٹیکر نیلے رنگ میں ہے''...... بلیئر نے کہا۔

''نانسنس۔ میں تم سے کار کی تفصیلات نہیں پوچھ رہا۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ کار کہاں ہے اور اگر تمہیں اس کے بارے میں تفصیلات کا علم ہو گیا ہے تو پھر تم نے اب تک کار کو ہٹ کیوں نہیں کیا''۔ گرینڈ ماسٹر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''سوری ماسٹر۔ میں اس کار کو فوری طور پر ہٹ نہیں کر سکتا''۔ بلیئر نے کہا۔

''کیوں ہٹ نہیں کر سکتے۔ وجہ''...... گرینڈ ماسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

''کیونکہ وہ کار اس وقت لارڈ میئر ہاؤس کے کمپاؤنڈ میں موجود

ہے اور لارڈ میئر ہاؤس کی سیکورٹی انتہائی سخت ہے۔ اگر میں نے وہاں جا کر کارروائی کی تو لارڈ میئر ہاؤس میں موجود گارڈز کی جوابی کارروائی کا ہم بھی نشانہ بن سکتے ہیں“...... دوسری طرف سے بلیئر نے کہا تو گرینڈ ماسٹر بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کیا کہا۔ سیاہ فورڈ کار لارڈ میئر ہاؤس میں موجود ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں نے جس رہائش گاہ پر تمہیں ریڈ کرنے کا حکم دیا تھا اس رہائش گاہ سے نکلنے والے افراد لارڈ میئر ہاؤس آئے ہیں“۔ گرینڈ ماسٹر نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یس ماسٹر۔ میں نے اس کار کو سرچ کیا تھا۔ کار جن راستوں سے گزری تھی اس کے بارے میں مجھے تمام اطلاعات مل گئی تھی۔ لارڈ میئر ہاؤس میں میرا ایک آدمی بھی موجود ہے۔ میں نے اس سے تصدیق کرائی ہے۔ مطلوبہ کار لارڈ میئر ہاؤس کے کمپاؤنڈ میں ہی موجود ہے اور اس کار میں دو افراد لارڈ میئر صاحب سے ملاقات کے لئے آئے ہیں“...... بلیئر نے کہا تو گرینڈ ماسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیا تم بتا سکتا ہو کہ لارڈ میئر سے جو دو افراد ملنے گئے ہیں ان کے نام کیا ہیں“...... گرینڈ ماسٹر نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”مجھے ان کے ناموں کا تو پتہ نہیں چلا لیکن میرا ساتھی جو لارڈ میئر ہاؤس میں کام کرتا ہے اس نے بتایا ہے کہ وہ دونوں لارڈ میئر



کے پرسنل سکرٹری سارم سے ملے تھے اور اس نے لارڈ میئر سے بات کر کے ان دونوں کی ملاقات کا وقت لیا ہے۔ لارڈ میئر اس وقت مصروف ہیں اس لئے پرسنل سیکرٹری نے ان دونوں افراد کو انتظار کرنے کا کہا ہے اور انہیں کسی سپیشل روم میں پہنچا دیا ہے“۔ دوسری طرف سے بلیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو گرینڈ ماسٹر نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہونہہ۔ لیکن وہ لارڈ میئر ہاؤس کیا کرنے گئے ہیں“...... گرینڈ ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”معلوم نہیں ماسٹر۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اپنی جان پر کھیل کر لارڈ میئر ہاؤس میں داخل ہو جاتا ہوں اور ان دونوں کو وہیں ہلاک کر دیتا ہوں“...... بلیئر نے کہا۔

”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ دونوں اگر لارڈ میئر ہاؤس گئے ہیں تو ضرور کوئی اہم معاملہ ہو گا۔ لارڈ میئر ہاؤس میں اگر ہم نے ان دونوں کے خلاف کوئی کارروائی کی تو الٹا ہمارے لئے پریشانی کھڑی ہو جائے گی۔ فی الحال تم واپس چلے جاؤ“۔ گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

”یس ماسٹر“...... بلیئر نے کہا۔

”سنو۔ مجھے اس آدمی کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کون ہے جو لارڈ میئر ہاؤس میں تمہارے لئے کام کر رہا ہے۔ تم نے اسے وہاں کیوں رکھا ہوا ہے“...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

”لارڈ میئر ہاؤس میں ہمارا ایک آدھ آدمی ہونا ضروری تھا ماسٹر تاکہ ہم لارڈ میئر اور اس کے نیچے کام کرنے والے افراد پر نظر رکھ سکیں اس لئے میں نے اپنا ایک آدمی وہاں پہنچا دیا تھا۔ اس کا نام سیلر ہے اور وہ لارڈ میئر کے پرسنل سیکرٹری کا اسسٹنٹ ہے“...... بلیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم میرے اگلے حکم کا انتظار کرو“...... گرینڈ ماسٹر نے کرخت اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”یس ماسٹر“...... بلیئر نے کہا اور گرینڈ ماسٹر نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”ہونہہ۔ تو یہ نانسنس میری مصروفیات پر نظر رکھ رہا تھا“۔ گرینڈ ماسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

”یس سر“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”سارم۔ گرین وائن کا جنرل منیجر اور اس کے ساتھ جو شخص آیا ہے وہ دونوں کس کار میں آئے ہیں“...... گرینڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”سیاہ رنگ کی فورڈ کار ہے جناب جو باہر کمپاؤنڈ میں کھڑی ہے“...... سارم نے جواب دیا۔

”کیا اس کار کی فرنٹ ونڈ سکرین پر سرخ رنگ کے شیر اور عقبی سکرین پر نیلے رنگ کے شیر کے اسٹیکرز لگے ہوئے ہیں“...... گرینڈ



ماسٹر نے پوچھا۔

”میں نے چیک نہیں کیا ہے سر۔ اگر آپ کہیں تو میں دیکھ لیتا ہوں“...... سارم نے کہا۔

”فوراً چیک کرو اور یہ بتاؤ کہ تمہارا اسسٹنٹ سیلر کہاں ہے“۔ گرینڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”میرے ساتھ آفس میں موجود ہے“...... پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا۔

”میرے لئے بلیک سگار تم اسی سے منگواتے ہو“...... گرینڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”جی ہاں جناب۔ آپ کے لئے سیلر ہی مخصوص برانڈ کے سگار لاتا ہے“...... پرسنل سیکرٹری سارم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو اسے فوراً بھیجو کہ وہ میرے لئے بلیک سگار کے دو باکس لے آئے“...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

”لیکن سر۔ ابھی کل ہی تو آپ کے لئے بلیک سگار کے دو باکس لائے گئے ہیں۔ اور وہ......“ پرسنل سیکرٹری نے کہنا چاہا۔

”یو شٹ اپ نانسنس۔ فوراً بھیجو اسے“...... گرینڈ ماسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ یس سر۔ میں ابھی بھیجتا ہوں اسے“...... پرسنل سیکرٹری سارم نے گرینڈ ماسٹر کی چیختی ہوئی آواز سن کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو گرینڈ ماسٹر نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر

کے اسے آف کر دیا۔

''نانسنس۔ اب میں جو بھی کام کروں گا اس سے پوچھ کر کروں گا۔ نجانے یہ سب خود کو سمجھتے کیا ہیں۔ بلیئر نے میری اجازت کے بغیر اپنا ایک آدمی لارڈ میئر ہاؤس بھجوا دیا ہے اور اوپر سے اب یہ بھی میری چیزوں کا حساب رکھنے لگا ہے''...... گرینڈ ماسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ جوزف سپیکنگ''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''گرینڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... گرینڈ ماسٹر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ یس ماسٹر۔ حکم''...... گرینڈ ماسٹر کی آواز سنتے ہی جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو۔ لارڈ میئر ہاؤس کے سپیشل روم میں دو افراد موجود ہیں۔ ان دونوں کو بے ہوش کرو اور سپیشل وے سے انہیں نکال کر ڈائمنڈ ہاؤس میں لے جاؤ اور انہیں وہاں موجود ستونوں کے ساتھ جکڑ دو۔ تھوڑی دیر تک میں خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں''...... گرینڈ ماسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس ماسٹر''...... دوسری طرف سے جوزف نے اس سے بغیر کوئی سوال کئے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو گرینڈ ماسٹر نے رسیور رکھ



دیا۔ پندرہ منٹ کے بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گرینڈ ماسٹر نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس''...... گرینڈ ماسٹر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں ماسٹر''...... دوسری طرف سے جوزف کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا ان دونوں کا''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''میں نے کنٹرول روم سے ان دونوں کو لارڈ میئر ہاؤس کے سپیشل روم میں چیک کیا اور پھر میں نے ان پر ریڈ لائٹ فائر کر دی جس سے وہ دونوں بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد میں اپنے دو آدمیوں کو لے کر سپیشل وے سے لارڈ میئر ہاؤس کے سپیشل روم میں گیا اور وہاں سے ان دونوں کو اٹھا کر ڈائمنڈ ہاؤس لے آیا ہوں۔ اب وہ دونوں ڈائمنڈ ہاؤس کے تہہ خانے میں بے ہوشی کی حالت میں ستونوں سے جکڑے ہوئے ہیں''...... جوزف نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ میں تھوڑی دیر تک وہاں پہنچ رہا ہوں۔ میرے آنے تک انہیں ہوش نہیں آنا چاہئے''...... گرینڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوزف نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا تو گرینڈ ماسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

ٹائیگر، بلیک کے اڈے پر پہنچ گیا تھا۔ بلیک کے میک اپ میں اسے اندر جانے میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ بلیک بدستور کمرے میں بند تھا جس کی ماسٹر کی عمران نے ٹائیگر کو دے دی تھی۔ ٹائیگر نے سب سے پہلے کنٹرول روم میں جا کر ان دونوں آپریٹرز کو ہلاک کر دیا تھا جو اڈے پر نظر رکھتے تھے اور اڈے پر موجود تمام افراد کی آوازیں ریکارڈ کر کے ان کی میچنگ کرتے تھے۔ دونوں آپریٹرز کو ہلاک کرنے کے بعد ٹائیگر نے کنٹرول روم کو ماسٹر کی سے مستقل طور پر لاک کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس کمرے میں جا کر بلیک کو بھی ہلاک کر دیا جو بدستور کرسی پر بندھا ہوا بے ہوش پڑا تھا۔

بلیک کو ہلاک کرنے کے بعد ٹائیگر، اس اڈے پر موجود بلیک کے آفس میں آ گیا جو نہایت شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ اب چونکہ اس اڈے پر ٹائیگر کا قبضہ ہو چکا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ



اب اسے عمران کو کال کر کے اطلاع دے دینی چاہئے کہ اس نے بلیک کا اڈہ سنبھال لیا ہے۔ ٹائیگر نے بلیک کے سیل فون سے عمران کے بتائے ہوئے نمبر پر کال کی لیکن دوسری طرف سے اس کی کال رسیور نہیں کی جا رہی تھی۔

”کیا ہوا۔ باس نے تو کہا تھا کہ وہ میری کال کا انتظار کریں گے پھر وہ میری کال رسیو کیوں نہیں کر رہے“...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے دو تین بار ٹرائی کی لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی رسپانس نہیں ملا۔

”لگتا ہے باس وہاں سے نکل چکے ہیں“...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے کراسکو کے نمبر پر کال کرنے کا سوچا۔ عمران نے اسے کراسکو کا نمبر بھی دے دیا تھا تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ اس سے بھی رابطہ کر سکے۔ اس نے نمبر پریس کئے اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے کراسکو کی آواز سنائی دی۔

”کراسکو۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ کیا باس تمہارے ساتھ ہیں“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”ہاں۔ میرے ساتھ ہی ہیں۔ یہ لو بات کرو“...... کراسکو نے ٹائیگر کی آواز پہچان کر کہا۔

”عمران بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی

دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کام ہوگیا ہے باس۔ میں نے اڈہ سنبھال لیا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ گرینڈ ماسٹر کون ہے۔ میں اور کراسکو اسی کا محاصرہ کرنے جا رہے ہیں۔ گرینڈ ماسٹر اس شہر کا لارڈ میئر ہے اس کا نام لارڈ گراسن ہے۔ چونکہ وہ دوہری شخصیت کا مالک ہے اس لئے وہ ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ تم جس سیل فون پر مجھ سے بات کر رہے ہو۔ میں اس سیل فون میں ویڑنل ٹریکنگ سسٹم آن کر دیتا ہوں۔ اس ٹریکنگ سسٹم کے تحت تم مجھ سے مسلسل رابطے میں رہو گے اور اپنے سیل فون سے ہمیں مانیٹر بھی کر سکو گے۔ تمہیں بس اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ جب ہم لارڈ میئر ہاؤس پہنچیں تو تم اس سیل فون کے ذریعے ہمارے اور لارڈ میئر کے درمیان ہونے والی تمام باتیں ریکارڈ کر لو۔ یہ کام بالکل اسی انداز میں ہو گا جس انداز میں کراسکو نے کمشنر راڈرک کو گرینڈ ماسٹر سمجھ کر اس کے خلاف سٹف بنانے کی کوشش کی تھی۔ ایکریمیا میں لارڈ میئر کی حیثیت انتہائی مقدم سمجھی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اپنا



راز افشاں ہوتے دیکھ کر لارڈ میئر خوفزدہ ہو جائے اور وہ اپنا راز افشاں ہونے سے بچانے کے لئے ہمیں ڈبل ون کا فارمولا خود ہی دینے کے لئے تیار ہو جائے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں اس سیل فون کا بھی ٹریکنگ سسٹم آن کر لیتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔ ٹائیگر کال ڈسکنکٹ کئے بغیر سیل فون کے فنکشنز سے ٹریکنگ سسٹم آن کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں سکرین پر ریکارڈنگ کا آپشن آن ہو گیا۔ ٹائیگر نے سیل فون کی میموری چیک کر لی تھی میموری تھرٹی ٹو جی بی تھی جس میں کئی گھنٹوں کی بلاتعطل ریکارڈنگ کی جا سکتی تھی۔

''میں نے ریکارڈنگ سسٹم آن کر دیا ہے باس''...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب ہم لارڈ میئر ہاؤس پہنچنے والے ہیں۔ میں سیل فون اپنی جیب میں رکھ رہا ہوں۔ میں سیل فون کا کیمرہ جیب سے باہر رکھوں گا تا کہ تم آسانی سے فوٹیج حاصل کر سکو''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹائیگر نے عمران اور کراسکو کو لارڈ میئر ہاؤس کی وسیع و عریض عمارت میں داخل ہوتے دیکھا۔ چیکنگ مراحل سے گزرنے کے بعد وہ دونوں

لارڈ میئر کے پرسنل سیکرٹری سارم کے آفس میں پہنچ گئے جہاں سارم نے لارڈ میئر سے انٹرکام پر بات کی اور پھر لارڈ میئر کے حکم سے انہیں ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچا دیا۔ ٹائیگر یہ تمام مناظر نہ صرف دیکھ رہا تھا بلکہ اس کی ریکارڈنگ بھی کر رہا تھا۔ سیل فون چونکہ انتہائی جدید تھا اس لئے اس میں آنے والی فوٹیج کلیئر تھی اور آواز بھی شفاف تھی۔

عمران اور کراسکو کو ایک ملازم نے پینے کے لئے لائم جوس لا کر دے دیئے تھے جن کے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں سپ لے رہے تھے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک ٹائیگر نے کمرے کی چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کی دو لکیریں نکل کر عمران اور کراسکو پر پڑتے دیکھیں۔ جیسے ہی سرخ روشنی کی لکیریں عمران اور کراسکو پر پڑیں انہیں زور دار جھٹکے لگے اور وہ صوفوں سے اچھل کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر گرتے چلے گئے اور ساکت ہو گئے۔ انہیں اس طرح گرتے اور ساکت ہوتے دیکھ کر ٹائیگر بے چین سا ہو گیا۔ عمران کے پاس جو سیل فون تھا اس میں ایسا فنکشن موجود تھا کہ عمران کے گرنے کے باوجود سیل فون سے نکلنے والی ریز سے کمرے کا منظر واضح دکھائی دے رہا تھا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کی سائیڈ کی ایک دیوار کھلی اور وہاں سے دو افراد اندر داخل ہوئے۔ دونوں افراد نے سیاہ رنگ کے لباس پہن رکھے تھے اور ان کے چہروں پر بھی سیاہ نقاب تھے۔



عمران اور کراسکو کو بے ہوش دیکھ کر وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھے اور انہیں چیک کرنے لگے پھر سیاہ پوشوں نے ان دونوں کو اٹھا کر کاندھوں پر ڈالا اور اسی دیوار کی طرف بڑھ گئے جس کے خلاء سے نکل کر وہ باہر آئے تھے۔ سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آئے اور پھر ٹائیگر نے ان دونوں کو ایک سرنگ میں داخل ہوتے دیکھا۔

سرنگ کافی طویل تھی جو دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سیڑھیوں کے پاس ایک جیپ موجود تھی۔ ان دونوں نے عمران اور کراسکو کو جیپ کے پچھلے حصے میں ڈالا اور پھر ان میں سے ایک سیاہ پوش نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی جبکہ دوسرا سیاہ پوش سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی جیب تیزی سے سرنگ میں دوڑتی چلی گئی۔ بیس منٹ بعد جیب سرنگ کی ایک بند دیوار کے پاس رکی۔ جیپ کے ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو سامنے موجود دیوار گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ سائیڈ میں کھسکتی چلی گئی۔ سامنے ایک ہال نما کمرہ تھا۔ سیاہ پوش جیپ اس ہال نما کمرے میں لے آیا۔ اس نے جیپ روکی اور پھر وہ دونوں جیپ سے اتر آئے۔ ان دونوں نے جیپ کے پچھلے حصے میں پڑے ہوئے بے ہوش عمران اور کراسکو کو اٹھایا اور پھر وہ سامنے والی دیوار کی طرف بڑھ گئے۔ ایک سیاہ پوش نے دیوار کی جڑ میں پاؤں مارا تو دیوار میں خلاء سا نمودار ہو گیا وہ دونوں باری باری اس خلاء سے اندر داخل ہوئے اور ایک راہداری میں پہنچ

گئے۔ یہ ایک بڑی عمارت تھی جس میں بے شمار کمرے بنے ہوئے تھے۔ وہاں بے شمار افراد مشین گنیں لئے ادھر ادھر گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان افراد کے چہرے دیکھ کر ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ ان کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے۔

سیاہ پوش، عمران اور کراسکو کو لئے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے اور انہوں نے عمران اور کراسکو کو تہہ خانے میں موجود ستونوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا۔ عمران اور کراسکو کو ستونوں سے باندھ کر سیاہ پوش بڑے اطمینان بھرے انداز میں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

''ہونہہ۔ کون ہیں یہ اور یہ باس اور کراسکو کو اس طرح اغوا کر کے یہاں کیوں لائے ہیں۔ کیا یہ گرینڈ ماسٹر کا کوئی خفیہ ٹھکانہ ہے''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور بلیک کے آفس سے نکل کر ایک بار پھر کنٹرول روم میں آ گیا۔ جہاں اس نے دونوں آپریٹرز کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ وہ کچھ دیر کنٹرول روم میں رہا۔ وہاں انتہائی جدید ترین مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ ان مشینوں کی ساخت دیکھ کر ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ ان مشینوں سے کیا کام لئے جا سکتے ہیں۔ وہ ایک مشین کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ مشین آن تھی جس پر ایک بڑی سی سکرین نصب تھی۔ ٹائیگر مشین آپریٹ کرنے لگا۔ کچھ دیر مشین آپریٹ کرنے کے بعد اس نے جیب سے سیل فون نکالا جس پر ابھی تک



عمران کے پاس موجود سیل فون کا ٹریکنگ سسٹم آن تھا۔ ٹائیگر نے ٹریکنگ سسٹم کے مخصوص کوڈز چیک کئے اور پھر ان کوڈز کو وہ مشین میں فیڈ کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں مشین کا اس کے سیل فون سے لنک ہو گیا اور سیل فون میں جو منظر دکھائی دے رہا تھا وہ اب اس مشین کی بڑی سکرین پر دکھائی دینے لگا تھا۔ منظر میں عمران اور کراسکو بدستور ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ ان کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔

ٹائیگر یہ منظر اوپن ہوتے دیکھ کر مشین کے دوسرے حصے پر کام کرنے لگا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد مشین پر لگی ہوئی سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ دوسرے حصے پر شہر کا بڑا سا نقشہ پھیل گیا۔ ٹائیگر نے مشین کے چند بٹن پریس کئے تو اچانک نقشے پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ سپارک کرنے لگا۔ دائرہ سپارک کرتا ہوا نقشے کے مختلف حصوں پر گھوم رہا تھا پھر یہ سرخ دائرہ نقشے کے ایک حصے پر رک گیا اور اس جگہ رکتے ہی دائرہ سرخ سے یکلخت سبز رنگ کا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ٹائیگر ایک بار پھر مشین آپریٹ کرنے لگا۔ اس کے مشین آپریٹ کرتے ہی سکرین پر موجود نقشہ تیزی سے سکڑنا شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ڈی سان کے علاقے لائی سک کی ایک کالونی مارگلس کا نام ابھر آیا جو جنوب میں تھی۔ اسی علاقے میں لارڈ میئر ہاؤس تھا اور عمران اور کراسکو کو لارڈ میئر ہاؤس کے نیچے موجود سرنگ سے چند کلو میٹر دور دوسری

عمارت میں لے جایا گیا تھا جہاں ایک چھوٹا سا جنگل تھا۔ عمران اور کراسکو کو جس عمارت کے تہہ خانے میں رکھا گیا تھا وہ عمارت جنگل میں انڈر گراؤنڈ تھی۔ ٹائیگر نے اس مشین کے ذریعے جنگل اور عمارت کی لوکیشن ٹریس کر لی تھی۔ جنگل چھوٹا تھا جس کا نام لائی تھا۔

''ہونہہ۔ تو باس اور کراسکو لائی جنگل میں ہیں''...... ٹائیگر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے مشین پر کچھ دیر اور کام کیا اور پھر وہ لائی جنگل کے ارد گرد کے علاقوں کو سرچ کرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مشین آف کی اور سیل فون اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے ماسٹر کی سے لاک کر دیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا بلیک کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بلیک کے آفس میں پہنچ کر وہ اس کی کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے بلیک کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

''نمبر ٹو کو میرے پاس بھیجو فوراً''...... ٹائیگر نے بلیک کے لہجے کی نقل کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ بلیک کے نمبر ٹو کا نام نہیں جانتا تھا اس لئے اس نے کوئی نام نہیں لیا تھا۔

''نمبر ٹو۔ آپ کا مطلب ہے گراہم''...... اسسٹنٹ نے کہا۔



''تو اور کون ہے میرا نمبر ٹو نانسنس۔ جلدی بھیجو اسے میرے پاس''...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی بھیج دیتا ہوں اسے''...... ٹائیگر کی چیختی ہوئی آواز سن کر اسسٹنٹ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے انٹرکام آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ جس کے چہرے پر زخموں کے پرانے نشان تھے۔

''یس باس''...... آنے والے نوجوان نے اندر داخل ہو کر اسے سلام کرتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گراہم۔ فوراً گروپ تیار کرو۔ ہمیں فوری طور پر ایک جگہ ریڈ کرنا ہے۔ ہر قسم کا اسلحہ ساتھ لے لینا۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں وہاں بڑے معرکے کا سامنا کرنا پڑے''...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ کہاں ریڈ کرنا ہے''...... گراہم نے اسی انداز میں کہا۔

''لائی جنگل کے بارے میں جانتے ہو''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لائی جنگل۔ یس باس۔ لیکن یہ جنگل تو عام سا جنگل ہے۔ وہاں انسان تو کیا چرند پرند بھی نہیں ہوتے''...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اس جنگل کے نیچے ایک بڑی عمارت موجود ہے

نانسنس اور یہ عمارت گرینڈ ماسٹر کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو گراہم بے اختیار اچھل پڑا۔

”لائی جنگل کے نیچے گرینڈ ماسٹر کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اوہ۔ اسی لئے آج تک کسی کو اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ گرینڈ ماسٹر کون ہے اور اس کا خفیہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... گراہم نے کہا۔

”میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے۔ گرینڈ ماسٹر نے میرے دو دوستوں کو اغوا کیا ہے اور وہ دونوں اسی جگہ موجود ہیں۔ ہمیں فوری طور پر وہاں ریڈ کرنا ہے اور گرینڈ ماسٹر کی قید سے اپنے دوستوں کو آزاد کرانا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”یس باس۔ میں ابھی آدمی تیار کرتا ہوں۔ وہاں ہمیں واقعی بڑا معرکہ پیش آ سکتا ہے اس لئے میں زیادہ سے زیادہ افراد اور اسلحہ لے لیتا ہوں“...... گراہم نے کہا۔

”جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچ کر ریڈ کرنا ہے ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں تیاری کرتے رہ جائیں اور وہاں گرینڈ ماسٹر میرے دوستوں کو نقصان پہنچا دے“...... ٹائیگر نے درشت لہجے میں کہا۔

”صرف دس منٹ میں تیاری مکمل ہو جائے گی باس اور لائی جنگل یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ ہم شارٹ کٹ راستے سے جائیں گے۔ وہاں پہنچنے میں ہمیں بیس منٹ لگیں گے اس سے زیادہ نہیں“...... گراہم نے کہا۔



”گڈ شو۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ تم تیاری مکمل کر لو تو مجھے بتا دینا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”یس باس“...... گراہم نے کہا اور پھر وہ اسے سلام کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد ٹائیگر نے جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین پر دیکھنے لگا جس پر اسی کمرے کا منظر تھا جہاں عمران اور کراسکو ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ عمران اور کراسکو بدستور بے ہوش تھے۔ ٹائیگر ابھی انہیں دیکھ ہی رہا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس“...... ٹائیگر نے بلیک کے لہجے میں کہا۔

”فورس تیار ہے باس“...... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

”اوکے۔ میں آ رہا ہوں“...... ٹائیگر نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے بلیک کی میز کھولی تو اسے وہاں ایک جدید مشین پسٹل پڑا ہوا دکھائی دیا۔ مشین پسٹل کے ساتھ اضافی میگزین بھی موجود تھا ٹائیگر نے مشین پسٹل اور میگزین اٹھا کر جیب میں ڈالے اور پھر اس نے سیل فون بھی جیب میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا بلیک کے آفس سے باہر آ گیا۔ باہر دس بڑی جیپیں تیار تھیں جن میں پانچ پانچ مسلح افراد موجود تھے۔ انہیں دیکھ کر ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور جیپوں کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے پچاس آدمی ساتھ لئے ہیں باس۔ یہ ہر قسم کے اسلحے سے لیس ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں مزید افراد ساتھ لے لوں"۔ گراہم نے اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پچاس آدمی کافی ہیں۔ آؤ۔ جلدی چلو"...... ٹائیگر نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ ٹائیگر کے ساتھ چلتا ہوا سب سے اگلی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ اور سائیڈ سیٹ خالی تھی۔ گراہم جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی گراہم نے جیپ اسٹارٹ کی اور تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ اس کے پیچھے باقی جیپیں بھی چل پڑیں۔ جیپوں کو آتے دیکھ کر گیٹ کے پاس کھڑے افراد نے فوراً گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی گراہم اور اس کے پیچھے باقی جیپیں تیزی سے باہر نکلتی چلی گئیں۔ تھوڑی ہی دیر میں دس جیپیں انتہائی تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی چلی جا رہی تھیں۔ ٹائیگر بار بار جیب سے سیل فون نکال کر اس پر موجود منظر دیکھ رہا تھا۔ عمران اور کراسکو تاحال ہوش میں نہیں آئے تھے اور ان کی طویل بے ہوشی نے ٹائیگر کو تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔



عمران کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا نمودار ہوا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے خود کو ایک نامعلوم جگہ پر ستون سے بندھا ہوا پایا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے قریب دوسرے ستون کے ساتھ کراسکو بھی بندھا ہوا تھا۔ کراسکو کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ اسے ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔

ہوش میں آتے ہی عمران کے ذہن میں سابقہ مناظر ابھر آئے کہ وہ کراسکو کے ساتھ لارڈ میئر ہاؤس پہنچا تھا اور لارڈ میئر کے پرنسل سیکرٹری سارم نے لارڈ میئر کو بتایا تھا کہ گرین وائن کے جنرل مینیجر مسٹر برجس اس سے ملنے آئے ہیں اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی آیا ہے جو ڈی سان میں لارڈ میئر کی اجازت سے شراب کی فیکٹری لگانے کے لئے بات چیت کرنا چاہتا ہے اور اس کا گارنٹر مسٹر برجس ہے تو لارڈ میئر نے سارم سے کہہ کر انہیں

ایک سپیشل روم میں پہنچا دیا۔ سپیشل روم میں انہیں لائم جوس مہیا کیا گیا تھا جس کے وہ سپ لے رہے تھے کہ اچانک کمرے کی چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کی شعاعیں نکل کر ان پر پڑیں۔ جیسے ہی سرخ رنگ کی شعاع عمران کے جسم سے ٹکرائی، عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں اس کے دماغ میں اندھیرا بھر گیا تھا اور اس کے بعد اب اسے ہوش آیا تھا۔

''لارڈ میئر کو ہم پر شک ہو گیا ہو گا۔ اسی لئے اس نے ریڈ ریز سے مجھے اور کراسکو کو بے ہوش کرایا اور پھر ہمیں وہاں سے اٹھوا کر یہاں پہنچا دیا گیا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار افراد تیزی سے اندر آ گئے۔ ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ تیزی سے آگے آئے اور ان میں سے دو نے عمران جبکہ دو نے کراسکو کے سامنے کھڑے ہو کر مشین گنوں کے رخ ان کی طرف کر دیئے۔ پھر دروازے سے ایک چھریرے مگر مضبوط جسم کا سیاہ پوش اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ اس سیاہ پوش کے چہرے پر بھی سیاہ نقاب تھا۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا ایک کوڑا تھا۔

سیاہ پوش کوڑا لئے عمران کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کا ہی چشمہ تھا۔ وہ سیاہ چشمے کے پیچھے سے عمران کو دیکھنے لگا۔



''تو تمہیں ہوش آ گیا ہے''...... سیاہ پوش کے حلق سے غراہٹ بھری آواز نکلی۔

''نہیں۔ میں تو ابھی عالم مدہوشی میں ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عالم مدہوشی۔ کیا مطلب''...... سیاہ پوش نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''کس کا مطلب بتاؤ۔ عالم کا یا مدہوشی کا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کراسکو کے حلق سے کراہ کی آواز نکلی اور اس کا جسم حرکت کرنے لگا۔

''تمہارے ساتھی کو بھی ہوش آ رہا ہے۔ ٹھیک ہے آنے دو اسے ہوش میں پھر میں ایک ساتھ تم دونوں سے بات کروں گا''...... سیاہ پوش نے کہا۔ چند لمحوں بعد کراسکو کی آنکھیں کھل گئیں۔ ہوش میں آتے ہی وہ خود کو بدلے ہوئے ماحول میں دیکھ کر چونک پڑا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ہم تو لارڈ میئر سے ملنے لارڈ میئر ہاؤس گئے تھے''...... کراسکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر سیاہ پوش زور زور سے کوڑا چٹخانے لگا۔

''لارڈ میئر نے ہم سے ملاقات کا نیا انداز اپنایا ہے۔ اس نئے انداز کے تحت انہوں نے پہلے ہمیں بے ہوش کیا اور پھر یہاں لا کر

باندھ دیا اور اب کسی مشرقی خاتون کی طرح مکمل حجاب میں ہمارے سامنے آئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراسکو کے ساتھ ساتھ سیاہ پوش بھی بری طرح سے چونک پڑا۔

''شٹ اپ۔ میں لارڈ میئر نہیں ہوں''...... سیاہ پوش نے چیختے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کے گرینڈ ماسٹر ہو''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں گرینڈ ماسٹر نہیں اس کا ادنیٰ سا رکن ہوں''۔ سیاہ پوش نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹوئنز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ایک جیسی شکل اور بعض اوقات ایک جیسی عادات کے مالک ہوتے ہیں لیکن ایک جیسی تین آوازوں کے حامی افراد کو کیا کہا جاتا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''تین آوازیں۔ کیا مطلب''...... سیاہ پوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

عجیب اتفاق ہے کہ ادنیٰ سے رکن کی آواز گرینڈ ماسٹر سے بھی ملتی ہے اور ڈی سان کے لارڈ میئر سے بھی۔ اب یا تو تم ایک جیسی آوازیں رکھنے والے تین بھائی ہو سکتے ہو یا پھر ایک ہی شخص جس کے تین روپ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میری کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔



نانسنس''...... سیاہ پوش نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں جو کہہ رہا ہوں وہ تمہیں بخوبی سمجھ آ رہا ہے مسٹر لارڈ میئر۔ تم اس شہر کے لارڈ میئر بھی ہو اور گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کے سربراہ بھی۔ تمہارے اس دوہرے روپ کا میرے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہے''...... اس بار عمران نے بھی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ثبوت۔ کیسا ثبوت''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''پہلے تم اپنا نقاب تو اتارو پھر میں تمہیں ایک ایسا ثبوت دوں گا جسے دیکھ کر تمہارے ہوش ہوا میں اُڑ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم ہو کون اور میرے بارے میں یہ سب کیسے جانتے ہو''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''اس بات کا جواب بھی تمہیں نقاب اترنے کے بعد ہی ملے گا''...... عمران نے کہا۔

''تم دونوں ایسے نہیں مانو گے''...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا۔

''ایسے کیا ہم ویسے بھی نہیں مانیں گے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میں تم دونوں سے آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ بتاؤ۔ کون ہو تم دونوں۔ ورنہ میں تم دونوں کی کھال کھینچ لوں گا''...... سیاہ پوش نے کوڑا چٹخاتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر بندھے ہوئے عمران اور

کراسکو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کھال جانوروں کی اتاری جاتی ہے۔ انسانوں کی نہیں اور جانوروں کی کھال اتارنے والے کو قصائی کہتے ہیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم جیسے انسانوں کے لئے میں قصائی ہی ہوں"...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا۔

"آواز مردانہ اور لباس زنانہ۔ لگتا ہے کہ تم نہ ہی ہو اور نہ شی بلکہ شی میل ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو سیاہ پوش تلملا کر رہ گیا۔

"بکواس بند کرو۔ ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا"...... سیاہ پوش نے کوڑا بری طرح سے چٹخاتے ہوئے کہا۔

"تو کر دو۔ تمہیں کس نے روکا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تم دونوں کی ہلاکت یقینی ہے لیکن تم دونوں کو ہلاک کرنے سے پہلے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم دونوں ہو کون اور تم نے گرینڈ ماسٹر کو سیٹلائٹ فون سے لارڈ جیکسن بن کر فون کیوں کیا تھا"۔ سیاہ پوش نے چیختے ہوئے کہا۔

"گرینڈ ماسٹر کو یا ڈی سان کے لارڈ میئر کو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی بات ہے......" سیاہ پوش نے روانی میں کہا اور پھر



یکلخت خاموش ہو گیا جیسے اس کے منہ سے یہ الفاظ غلطی سے نکل گئے ہوں۔

"گڈ شو۔ تو تم مانتے ہو کہ گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کا گرینڈ ماسٹر اور ڈی سان کا لارڈ میئر ایک ہی آدمی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کراسکو کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"نہیں۔ لارڈ میئر اور گرینڈ ماسٹر کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب تم اپنے بارے میں سب کچھ بتا دو ورنہ اس بار میں تم دونوں کا بھیانک حشر کروں گا"...... سیاہ پوش نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ تمہاری یہ حرکت تمہیں مہنگی نہ پڑ جائے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... سیاہ پوش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بتا چکا ہوں ہمارے پاس اس بات کے ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ گرینڈ ماسٹر اور ڈی سان کا لارڈ میئر ایک ہی آدمی ہے اور تم خود ہمارے سامنے موجود ہو۔ ہم اس بات کا انتظام کر کے آئے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ ہوا تو پھر تمہارے خلاف جتنے بھی ثبوت ہیں وہ متعلقہ حکام اور خاص طور پر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا تک پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد تمہارا کیا ہو گا یہ ہم سے بہتر تم جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے۔ گرینڈ ماسٹر کو دھمکی دے رہے ہو نانسنس"...... سیاہ پوش نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"گرینڈ ماسٹر کو نہیں۔ ڈی سان کے لارڈ میئر کو کیونکہ ہم اس سے ملنے آئے تھے۔ اب تم نے دوسری بار اعتراف کر لیا ہے کہ تم گرینڈ ماسٹر ہو"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سیاہ پوش تلملا کر رہ گیا۔

"کیا چاہتے ہو تم"...... سیاہ پوش نے سرد لہجے میں کہا۔

"سلاسکا"...... عمران نے کہا تو سیاہ پوش بری طرح سے اچھل پڑا۔

"سلاسکا۔ کیا مطلب۔ کیا ہے سلاسکا"...... سیاہ پوش نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ڈبل ون فارمولا جسے تمہارے آدمیوں نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ اور اب تم سمجھ چکے ہو گے کہ میں کون ہوں"...... عمران نے اسی اطمینان سے کہا۔

"ہاں۔ تم عمران ہو اور یہ شاید تمہارا ساتھی ٹائیگر ہے"...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا۔

"میری حد تک تو تمہاری بات درست ہے لیکن یہ ٹائیگر نہیں



ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر یہ ٹائیگر نہیں ہے تو پھر کون ہے یہ"...... سیاہ پوش نے پوچھا۔

"اس بات کو چھوڑو اور اپنی بات کرو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا بات کروں"...... سیاہ پوش نے بھی جیسے منہ بنا کر کہا۔

"اگر تم مجھے سلاسکا فارمولا دے دو تو میں اسے لے کر یہاں سے خاموشی سے نکل جاؤں گا اور تمہارا یہ راز ہمیشہ راز ہی رہے گا کہ تم گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ کے سربراہ بھی ہو اور اس شہر کے لارڈ میئر بھی ورنہ تمہاری حقیقت ساری دنیا کے سامنے کھل جائے گی اور تمہارا یہ سارا کھیل ختم ہو جائے گا۔ نہ تم ڈی سان کے لارڈ میئر رہو گے اور نہ ہی تمہارا گرینڈ ماسٹر سینڈیکیٹ باقی بچے گا"۔ عمران نے کہا۔

"تم کیا سمجھتے ہو۔ میں تمہاری باتوں کے جال میں آ جاؤں گا اور یہ مان لوں گا کہ تم جو کہہ رہے ہو وہ سچ ہے"...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا۔

"ایک بار نہیں تم دو بار یہ تسلیم کر چکے ہو کہ تم ہی اس شہر کے لارڈ میئر ہو اور گرینڈ ماسٹر بھی"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ میں اس شہر کا لارڈ میئر ہوں اور گرینڈ ماسٹر بھی میں ہی ہوں لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے پاس میرے خلاف ایک

بھی ثبوت موجود نہیں ہے۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھی کو ہلاک کر دوں گا تو میرا یہ راز ہمیشہ راز ہی رہے گا''...... سیاہ پوش نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے سے نقاب اتار دیا۔ نقاب کے پیچھے سے لارڈ میئر کا چہرہ دیکھ کر اس کے ساتھ آئے ہوئے اس کے چاروں مسلح ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید یہ بات ان کے لئے بھی انتہائی حیران کن تھی کہ گرینڈ ماسٹر اس شہر کا لارڈ میئر تھا۔

''اپنا چہرہ دکھا کر تم نے اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مار لی ہے لارڈ میئر۔ تمہارے یہ ساتھی بھی اس بات کے گواہ بن گئے ہیں کہ تم گرینڈ ماسٹر سینڈیکیٹ کے چیف ہو''...... عمران نے ہنس کر کہا۔

''یہ میرے ساتھی ہیں۔ میں جانتا ہوں یہ کبھی بھی اس راز کو اوپن نہیں کریں گے''...... لارڈ میئر نے کہا۔

''کیوں دوستو۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کیا تم واقعی اس کا راز کبھی اوپن نہیں کرو گے''...... عمران نے مسلح افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم ماسٹر کے وفادار ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہم نے پہلی بار ان کا اصلی چہرہ دیکھا ہے لیکن یہ ہمارے لئے انتہائی خوشی کی بات ہے کہ گرینڈ ماسٹر کوئی معمولی آدمی نہیں بلکہ ڈی سان کا لارڈ میئر بھی ہے''...... ایک آدمی نے کہا۔

''میرا ارادہ تھا کہ میں تم دونوں پر کوڑے برساؤں گا اور تم سے



اصلیت معلوم کروں گا کہ تم دونوں کون ہو لیکن چونکہ تم نے خود ہی اپنی اصلیت ظاہر کر دی ہے اس لئے اب میں تم پر کوڑے نہیں برساؤں گا بلکہ اب میرے ساتھی تم دونوں پر گولیاں برسائیں گے۔ تم دونوں کو ہلاک کرنے کے بعد تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں پھینک دی جائیں گی اور تمہارے ساتھ میرا یہ راز بھی ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے گا''...... لارڈ میئر نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ ان چاروں کے ساتھ ساتھ اب یہ راز ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں کو معلوم ہو گیا ہے تو تم کیا کہو گے''۔ عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ ڈی سان اور ایکریمیا کی ایجنسیوں کو کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ میں ہی گرینڈ ماسٹر ہوں''...... لارڈ میئر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''تم نے ٹی وی پر کبھی کوئی لائیو شو پروگرام دیکھا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''لائیو شو۔ کیا مطلب''...... لارڈ میئر نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''مطلب یہ کہ پوری دنیا میں آج کل ٹاک شوز اور مختلف پروگرام براہ راست دکھائے جاتے ہیں اور بعض پروگرام ایسے ہوتے ہیں جنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ خفیہ طور پر ریکارڈ کیا جاتا ہے اور پھر اسے مختلف ٹی وی چینلز پر براہ راست نشر کر دیا جاتا

ہے"...... عمران نے کہا۔

"تت تت۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... لارڈ میئر نے اس بار عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جو تم سمجھ رہے ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تت۔ تت۔ یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے اسے کسی جگہ ریکارڈ یا پھر براہ راست نشر کیا جا رہا ہے"...... لارڈ میئر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے مجھے اور میرے ساتھی کو لارڈ میئر ہاؤس کے سپیشل روم ریز کے ذریعے بے ہوش تو کرا دیا تھا اور تمہارے ساتھی ہمیں بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر یہاں لے آئے تھے لیکن تمہارے ساتھیوں نے ایک غلطی بہرحال کر دی تھی۔ ایک معصوم سی غلطی"...... عمران نے کہا۔

"کیسی غلطی"...... لارڈ میئر نے غرا کر کہا۔

"انہوں نے ہماری تلاشی نہیں لی تھی"...... عمران نے کہا تو لارڈ میئر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میری جیب میں ڈبل ڈی سسٹم والا سیل فون موجود ہے جس پر ٹریکنگ سسٹم ایکٹیو ہے۔ اس سسٹم کے ذریعے ہمیں نہ صرف ٹریک کیا جا رہا ہے بلکہ یہاں ہونے والی کارروائی ایک جگہ ریکارڈ بھی ہو رہی ہے۔ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سیل فون کے



ذریعے ریکارڈ ہو چکا ہے جسے براہ راست نشر کیا جائے گا اور پھر......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ میئر کا رنگ زرد ہو گیا۔

"اس کی تلاشی لو"...... لارڈ میئر نے چیخ کر کہا تو ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور وہ عمران کی تلاشی لینے لگا۔ عمران کی جیب سے سیل فون برآمد ہوا تو اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے چیف۔ اس سیل فون پر ٹریکنگ سسٹم اور ریکارڈنگ کا فنکشن آن ہے"...... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے دکھاؤ"...... لارڈ میئر نے پریشانی کے عالم میں کہا تو اس آدمی نے سیل فون لارڈ میئر کو دے دیا۔ سیل فون کو آن دیکھ کر لارڈ میئر کا رنگ مزید بگڑ گیا اور اس کے چہرے پر شدید خوف اور پریشانی کے تاثرات پھیل گئے۔

"کہاں ریکارڈ ہو رہا ہے یہ سب"...... لارڈ میئر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہیں تب معلوم ہو گا جب یہ سب براہ راست دنیا کے تمام ٹی وی چینلز پر نشر ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اسے روکو۔ اسے نشر ہونے سے روکو نانسنس۔ اگر میری حقیقت کھل گئی تو یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ روکو اسے"...... لارڈ

میئر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس نے سیل فون پوری قوت سے زمین پر مار دیا۔ سیل فون کے ٹکڑے بکھر گئے۔

''اب اسے توڑنے کا کیا فائدہ۔ جو مجھے چاہئے تھا وہ سب تو تم ریکارڈ کرا چکے ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا عمران۔ تم۔ تم......'' لارڈ میئر نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

''مجھے ہلاک کرنے کے باوجود تمہاری حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ تمہارا یہ سارا سیٹ اپ اب ختم ہی سمجھو''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر میں نہیں تو پھر تم بھی نہیں بچو گے۔ میرا جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ مجھے لارڈ میئر کے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑے گا لیکن میری گرینڈ ماسٹر کی حیثیت لارڈ میئر سے کہیں زیادہ ہے۔ گرینڈ ماسٹر کا نیٹ ورک بہت وسیع ہے جسے ختم نہیں کیا جا سکتا''...... لارڈ میئر نے غراتے ہوئے کہا۔

''اگر تم مجھے وہ فارمولا دے دو تو میرے ساتھی نے جو کچھ بھی ریکارڈ کیا ہے وہ میں تمہیں دے سکتا ہوں۔ تمہارے لئے یہ سودا مہنگا نہیں ہے اور ویسے بھی ڈبل ون فارمولا تمہارے لئے بے کار ہے۔ اس فلم میں آدھا فارمولا ہے جس سے تم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں وہ فارمولا تمہیں کسی قیمت پر نہیں دوں گا اور تمہاری یہ غلط فہمی میں دور کر دوں کہ فارمولا ادھورا نہیں ہے۔



میرے پاس مکمل فارمولا پہنچ چکا ہے''...... لارڈ میئر نے غرا کر کہا۔

''مکمل فارمولا۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جس مائیکرو فلم کے میموری کارڈ میں فارمولا ریکارڈ کیا گیا تھا اس میموری کارڈ کے دو حصے ہیں۔ ایک سیدھی طرف اور دوسرا الٹی طرف۔ اسے تم کسی کیسٹ جیسا سمجھ لو جسے دونوں سائیڈوں سے چلایا جا سکتا ہے۔ آدھا فارمولا میموری کارڈ کے ایک سائیڈ پر ہے اور دوسرا، دوسری سائیڈ پر''...... لارڈ میئر نے کہا۔

''گڈ شو۔ اچھا ہوا تم نے میری یہ پریشانی بھی دور کر دی ورنہ تم ادھورا فارمولا حاصل کر کے مجھے باقی فارمولا تلاش کرنے کے لئے نجانے کہاں کہاں اپنے جوتے چٹخانے پڑتے''...... عمران نے کہا۔

''اب تم دونوں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... لارڈ میئر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں کسی ڈریسنگ روم میں پہنچا دو۔ ہم وہاں سے نئے لباس پہن کر تیار ہو جاتے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہلاک کر دو انہیں''...... لارڈ میئر نے گرج کر اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے مشین گنوں کے ٹریگروں پر انگلیوں کا دباؤ ڈال دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ فائرنگ کرتے اچانک یکے بعد دیگرے زور دار دھماکے ہوئے اور کمرے کا

فرش اور دیواریں یوں لرزنے لگیں جیسے زبردست بھونچال آ رہا ہو۔ لارڈ میئر اور اس کے ساتھی بری طرح سے لڑکھڑا گئے۔

''یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیسے دھماکے ہیں''...... لارڈ میئر نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہماری فورس یہاں پہنچ چکی ہے۔ اب تم اور تمہارا یہ سارا سیٹ اپ ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''فورس۔ تو کیا تم یہاں اپنے ساتھ فورس بھی لائے ہو''۔ لارڈ میئر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ گرینڈ ماسٹر جیسے خطرناک اور طاقتور سنڈیکیٹ کے مقابلے کے لئے ہم پوری تیاری سے آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اس نے اپنے جسم کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں کھلتی چلی گئیں۔ اس سے پہلے کہ لارڈ میئر اور اس کے مسلح ساتھی کچھ سمجھتے عمران نے چھلانگ لگائی اور لارڈ میئر کے قریب پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے لارڈ میئر عمران کی گرفت میں تھا۔ عمران نے اس کا ہاتھ موڑ کر پیچھے کرتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے گرد ڈال دیا اور اس کی کمر اپنے سینے سے لگا کر اسے پیچھے گھسیٹ کر لے گیا۔

''خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو میں اس کی گردن توڑ دوں گا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے ستون کے ساتھ بندھی ہوئی رسیاں ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے اس قدر



کاٹ لی تھیں کہ جسم کو جھٹکا دیتے ہی وہ رسیوں سے آزاد ہو سکتا تھا اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ لارڈ میئر کو عمران کی گرفت میں دیکھ کر اس کے ساتھی پریشان ہو گئے۔

''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ اسلحہ پھینک دیں ورنہ......'' عمران نے لارڈ میئر کی گردن پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

''پھپھ۔ پھپھ۔ پھینک دو۔ پھینک دو اسلحہ''...... لارڈ میئر کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔ اس کا حکم سنتے ہی ان چاروں نے فوراً مشین گنیں نیچے گرا دیں۔

''اب پیچھے ہٹ جاؤ اور تم میرے ساتھی کو رسیوں سے آزاد کر دو''...... عمران نے پہلے ان چاروں سے اور پھر ان میں سے ایک آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن وہ اپنی جگہوں سے نہ ہلے تو عمران نے یکلخت لارڈ میئر کی گردن پر دباؤ ڈال دیا۔

''یہ جو کہہ رہا ہے وہی کرو۔ نانسنس۔ ورنہ یہ میری گردن توڑ دے گا''...... لارڈ میئر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو اس کا حکم سن کر وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹ گئے اور ان میں سے ایک آدمی کراسکو کی طرف بڑھا اور وہ کراسکو کی رسیاں کھولنے لگا۔ کراسکو نے رسیوں سے آزاد ہوتے ہی قریب موجود آدمی کے سینے پر ٹانگ مار کر اسے دور پھینکا اور اچھل کر ٹھیک اس جگہ پہنچ گیا جہاں ان چاروں کی مشین گنیں پڑی ہوئی تھیں۔ کراسکو نے ایک مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور

انسانی چیخوں کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ کراسکو نے موقع ضائع کیے بغیر ان چاروں پر فائرنگ کر دی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تمہارے ساتھی نے میرے آدمیوں کو کیوں ہلاک کیا ہے"...... لارڈ میسر نے عمران کے بازوؤں میں بری طرح سے مچلتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس کی گردن پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو لارڈ میسر کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بے ہوش ہو کر عمران کے بازوؤں میں جھول گیا۔

"یہ کیسے دھماکے ہیں پرنس۔ کیا واقعی یہاں ہمارے ساتھیوں نے حملہ کیا ہے"...... کراسکو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ باہر ہونے والے دھماکوں میں شدت آ گئی تھی اور ہر طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھی۔

"ہاں۔ یہ کام ٹائیگر نے کیا ہے۔ وہ بلیک کے آدمیوں کو لے کر یہاں پہنچ گیا ہے۔ وہی یہ سب کارروائی کر رہا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھا نہیں۔ ٹائیگر نے ہمیں سیل فون کے ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے چیک کیا ہے یہ تو میں جانتا ہوں لیکن بلیک کے آدمیوں کو یہاں لانا۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی"...... کراسکو نے کہا۔

"ٹائیگر کو میں نے بلیک کے میک اپ میں دوبارہ اس کے ٹھکانے پر بھیج دیا تھا۔ ٹائیگر نے بلیک کے ٹھکانے پر قبضہ کر لیا تھا۔



بلیک کے ٹھکانے پر جدید مشینی سسٹم موجود تھا۔ ٹائیگر نے شاید ان مشینوں سے سیل فون کو لنک کیا ہو گا اور اس جگہ کی لوکیشن چیک کی ہو گی اور اب وہ بلیک کے ساتھیوں کو لے کر یہاں پہنچ گیا ہے تاکہ وہ ہمیں گرینڈ ماسٹر سے بچا سکے"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو مجھے بھی باہر جا کر ٹائیگر کی مدد کرنی چاہئے"...... کراسکو نے کہا۔

"نہیں۔ تم اس کمرے کے باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ مجھے گرینڈ ماسٹر کی زبان کھلوانی ہے۔ اگر کوئی اس طرف آئے تو اسے اُڑا دینا۔ باقی کا سارا کام ٹائیگر خود کر لے گا"...... عمران نے کہا تو کراسکو نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے ایک اور مشین گن اٹھا کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ باہر نکل گیا۔

عمران نے بے ہوش لارڈ میسر کو کھینچ کر ستون کے ساتھ کھڑا کیا اور پھر وہ کراسکو کی کھلی ہوئی رسی اٹھا کر اس سے لارڈ میسر کو باندھنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں لارڈ میسر ستون سے بندھا ہوا تھا۔ اسے باندھ کر عمران نے لارڈ میسر کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ دو تین تھپڑ کھا کر لارڈ میسر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا اور پھر وہ خود کو ستون سے بندھا ہوا دیکھ کر بری طرح سے چیخنے لگا۔

"اب تمہارے چیخنے چلانے کا کوئی فائدہ نہیں گرینڈ ماسٹر۔ میرے ساتھیوں نے تمہارے اس ٹھکانے پر قبضہ کر لیا ہے اور

یہاں موجود تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا''...... لارڈ میئر نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں نے تو تمہیں آفر دی تھی کہ تم اپنا یہ سیٹ اپ بچا لو۔ مجھے فارمولا دے دو تاکہ میں یہاں سے چپ چاپ چلا جاؤں لیکن تم نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تو پھر میرے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا کہ تمہاری اس تنظیم اور تمہیں بھی ختم کر دیا جائے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے چھوڑ دو۔ مجھے تمہاری آفر قبول ہے۔ میں تمہیں فارمولا دینے کے لئے تیار ہوں۔ تم میرا راز مت اوپن کرو اور میرے آدمیوں کو بھی ہلاک نہ کرو پلیز''...... لارڈ میئر نے بری طرح سے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا راز اب بھی راز رہ سکتا ہے لیکن یہاں میرے آدمی ہر طرف پھیل چکے ہیں اور اب میں انہیں نہیں روک سکتا۔ تم مجھے فارمولا دے دو تو میں تمہاری جان بخش دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اگر میں تمہیں فارمولے کی مائیکرو فلم دے دوں تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے اور میرا راز اوپن نہیں کرو گے''...... لارڈ میئر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔



''تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا پڑے گا اور تمہارے پاس اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو لارڈ میئر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تم پر اعتماد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ایک فارمولے کی وجہ سے میں اپنا سب کچھ ختم نہیں کرنا چاہتا''۔ لارڈ میئر نے کہا۔

''گڈ شو۔ دیر سے عقل آئی ہے لیکن خیر دیر آید درست آید''۔ عمران نے کہا۔

''مجھے رسیوں سے آزاد کر دو۔ فارمولا میرے لارڈ میئر والے آفس میں ہے۔ تم میرے ساتھ چلو میں وہ فارمولا تمہیں دے دیتا ہوں''...... لارڈ میئر نے بڑے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تمہیں اس وقت تک یہیں اور اسی حالت میں رہنا پڑے گا جب تک فارمولا میرے ہاتھ نہیں آ جاتا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ جگہ میں اپنے لارڈ میئر ہاؤس سے کافی فاصلے پر ہے اور جب تک میں لارڈ میئر ہاؤس میں اپنے آفس میں نہیں جاؤں گا تمہیں فارمولا کیسے دے سکتا ہوں''...... لارڈ میئر نے کہا۔

''لارڈ میئر ہاؤس سے یہاں آنے جانے کا تم نے یقیناً کوئی خفیہ راستہ بنا رکھا ہو گا اور اگر خفیہ راستہ ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے آفس تک ضرور جاتا ہو گا۔ تم مجھے اس خفیہ راستے کے

بارے میں بتاؤ۔ میں خود تمہارے آفس میں جاؤں گا اور وہاں سے فارمولا لے آؤں گا“...... عمران نے کہا۔

”لل۔لل۔لیکن......“ لارڈ میئر نے کہنا چاہا۔

”اس کے سوا تمہارے پاس کوئی آپشن نہیں ہے گرینڈ ماسٹر۔ اگر تم نے مجھے خفیہ راستے کے بارے میں نہ بتایا تو میں وہ راستہ خود تلاش کر لوں گا لیکن ایسی صورت میں تمہاری زندگی کی میں کوئی ضمانت نہیں دوں گا“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں راستہ بتا دیتا ہوں۔ تم جا کر میرے آفس سے مائیکرو فلم لے آؤ“...... لارڈ میئر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ عمران کو خفیہ راستے کے بارے میں بتانے لگا۔

”گڈ شو۔ اب بتاؤ فارمولے کی مائیکرو فلم تمہارے آفس میں کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”میری میز کی سب سے نچلی دراز میں ہے وہ فلم“...... لارڈ میئر نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

”یہ سب بتانے کا شکریہ“...... عمران نے کہا ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر مشین گن اٹھائی اور اس کا رخ لارڈ میئر کی جانب کر دیا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو“...... لارڈ میئر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔



”ہاں۔ تم اسلحے اور منشیات کا گھناؤنا دھندہ کرتے ہو اور تم یہ دھندہ لارڈ میئر کا نقاب پہن کر کرتے ہو جس پر ڈی سان کے لوگ بھروسہ کرتے ہیں۔ تم میرے ہی نہیں اپنے ملک اور اپنے شہر کے لوگوں کے بھی دشمن ہو جو منشیات کے ذریعے ان کی رگوں میں موت کا زہر اتار رہے ہو۔ میں اپنے دشمن کو تو معاف کر سکتا ہوں لیکن انسانیت کے دشمن کو نہیں“...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ مشین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور ستون سے بندھے ہوئے گرینڈ ماسٹر کا جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ وہ بری طرح سے چیخا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

فائرنگ کی آواز سن کر کراسکو دروازہ کھول کر فوراً اندر آ گیا۔ اس نے لارڈ میئر کی ستون کے ساتھ بندھی ہوئی لاش دیکھی تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”آپ نے اچھا کیا جو اسے ہلاک کر دیا۔ اس جیسے خطرناک اور بے رحم انسان کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں تھا جس نے عوام کے محافظ کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا“...... کراسکو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے انہیں بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں چونک پڑے۔

”ستون کے پیچھے چھپ جاؤ“...... عمران نے کہا اور خود بھی تیزی سے ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا۔ کراسکو بھی دوسرے

ستون کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ اسی لمحے ایک آدمی دوڑتا ہوا کمرے میں آیا اور ستون کے ساتھ لارڈ میسٹر کی بندھی ہوئی لاش دیکھ کر وہیں ٹھٹھک گیا۔ اس آدمی کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ ٹائیگر تھا جس نے بلیک کا میک اپ کر رکھا تھا۔ کراسکو نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کیا اور ٹریگر دبانے ہی لگا تھا کہ عمران نے اشارے سے اسے فائرنگ کرنے سے روک دیا۔

''باس۔ آپ کہاں ہیں''...... ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں ایک ستون کے پیچھے چھپا ہوا ہوں۔ ڈھونڈ سکتے ہو تو ڈھونڈ لو مجھے''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا تو ٹائیگر چونک کر اس ستون کی طرف دیکھنے لگا جہاں عمران چھپا ہوا تھا۔

''آپ یہاں ہیں۔ تھینک گاڈ۔ میں ڈر رہا تھا کہ کہیں ہمارے اچانک حملہ کرنے کی وجہ سے یہ آپ کو اور کراسکو کو نقصان نہ پہنچا دیں''...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ عمران اور کراسکو ستونوں کے پیچھے سے نکل کر اس کے سامنے آ گئے۔

''اچھا ہوا پرنس آپ نے مجھے اشارہ کر دیا ورنہ میں اسے دشمن سمجھ کر فائرنگ کرنے ہی لگا تھا''...... کراسکو نے کہا۔

''ٹائیگر کا شکار کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ اگر تم اس پر فائرنگ کرتے تو مرتے مرتے بھی یہ تم پر جھپٹ پڑتا اور اپنے پنجوں سے



تمہارے بھی ٹکڑے اُڑا دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراسکو بے اختیار ہنس پڑا۔

''ظاہر ہے یہ آپ کا شاگرد ہے۔ آپ سے کم تو ہو نہیں سکتا''...... کراسکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر جانوروں کی صف میں آتے ہیں اور میں جانور نہیں انسان ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹائیگر بھی انسان ہے۔ اس کا نام ہی ٹائیگر ہے اور جب یہ انسان ہو کر ٹائیگر کی طرح پھرتیلا، طاقتور اور خطرناک ہو سکتا ہے تو پھر آپ تو اس کے باس ہیں۔ آپ کو تو مجھے لائن کہنا چاہئے بلکہ لائن کنگ''...... کراسکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ مجھے انسان ہی رہنے دو۔ اگر میں لائن کنگ بن گیا تو پھر مجھے انسانوں کی دنیا کی بجائے جنگلوں میں جا کر رہنا پڑے گا کیونکہ جانور چاہے ٹائیگر اور لائن ہی کیوں نہ ہوں جنگلوں میں ہی راج کرتے ہیں۔ اگر انسانی دنیا میں آ جائیں تو پھر وہ یا تو سرکس میں نظر آتے ہیں یا پھر چڑیا گھروں میں''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو کراسکو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ٹائیگر کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

''اب تم بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچے ہو''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا تو ٹائیگر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''لائی جنگل میں آتے ہی ہم نے ہر طرف طاقتور بم پھینکے تھے

جس سے جنگل کی زمین میں کئی راستے اوپن ہو گئے تھے جو اس زمین دوز عمارت میں آتے تھے۔ راستے کھلتے ہی میں بلیک کے ساتھیوں کے ساتھ اندر گھس گیا اور پھر ہمیں جو نظر آیا ہم نے اسے گولیوں اور بموں سے اُڑا دیا تھا۔ اب شاید ہی گرینڈ ماسٹر کا کوئی آدمی زندہ ہو۔ بلیک کے آدمی پوری عمارت میں پھیل گئے ہیں اور وہ یہاں موجود ہر شخص کو ہلاک کر رہے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں اپنا کام کرنے دو۔ ہم اپنا کام کرتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اپنا کام۔ تو کیا اس نے آپ کو بتا دیا ہے کہ فارمولا کہاں ہے''...... کراسکو نے کہا۔

''ہاں۔ فارمولا اس کے لارڈ میئر ہاؤس والے آفس میں ہے۔ لارڈ میئر ہاؤس اس کے آفس میں یہاں سے ایک خفیہ راستہ جاتا ہے۔ ہم اسی راستے سے وہاں جائیں گے اور فارمولا لے کر نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا تو کراسکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا میں بلیک کے آدمیوں کو واپس بھیج دوں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں بھیج دو۔ ہم نے وہاں جو بم لگا رکھے ہیں بعد میں ہم انہیں بلاسٹ کر دیں گے تاکہ بلیک کی بھی ساری تنظیم ختم ہو جائے۔ رہی بات کمشنر راڈرک کی جو ڈمی گرینڈ ماسٹر ہے اسے



کراسکو خود ہی سنبھال لے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اسے سنبھالنا میرے لئے مشکل نہیں ہے۔ وہ ابھی تک گرینڈ ماسٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔ میں یہاں سے سیٹلائٹ فون اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور اب گرینڈ ماسٹر سنڈیکیٹ میں خود ہینڈل کروں گا۔ یہ سنڈیکیٹ اب اسلحہ اور منشیات اسمگلنگ کرنے کی بجائے یہاں میرے کام کرے گا اور میں اس سنڈیکیٹ کے ذریعے یہاں زیادہ مضبوطی سے اپنے قدم جما لوں گا تاکہ پاکیشیا کے لئے میں زیادہ بہتر انداز میں کام کر سکوں''...... کراسکو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ اس سنڈیکیٹ کی آڑ میں تم یہاں کی دوسری تنظیموں اور انڈر ورلڈ کو آسانی سے کنٹرول سکتے ہو اور یہ راز بھی ہمیشہ راز ہی رہے گا کہ گرینڈ ماسٹر کون ہے''...... عمران نے کہا تو کراسکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر نے باہر جا کر بلیک کے ساتھیوں کو واپس جانے کا حکم دے دیا۔ عمران اور کراسکو خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے لارڈ میئر کے آفس میں پہنچے۔ عمران نے لارڈ میئر کی میز کی نچلی دراز کھولی تو اسے وہاں ایک خفیہ خانے سے مائیکرو فلم مل گئی۔ عمران نے مائیکرو فلم سے میموری کارڈ نکالا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ واقعی میموری کارڈ ڈبل سائیڈڈ تھا جس کے دونوں طرف ریکارڈنگ کی جا سکتی تھی۔ اسی دراز سے عمران کو مائیکرو فلم چیک

کرنے والا منی پروجیکٹر مل گیا۔ اس پروجیکٹر پر عمران نے فلم چلا کر دیکھی تو اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ اس میں واقعی ڈبل ون فارمولا ہے جسے گرینڈ ماسٹر نے سلاسکا کا نام دیا تھا اور سلاسکا افریقہ کے ایک قدیم دیوتا کا نام تھا جو تیزی سے حرکت میں آتا تھا اور ہر طرف تباہی اور بربادی پھیلا دیتا تھا۔

ختم شد